صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلادی تقریریں

مرتب

حافظ امانت علی سعیدی

ناشر

حماد احمد جاوید فاروقی پبلشرز لاہور

فون: 0342-4584608

Marfat.com

Marfat.com

میلاد کی تقریریں

DATA ENTERED

مرتب

حافظ امانت علی سعیدی

ناشر

حماد احمد جاوید فاروقی پبلشرز لاہور

فون: 0342-4584608

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب ——— میلاد کی تقریریں

مرتب ——— حافظ امانت علی سعیدی

صفحات ——— 352

سن اشاعت ——— 2015ء

تعداد ——— 1100

قیمت ———

ناشر ——— احمد جاوید فاروقی پبلشرز،
داتا دربار مارکیٹ، لاہور
0342-4584608

297-54
6732
۱۲۵۵۹۳

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے استادِ گرامی
حضرت مولانا الحاج نذیر حسین شاہ صاحب برکاتی رحمۃ اللہ علیہ
فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔

حافظ امانت علی سعیدی

Marfat.com

معیارِ حق

تحریر: سردار محمد اکرم بٹر (ایم-اے)
چیف ایڈیٹر: سہ ماہی مجلّہ نویدِ سحر

نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
خیمۂ افلاک ایستادہ اسی نام سے ہے

سیّد کائنات، سرورِ عالم، امام المرسلین، خاتم النبین ﷺ کی سیرت طیبہ وہ ''آئینہ'' ہے جس میں انسانیت کا چہرہ ہر انداز اور ہر زاویے سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اسوہ حسنہ ایسا ''معیارِ حق'' اور مقیاس حقیقت ہے جس کی کسوٹی پر احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

سیرت رسول عربی ﷺ ایک ایسا نشانِ منزل، رہبر و ہادی اور ضابطہ حیات ہے جو گود سے گور تک انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے۔ معاشرتی اُتار چڑھاؤ، زمانہ کے تلخ و شیریں انداز، زندگی کی پگڈنڈیوں پر سفر صرف ایک ہی سہارے اور رہبر اعظم کی رہنمائی میں محفوظ و مامون طے ہو سکتا ہے اور وہ Roadmap یا ضابطہ حیات، سیرت رسول عربی ﷺ کے روشن چراغ ہیں۔ یہ دعویٰ محض جذبات عقیدت کی بنیاد پر نہیں بلکہ تاریخ عالم کی علمی و عملی شہادتیں اس کی توثیق و تصدیق کرتی ہیں۔

محبوب خدا رحمتہ اللعالمین ﷺ کی حیات ظاہری کا ایک ایک لمحہ، ہر ہر ادا محفوظ ہے۔ ہر دور میں عاشقان امام الانبیاء ﷺ نے تقریر و تحریر اور نظم و نثر میں اپنے آقا کریم ﷺ کی سیرت محمدیہ کے مہکتے پھولوں کو جمع کر کے آنے والی نسلوں تک پہنچانے کی ذمہ داری اور فریضہ احسن انداز میں ادا کیا ہے۔

14 صدیاں گزر گئیں غلامانِ مصطفیٰ ﷺ اپنی اپنی بساط اور اپنے اپنے انداز میں بارگاہ مصطفوی میں نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ اپنی حیات مستعار کو آقا ﷺ کے نام پر قربان کرنے کے بعد بھی یہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ:

بعد از خدا بزرگ توئی

Marfat.com

اور ساتھ ہی اپنی کوتاہ قامتی اور بے بضاعتی کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔
حدیث مصطفیٰ، سیرت نبوی اور محامد ومحاسن سید کائنات پر ہر دور میں بے بہا کتب اور مجموعے لکھے گئے۔ خطیبانِ اسلام اور واعظان شیریں بیان نے میدان خطابت میں ایسے ایسے جوہر دکھائے کہ تاریخ کے صفحات کو روشن کر گئے کیونکہ زبان کی فصاحت و بلاغت، اللہ تعالیٰ کی خصوصی عطاء ہے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے۔ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام اپنے اپنے دور کے بلند مرتبہ خطیب اور فصاحت و بلاغت کی تمام خوبیوں سے بہرہ ور تھے۔ دلوں میں انقلاب پیدا کر دینا، آنکھوں سے اشکوں کی برسات رواں کر دینا، انسانی قافلوں کے رخ موڑ دینا ان کی خطابت کا معمولی کرشمہ رہا ہے۔

انبیاء کرام کے صدقے میں ان کے جانشینوں کو یہ دولت اور ورثہ وافر مقدار میں عطا ہوا۔ صحابہ وصلحا اور آئمہ دین کے فصیح و بلیغ خطبات بھی تاریخ کا حصہ ہیں۔ پھر یہ سلسلہ تاریخ کا سفر طے کرتا ہوا ہم تک پہنچا علماء و مشائخ بھی گلشن اسلام کے وہ مہکتے پھول ہیں جن کی خوشبوؤں سے سارا جہان مہک رہا ہے۔

صدیوں سے پھول گلستان اسلام کو خوشبوئے رسول سے مہکاتے رہے ممتاز ادیب و قلمکار اور قافلہ رضا کے ہدی خواں حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسے خطیبوں اور مقرروں کی تقاریر سننے کا موقع ملا جو اپنی زورِ بیانی سے چلتے قافلوں کو روک دیا کرتے تھے جو ساری ساری رات تقریر کرتے تو سامعین کو اکتانے نہ دیتے۔ بعض ایسے خوش کلام خطیبوں کو سننے کا بھی موقع ملا جنہیں سن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ:

آتی ہے ندی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی
کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی

مجھے ایسے جلسوں میں جانے کا موقع ملا جن میں مقرر اپنی تقریر سے سامعین کو مسحور کر دیتا اور صبح کی اذان تک مجال ہے کوئی شخص مجمع چھوڑ کر جائے۔ اکثر مقررین کو سنا تو یوں گمان ہوتا ہے کہ:

بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں

بات دور نکل گئی، میں ذکر کر رہا تھا کہ ہر دور میں علماء و مشائخ کی سیرتِ مقدسہ کر اپنے اپنے خطبات و واعظ کا محبوب ترین موضوع بنایا اور میدان خطابت کے

Marfat.com

شہسواروں نے تاریخ کے صفحات پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

زیر مطالعہ مجموعہ خطابات بھی تاریخ کے ان بلند پایہ نفوس قدسیہ کی تقاریر کا گلدستہ ہے جن پر فصاحت و بلاغت کو ناز ہے جن ہستیوں کے تذکرہ کے بغیر تاریخ خطابت نامکمل اور ادھوری رہ جائے گی۔ گلشنِ اسلام کے گلہائے رنگا رنگ میں ایسے ایسے نام آتے ہیں جن کی عظمتِ کردار کے سامنے بڑے بڑے سورما سر جھکائے نظر آتے ہیں۔

حافظ امانت علی سعیدی کا ایک عرصہ سے تذکارِ اخیار کی خوشبوؤں سے مشام جان مہکانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے انتہائی سادگی اور بلند ہمتی سے اپنا مشن جاری رکھا ہوا ہے لہٰذا عید میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر اکابر علماء و مشائخ اہلسنت کے خطبات کو جمع کر کے فروغِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے کارواں میں اپنا نام لکھوالیا ہے۔

انہوں نے غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کشتۂ عشقِ امام الانبیاء ابوالنور محمد بشیر کوٹلی لوہاراں رحمۃ اللہ علیہ ، علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ، ابوالبیان علامہ سیعد احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ بلبل چمنستان اسلام خطیب اعظم مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ واعظ خوش الحان علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ ، خطیب لاثانی علامہ عبدالوحید ربانی رحمۃ اللہ علیہ ، جگر گوشہ غزالی زمان خطیب بے بدل حضرت صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی، مفتی خان محمد قادری خطیب شہیر علامہ حافظ محمد فاروق خان سعیدی اور قاری محمد دین نعیمی جیسے نابغۂ روزگار پاکانِ امت کے فصیح و بلیغ خطبات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

اب قارئین محترم سے گزارش ہے کہ ان خطبات کو محض تقاریر سمجھ کر نہ پڑھیں، صرف لذت ذہن، وقت گزاری اور مطالعاتی تسکین کے لئے نہ دیکھیں بلکہ انہیں علم و حکمت کے گوہر ہائے تابدار، تعلیم عشق مصطفیٰ ﷺ کے نادر اور نایاب موتی سمجھ کر اپنے دل کی تجوری میں بند کر لیں۔ کیونکہ یہ چیزیں عام نہیں ہوتیں بلکہ یہ آفتاب نبوت کی ایسی روشن کرنیں ہیں جو ہمارے دل و جان کو نور ایمان سے منور کرتی ہیں۔

مرے خلوص کا بدلہ بتاؤ کیا دو گے
تمہاری بزم میں آب حیات لایا ہوں

آخر میں مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا برادرم حماد احمد جاوید فاروقی پبلشرز کو کہ وہ اس گوہر نایاب کو عشاقِ مصطفیٰ ﷺ تک پہنچانے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

آمین یارب العالمین

Marfat.com

آمد محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

امام اہلسنت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

بمقام ملتان شریف

Marfat.com

فہرست

نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	10
ایک شبہ کا ازالہ	12
ایک شبہ کا ازالہ	14
ایک اور شبہ کا ازالہ	14
ایک شبہ کا ازالہ	15
احسان کی بنیاد	15
ایک شبہ کا ازالہ	16
بے عیب نعمت	16
عبد اور معبود کا فرق..... ایک شبہ کا ازالہ	17
معلم الاخلاق	18
نجاست کی قسمیں	18
قُربِ مصطفوی	19

Marfat.com

محترم حضرات!

چند گزارشات پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کلمۃ الحق میری زبان پر جاری فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سننے، حق سمجھنے، حق قبول کرنے اور حق پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

محترم حضرات!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا عنوان اتنا وسیع ہے کہ اس پر سیر حاصل گفتگو ہو ہی نہیں سکتی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ جابجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر فرماتا ہے۔

(۱) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ ○

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا بیان ہے)

(۲) قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ○

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا بیان ہے)

(۳) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا ○

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا)

(۴) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ○

یہ سرکار کی تشریف آوری کا بیان ہے۔ قرآن مجید و فرقان حمید، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارسال اور سرکار کے تشریف لانے کے ذکر سے بھرا ہوا ہے۔

یہ عنوانات جو قرآن کریم نے اختیار فرمائے، یہ اس بات کی دلیل ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وَصَحْبِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کی ولادت باسعادت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور سرکار کے ارسال کے ذکر میں، ان تمام اوصاف کو بیان کیا جائے جو اس

Marfat.com

ضمن میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے بیان فرمائے ہیں۔

اب آپ غور فرمائیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے ساتھ لفظ ''نور'' فرمایا۔ یہ سرکار کی کمال منقبت ہے کہ سرکار ''نور'' ہیں اور سرکار ایسا نور ہیں کہ جس میں کوئی قید نہیں۔ آپ ہر اعتبار سے نور ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ فقط نور ہدایت ہیں یا نورِ نبوت یا نورِ رسالت یا یہ کہ وہ فقط علمی طور پر نور بن کر آئے ہیں یا فقط ایمان اور عمل کے اعتبار سے نور ہیں یا صرف جسمانی اعتبار سے نور یا روحانی اعتبار سے نور ہیں۔ کوئی قید، کوئی تخصیص نہیں اور یہ مطلق ہے۔

اَلْمُطْلَقُ يَجْرِىْ عَلٰى اِطْلَاقِهٖ ○

مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا ہے۔

نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ ''جو نور تمہارے پاس جلوہ گر ہوا یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لائے تو آپ کے بارے میں یہ بات مت کہنا کہ وہ فقط جسمانی طور پر نور ہیں۔ نہیں۔ وہ جسمانیت کے اعتبار سے نور ہیں، وہ روحانیت کے اعتبار سے بھی نور ہیں۔ ان کا ہر قول نور، ان کا ہر فعل نور، وہ نورِ علم اور نورِ ایمان سب کے جامع ہیں۔ وہ صرف ظاہری نور نہیں بلکہ وہ باطنی نور بھی ہیں۔ وہ محض حسی نور نہیں بلکہ وہ معنوی نور بھی ہیں۔ وہ صرف عالم دنیا کا نور نہیں بلکہ وہ عالم آخرت اور عالم برزخ کا بھی نور ہیں۔ آپ عالم بیداری اور عالم خواب کا بھی نور ہیں۔ آپ بلا قید، بلا تخصیص نور ہیں۔ آپ نور مطلق ہیں۔ (قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ اِلٰى آخِرِهٖ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مطلب یہ ہے کہ جب سرکار کے آنے کا ذکر کرو تو ان صفات کو بھی ساتھ ہی بیان کرو کہ حضور

Marfat.com

کیسے ہیں! آپ نور کامل ہیں، آپ نور اکمل ہیں، آپ نوروں کا بھی نور ہیں۔

علامہ سید محمود الوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر ''روح المعانی'' میں اس آیت (قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اے:

نُوْرُ الْاَنْوَارِ وَ نَبِیُّ الْمُخْتَارِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

نور کے نور اور مختار نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انوار جمع ہے، اس پر الف لام ہے، جمع پر الف لام ہو تو استغراق کے معنی ہوتے ہیں۔ کیا مطلب؟ یعنی کائنات کے ہر نور کا نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر آپ کا نور جسم سے نکال لیں تو جسم بے نور ہو جائے گا۔ میرے آقا وہ نور ہیں، اگر نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو نکال لو تو نور بھی بے نور ہو جائے گا۔ کائنات میں کسی نور کا ہونا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا صدقہ ہے۔

عزیزانِ محترم!

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے کیا اچھی بات کہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

لَمْ اَرْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: سرکار کی مثل نہ ہم نے کبھی پہلے دیکھا ہے اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دیکھا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، جلد دوم ثانی، ص ۵۱۷، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد پنجم، ص ۳۸۳)

آپ بے مثل نور ہیں اور آپ کی شان یہ ہے کہ رب العزت جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے فقط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو بے مثل نہیں بنایا بلکہ آپ کی ہر صفت کو بے مثل بنایا ہے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جس صفت کو لیں گے، بے مثل پائیں گے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صفت وجود میں بھی بے مثل ہیں۔ کیا مطلب؟ اس کا مطلب ہے کہ کسی کا وجود، کسی کا پایا جانا ایسا نہیں، جیسا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا جانا

Marfat.com

ہے۔ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد بحوالہ مکتوبات شریف کہ:

در عالم امکان مثل او متصور نیست

عالم امکان میں سرکار کی مثل متصور نہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ:

کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ جب سرکار کی ہر صفت بے مثل ہے تو ممکن ہونا بھی تو ایک صفت ہے۔ وجود بھی ایک صفت ہے۔ وجود اللہ کی صفت ہے اور امکان کائنات کی صفت ہے اور امکان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی صفت ہے۔ تو ہر ممکن کا امکان ایک ہی جیسا ہے تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بے مثل نہ رہی۔

تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''جس امکان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ممکن ہیں، اس امکان کا تصور عالم امکان میں نہیں پایا جاتا''۔ اب میں اس کی تفصیل کیا بیان کروں؟ یہ ایک علمی نکتہ تھا جو مجدد الف ثانی نے بیان فرما دیا۔ میں اتنا کہہ دیتا ہوں کہ ہر ایک کا امکان اس کی ذات سے متعلق ہوتا ہے لیکن سرکار کا امکان عالم امکان کی پناہ گاہ ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امکان نہ ہوتا تو امکان کسی کی صفت نہ ہوتی۔

یعنی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات عالم امکان میں کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا۔ بہرحال میں آپ کو بتا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ نے قرآن پاک میں جابجا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر عجیب انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد بیان فرمائے اور پھر ہم کون ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں بیان کریں؟ بقول غالب دہلوی:

غالب ثنائے خواجہ بایزداں گزاشتیم
کآں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

Marfat.com

غالب نے کہا کہ ہم کون ہیں کہ سرکار کی ثناء کریں۔ ہم نے تو سرکار کی ثنا کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا کہ اے اللہ! جیسا تو نے ان کو بنایا ویسا ہی ہم کو بتا دے۔ جو ثنا تو اپنے محبوب کی کرے گا، وہ ہم کر ہی نہیں سکتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادتِ باسعادت ہے، بحیثیت، بعثت، ارسال اور تشریف آوری کے ذکر سے قرآن پاک مملو ہے۔ جیسے:

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا○ (۲، آیت ۴۶، سورہ احزاب، پ۲۲)

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ! بے شک ہم نے آپ کو مشاہدہ کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور (عذاب) سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن کرنے والا آفتاب۔

کہ جب میرے محبوب کے آنے کا ذکر کرو تو ان سب صفتوں کو بیان کرو اور اب کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صفت بھی بیان کرے تو سارا جہان ختم ہو جائے گا تو ایک صفت کا بیان ختم نہ ہوگا۔

تو جو آیتِ کریمہ شروع میں، میں نے پڑھی، اس کے پیشِ نظر ایک بات عرض کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ○

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین پر بہت بڑا احسان فرمایا۔

اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا ۔ جب ان میں عظمت والا رسول بھیج دیا۔ یہاں دو باتیں قابلِ توجہ ہیں۔

(۱) ایک بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ احسان کن لوگوں پر جتا رہا ہے؟ علی المومنین۔ قیامت تک ہر مومن پر اللہ تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا احسان ہے اور جو یہ

Marfat.com

کہے کہ مجھ پر احسان نہیں، وہ مومن ہی نہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ:

بعض لوگوں نے کہا کہ یہ احسان تو حضور ﷺ کے زمانہ والوں پر تھا۔ ہم تو حضور ﷺ کے زمانہ میں نہ تھے۔ ہم پر احسان کیسا؟ یہ لوگ اس آیتِ مبارکہ کو قیامت تک ایمان والوں کے لئے تمام نہیں سمجھتے تو پھر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا○

(سورۂ نساء، آیت ۱۰۳)

ترجمہ: بے شک نماز ایمان والوں پر وقت مقرر کیا ہوا (فریضہ) ہے۔

جس طرح ہم یہاں نہیں کہہ سکتے کہ نماز بھی حضور ﷺ کے زمانہ کے ایمان والوں کے لئے تھی تو وہاں بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کا احسان حضور ﷺ کے زمانہ کے لئے تھا۔ جس طرح نماز قیامت تک آنے والے ہر مومن پر فرض ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ احسان قیامت تک آنے والے ہر مومن کی گردن پر ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ احسان کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(الف) ایک ''احسان کرنے والا (محسن) اللہ ہے''۔ کن پر؟ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(ب) قیامت تک آنے والے مومنین پر۔

(ج) کس بنیاد پر اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا وہ احسان کی بنیاد رسول کی ذات ہے۔

ایک اور شبہ کا ازالہ:

شاید کوئی یہ کہے کہ احسان کی بنیاد بعثت ہے تو تب بھی ٹھیک ہے۔ کیونکہ بعثت وصف ہے۔ وصف بغیر موصوف کے پایا نہیں جاتا۔ احسان کی بنیاد

Marfat.com

ہی نعمت (موصوف) حضور سید عالم نورِ مجسم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ ٹھہری۔

محترم حضرات!

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ احسان جتانے کا حق احسان کے باقی رہنے تک ہے کہ نہیں؟ کیونکہ جب تک احسان (نعمت) باقی ہے، احسان جتانے کا حق باقی ہے یعنی کوئی کسی کو کوئی نعمت دے اور پھر واپس لے لے اور کہے کہ ''میرا تجھ پر احسان ہے؟'' نعمت لینے والا کہے گا، ''بھائی! آپ نے مجھ پر احسان کیا تھا مگر تم نے وہ نعمت مجھ سے لے لی۔ اب تمہارا مجھ پر کاہے کا احسان؟'' معلوم ہوا احسان کی بنیاد نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول معظم ﷺ (نعمتِ کبریٰ) کی بنیاد پر قیامت تک آنے والے مومنین پر احسان فرمایا۔

ایک شبہ کا ازالہ:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسولِ معظم ﷺ تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان کو واپس لے لیا۔

محترم حضرات!

میں پوچھتا ہوں، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ قیامت تک مومنین کے لئے وہ احسان ہو اور وہ نعمت نہ ہو؟ صفت ہو موصوف نہ ہو؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ہم کلمہ طیبہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' پڑھتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (تھے نہیں)۔ جب رسول ہیں تو بات ختم ہوگئی۔

احسان کی بنیاد:

احسان کی بنیاد نعمت ہے۔ اگر آپ مجھے ایک کھٹا انار یا کوئی گلا سڑا پھل دے دیں اور پھر احسان جتائیں۔ یہ کیا احسان ہوا؟ سوچنے کی بات ہے۔ ہر نعمت، نعمت دینے والے کے شایانِ شان ہوتی ہے۔ اگر میں ایک چھوٹا سا رومال

Marfat.com

دے کر احسان جتاؤں پھر بھی کچھ ہوسکتا ہے اور اگر بادشاہ وقت کسی کو ایک چھوٹا سا رومال یا ایک پیسہ دے کر احسان جتائے تو یہ اس کی شان کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو رب العالمین ہے۔ وہ احکم الحاکمین ہے، الرحمٰن الرحیم ہے۔ وہ جس نعمت کا احسان جتائے گا، وہ نعمت بہت ہی عظیم ہوگی اور وہ نعمت اتنی عظیم ہے کہ اس میں کوئی کمی اور نقص ہے ہی نہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ:

اور پھر لوگوں کا یہ کہنا کہ انہیں دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ وہ تو مجبور محض ہیں۔ انہیں کو کسی بات کا اختیار ہی نہیں۔ تو میں آپ سے پوچھتا ہوں جو نعمت مجبور محض ہو، کیا احسان جتانے کے قابل ہوسکتی ہے؟ نہیں ہوسکتی۔

بے عیب نعمت:

محترم حضرات!

میرے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم ذاتِ مقدسہ عمل کے اعتبار سے، اختیار کے اعتبار سے، کمالات کے اعتبار سے، حسن کے اعتبار سے، جمال کے اعتبار سے، فضائل کے اعتبار سے، محامد کے اعتبار سے، ظاہراً، باطناً، جسماً، روحاً، علماً، عملاً ہر اعتبار سے مکمل، اکمل ہیں۔ اگر علم میں، عمل میں نقص ہو تو وہ نعمت احسان جتانے کے قابل نہیں۔ اگر اس کے اندر کوئی عیب ہو تو وہ نعمت احسان جتانے کے قابل نہیں۔ معلوم ہوا کہ بے عیب رب نے ہمیں بے عیب نعمت عطا فرمائی ہے۔ اس لئے تو حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: سرکار! آپ تو ہر عیب سے بالکل پاک پیدا ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا

Marfat.com

ہے کہ آپ کو تو حسب منشا پیدا کیا گیا ہے۔

اگر پیدا ہونے والے کو حسب منشا پیدا ہونے کا اختیار دے دیا جائے کہ تو جس طرح چاہے حسن و جمال، خوبیاں، کمالات، اختیارات کے ساتھ پیدا ہو تو پیدا ہونے والا کوئی نقص، کوئی عیب، کوئی کمی لے کر پیدا ہوگا؟ ہرگز نہیں۔

عبد اور معبود کا فرق..... ایک شبہ کا ازالہ:

اب ہم سے لوگ کہتے ہیں کہ بھائی تم تو شرک کی تعلیم کے لئے بیٹھے ہو۔ اب تک تو ہم خدا کا بے عیب ہونا سنتے آئے اور تم نے رسول کو بے عیب کہہ دیا۔ تم نے تو رسول کو اللہ بنا دیا۔ میں نے کہا:

سخن شناس نہ دلبرا خطا این است

ترجمہ: تو بات کو پہچاننے والا نہیں۔ اے دل لینے والے یہی تو خطا ہے۔

انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ اللہ کا بے عیب ہونا اللہ کی شان کے لائق ہے اور مصطفیٰ کا بے عیب ہونا مصطفیٰ کی شان کے لائق ہے۔ اللہ معبود ہو کر بے عیب ہے، حضور عبد ہو کر بے عیب۔ اللہ خالق ہو کر بے عیب ہے، مصطفیٰ مخلوق ہو کر بے عیب۔ اللہ کے لئے اولاد کا تصور عیب ہے۔ قرآن میں ہے، ''یہودیو! عیسائیو! تم میرے لئے اولاد ثابت کرتے ہو، میں اس سے پاک ہوں۔ کیونکہ یہ تو میرے حق میں عیب ہے''۔ لیکن حضور تاجدارِ مدنی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اولاد کا نہ ہونا، نسل کا منقطع ہونا عیب تھا۔ تو پتہ چلا اللہ تعالیٰ اپنی شان میں بے عیب ہے اور مصطفیٰ اپنی شان میں بے عیب۔ اللہ تعالیٰ اپنی معبودیت میں بے عیب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عبدیت میں بے عیب۔ اللہ تعالیٰ اپنی الوہیت میں بے عیب اور مصطفیٰ اپنی نبوت میں بے عیب۔ اللہ تعالیٰ اپنی الوہیت میں بے عیب ہے اور رسول اپنی رسالت میں بے عیب۔ اللہ تعالیٰ واجب ہو کر بے عیب اور

Marfat.com

محبوب ممکن ہو کر بے عیب۔

یعنی محترم حضرات! اب بتایئے کہ شرک کا کوئی شبہ باقی رہا، سوائے اس کے کہ مسلمانوں کو بہکایا جائے۔

معلم الاخلاق:

محترم حضرات!

میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عظمت والا رسول بھیج کر ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا ہے اور اس رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ "یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِهٖ" ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا کلام تلاوت فرما کر اور تلاوتِ آیات الٰہیہ کی ضرب سے ان کے دلوں کے زنگ کو دور کرتا ہے اور جب ان کے دل صاف ہو جاتے ہیں "وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ"۔

پھر ان کے پاک صاف اور ستھرے دلوں میں کتاب اور حکمت کے علم کو بھر دیتا ہے۔ کیونکہ کتاب (قرآن) اور حکمت کا علم بڑا پاک ہے اور پاک چیزیں پاک جگہوں میں ہی رکھی جاتی ہیں۔ اس کے اہل کون تھے؟ اس کے اہل صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضیٰ دیگر صحابہ اہل بیت، تابعین، مجتہدین، اولیاء، اغواث، اقطاب، ابدال، نجبا، نقبا، صلحا، شہداء، کاملین، مومنین، راسخین تھے۔

محترم حضرات "یُزَكِّیْهِمْ" کا فاعل حضور ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے والے ہیں اور ان کے غلام پاک ہونے والے ہیں۔

نجاست کی قسمیں:

محترم حضرات!

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حکمی اور دوسری حسی۔ جیسے شرک حکمی نجاست ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

Marfat.com

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ۔ (سورۃ توبہ، ۱۰، آیت ۲۷)

ترجمہ: اس کے سوا کچھ نہیں کہ مشرک سب ناپاک ہیں۔

کپڑا ناپاک، پانی سے پاک ہو جاتا ہے۔ مگر مشرک کی نجاست سات سمندروں کے پانی اور دنیا بھر کی فیکٹریوں کے صابن سے بھی دور نہیں ہو گی۔ مشرک کی نجاست سچے دل سے ایک دفعہ کلمہ طیبہ پڑھ لینے سے دور ہو جاتی ہے اور اب اگر کوئی ناپاک کپڑے کو کلمہ طیبہ پڑھ کر پاک کرنا چاہیے۔ لاکھ دفعہ کلمہ طیبہ پڑھ لے، کپڑا ناپاک ہی رہے گا۔ اس سے پتہ چلا کہ جس عالم کی نجاست ہوتی ہے، اسی عالم کا آلہ طہارت ہوتا ہے۔ کیونکہ شرک کی نجاست عالم محسوسات سے بالاتر ہے، یہ عالم غیر محسوس کی چیز ہے تو اس کے لئے آلہ طہارت بھی عالم غیر محسوس سے ہو گا اور پھر آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ فقط کلمہ طیبہ پڑھ لینے سے مشرک، کافر، منافق کی نجاست دور نہیں ہو جائے گی۔ اس لئے کہ جب تک کلمہ طیبہ کی تصدیق نہ ہو جائے اور ''لا الہ الا اللہ'' کی تصدیق بھی عالم غیر محسوس کی چیز ہے اور اگر نجاست پیشاب میں سے ہے تو اس کپڑے کو پاک کرنے کے لئے عالم محسوسات کا آلہ طہارت ہونا چاہیے اور وہ پانی ہے۔

قُربِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم:

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تزکیہ کا نظام بہت عظیم ہے۔ میرے آقا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پاکی کا مرکز ہیں۔ کوئی ظاہر میں ہے، تب بھی پاک ہو رہا ہے اور کوئی باطن میں ہے تب بھی پاک ہو رہا ہے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ شرک کی نجاست جہاں ہو کلمہ بھی وہاں پہنچ جائے۔ تب دل پاک ہو گا اور جہاں کپڑے پر پیشاب لگ جائے، وہاں پانی پہنچ جائے۔ تب کپڑا پاک ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا محبوب، ''اللہ کے کلام'' کی تلاوت کی ضرب لگا کر ایمان والوں کے دلوں کو پاک

Marfat.com

کرتا ہے۔ تو جب پاک کرنے والے رسول ہیں تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایمان والا یہاں ہو، رسول وہاں ہوں؟ پاکی تب ہی ممکن ہے، جب مصطفیٰ مومن کے قریب ہوں اور مومن مصطفیٰ کے قریب ہو اور مجھے کہنے دیجئے کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مومن کے دل میں جلوہ گر نہ ہو جائیں، مومن پاک ہو ہی نہیں سکتا۔ پاک کرنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب ہے۔ پاک کرنے کے لئے تو آپ تشریف لائے ہیں اور جو اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور سمجھے، وہ پاکی سے محروم رہے گا۔

محترم عزیزو!

اللہ کے رسول کو قریب سمجھو۔ اپنے دلوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز کرلو۔ میں سمجھتا ہوں "المرء مع من احب"۔ جس سے محبت ہوگی، آدمی اس کے ساتھ ہوگا۔ محبت کامل ہوگی تو معیت بھی کامل ہوگی۔ محبت ناقص ہوگی تو معیت بھی ناقص ہوگی۔ اس لئے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل حق فرمایا۔

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

(۱) بخاری شریف کتاب الادب باب علامۃ الحب فی اللہ جلد دوم صفحہ ۹۱۱۔ مشکوٰۃ شریف باب الحب فی متفق علیہ صفحہ ۴۲۶، شفاء شریف جلد دوم، صفحہ ۱۶، شرح شفاء للقاری والخفاجی جلد سوم، صفحہ ۳۴۸، مسند امام احمد بن حنبل جلد اول صفحہ ۲۹۲، جلد سوم صفحہ ۱۰۳، مقاصد حسنہ صفحہ ۵۹۳ حدیث نمبر ۱۰۱۱، جامع صغیر للسیوطی جلد دوم صفحہ ۱۸۵۔

(۲) تفسیر مظہری جلد ۷، سورۂ احزاب صفحہ ۲۸۶، بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷، متفق علیہ! مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲، صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۹، رواہ احمد فی مسند والشیخان۔ والنسائی وابن ماجہ، الجامع الصغیر للسیوطی جلد دوم صفحہ ۲۰۴، کنز العمال جلد اول حدیث نمبر ۷۰، صفحہ ۳۱، شفاء شریف جلد دوم صفحہ ۱۵ (ماخوذ مقام رسول)، انوار محمدیہ للعلامہ النبہانی جلد اول صفحہ ۴۱۰، التوسل بالنبی وبالصالحین صفحہ ۱۱۷۔

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست

تین چیزیں	23
میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	23
فضیلتِ نبوت	25
دعا مغفرت	26
ایمان کی قسمیں	27
فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	29
برکاتِ میلاد	30
بدعت کی قسمیں	30
تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	32

۱۲۵۵۹۳

Marfat.com

حضرات محترم! رب العالمین نے اس آیت کریمہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا میلادِ پاک بیان فرمایا۔ مگر غور طلب امر یہ ہے کہ سرکار کی تشریف آوری تو سب کو معلوم ہو چکی تھی بلکہ مسلمان نے تو انہیں مان کر قرآن کو پہچانا۔ پھر جانی مانی ہوئی چیز قرآن کریم نے کیوں بتائی۔

تین چیزیں:

تین چیزیں اور بھی قابل غور ہیں۔

جَآءَکُمْ سے مراد کیا ہے۔

مِنْ اَنْفُسِکُمْ کا مطلب کیا ہے۔

عزیز علیہ سے فائدے کیا حاصل ہوئے۔

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ کے نکات کیا ہیں۔

(۱) تشریف آوری کی خبر دینے میں دو حکمتیں ہیں۔ ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار۔ دوسرے مسلمانوں پر احسان۔ جب حکومت کا وزیر خاص کہیں بھیجا جاتا ہے تو اُس کی خبر پہلے دی جاتی ہے۔ وہاں پہنچنے پر دھوم مچ جاتی ہے کہ وہ آ گئے وہ آ گئے۔ آمد محبوب سے پہلے جو نبی تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دیتے۔ ان کی دعائیں مانگتے، اُن کے گن گاتے آئے، گذشتہ کتابوں نے آمد کی دھوم مچائی۔ آخری کتاب نے قیامت تک کے لئے اُن کی تشریف آوری کی دھوم مچا دی کہ نمازی نماز میں، قرآن خواندہ تلاوتِ قرآن میں ان کا میلاد خوان رہے۔ حق تو یہ ہے کہ اسلام کی ہر عبادت میں میلاد ہے۔

میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

مسلمانوں پر یہ احسان ہے کہ وہ محبوب سے مشرف ہوئے۔ ورنہ پچھلی

Marfat.com

اُمتیں اور ان کے نبی تمنائیں ہی کرتے رہے۔ ہر نمازی نماز میں میلاد پڑھتا ہے کہ جماعت میں قیام بھی ہوتا ہے۔ الجمع بھی ہاتھ باندھے صف بستہ قیام بھی کرتا ہے اور ذکر آمد محبوب بھی، یہ ہی میلاد کی حقیقت ہے، کلمہ میں ہے محمد رسول اللہ، رسول کے معنیٰ ہیں بھیجے ہوئے بھیجنا چاہتا ہے آمد کو، لہٰذا یہاں بھی آمد کا ذکر ہے کون سی عبادت ہے کہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا چرچا نہ ہو۔ تمام عبادات میں میلاد ہے اور میلاد سنتِ الٰہیہ بلکہ پیغمبروں اور فرشتوں کی سنت ہے۔

لَقَدْ حرفِ تاکید وہاں بولا جاتا ہے۔ جہاں کوئی منکر ہو۔ چونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا بھی لوگوں نے انکار کیا اور رسالت کا بھی اور باقی صفات مذکورہ کا بھی اس لئے یہاں لقد لانا بہتر ہوا۔ جاء کم میں خطاب قیامت تک کے مسلمانوں سے ہے۔ فقط اہل عرب سے ہوتا تو اس میں زیادہ درجہ ظاہر نہ ہوتا کہ تمام انبیاء کی رسالت اور ان کی تشریف آوری بیان فرمائی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص قوم کے نبی نہیں بلکہ سب کے نبی ہیں، تو اب معنے ہوئے کہ اے مسلمانو تم سب کے پاس رسول تشریف لائے، کیسے آئے ایسے آئے کہ:

ہر مسلمان کے دل مین ہیں۔

خیال میں ہیں۔

گھر میں ہیں۔

قبر میں ہیں۔

کون سی جگہ ہے۔ جہاں وہ نہیں لقد جاء کم نے فرمایا کہ تم جہاں بھی ہو رسول تمہارے پاس ہیں اور مسلمان تو ہر جگہ ہیں رسول بھی ہر جگہ۔ دیکھو لتحیات میں حضور کو ندا سے سلام ہے۔ معلوم ہوا کہ قلب مومن میں موجود ہیں دیکھو اشعۃ اللمعات باب التشہد) تنہا گھر میں جاؤ۔ حضور کو سلام کرو۔ معلوم ہوا

Marfat.com

کہ ہر مسلمان کے گھر میں ہیں۔ جب کان میں خود بخود آواز آئے درود شریف پڑھو۔ کیونکہ وہ حضور ﷺ کی آواز ہے، دیکھو شامی اور مدارج۔ جب قبر میں مردہ جائے۔ کہیں بھی مرے۔ کسی جگہ دفن ہو۔ حضور ﷺ کی زیارت۔ معلوم ہوا کہ ہر جگہ ہیں حجاب ہماری طرف سے ہے۔ بعض اولیاء ہر جگہ حضور ﷺ کو دیکھتے ہیں۔

گرچہ صد مرحلہ دورم زبہ پیشِ نظر وَجْهُهٗ فِیْ نَظَرِیْ کُلَّ غَدَاةٍ وَعَشِی

رسول کے ساتھ کوئی قید بیان نہ ہوئی کہ عرب کے رسول یا عجم کے فرشتوں کے یا عرشیوں کے۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سب ہی کے رسول ہیں حتیٰ کہ رسولوں کے رسول ہیں۔ آپ شمس ہیں باقی سب تارے دیکھو قصیدہ بردہ:

فَاِنَّكَ شَمْسٌ فَضْلُهُمْ كَوَاكِبُهَا
يَظْهَرْنَ اَنْوَارُهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

فضیلتِ نبوت:

محمد ابن عبداللہ کا آنا سب نے مانا۔ مگر محمد رسول اللہ کا آنا کفار نے نہ مانا، ابولہب اور ابو طالب نے بھتیجا ہونے کی حیثیت سے ولادت کی خوشی کی اور خدمت انجام دی نہ کہ رسول ہونے کی حیثیت سے، ورنہ وہ صحابہ ہوتے۔ اسی لئے جاء پر لقد لایا گیا، معلوم ہوا کہ رسول ماننا معتبر ہے۔ بشر یا بھائی مان کر لاکھ نعت لکھنا اور خدمات کرنا بیکار ہے۔ جیسا کہ ابوطالب نے نعتیں لکھیں، مگر ایسی بیکار ہوئیں کہ جب ان کا انتقال ہوا تو فرزند ارجمند علی مرتضیٰ کہتے ہیں۔ اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ سرکار فرماتے ہیں وَرَوَا اَبَاكَ فِی التُّرَابِ فرزند اپنا باپ نہیں کہتے۔ سرکار اپنا چچا نہیں کہتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آپ کے گمراہ چچا نے وفات پائی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جاؤ اپنے باپ کو مٹی میں داب دو۔ من انفسکم میں چند تو جہیں ہیں۔ اولا فا کا فتحہ یعنی تم میں بہترین جماعت میں

Marfat.com

سے یعنی ہر حیثیت سے بہترین جماعت میں آئے۔ عرب و عجم میں عرب بہتر ہے، عرب میں حجاز بہتر، حجاز میں مکہ مکرمہ بہتر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور جب مدینہ پہنچے مدینہ افضل ہو گیا۔ افضلیت تو ان کے قدم سے وابستہ ہے، جہاں وہ ہیں وہ ہی افضل (دیکھو نسیم الریاض) تمام قوم میں اولاد ابراہیم افضل ہے، ان میں قریش قریش میں بنی ہاشم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہاشم میں آئے۔

تمام ماؤں میں وہ ماں بہتر جس نے نو ماہ اس آفتابِ نبوت کو اپنے برج میں رکھا قیمتی موتی کے سیپ بھی قیمتی ہوتے ہیں۔ اسی لئے نام شریف آمنہ یعنی خدا کی امانت کی آئینہ یا دنیا کو امن دینے والی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی افضل ہیں، ان کی ماں تمام ماؤں سے بہتر۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عبداللہ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب میں کوئی نہ مشرک ہوا ہے نہ زانی کہ زانی کی نسل سے ولی نہیں ہوتا، چہ جائیکہ نبی ہو (روح البیان یہ ہی آیت) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارخ ہیں نہ کہ آذر، آذر تو چچا ہیں، قرآن کریم میں چچا کو بہت جگہ باپ کہا گیا ہے۔

دعا مغفرت:

وَاٰبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ۔ حضرت اسمٰعیل یعقوب علیہ السلام کے چچا ہیں مگر انہیں باپ کہا گیا۔ اسی طرح اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ کی حدیث میں ابی سے مراد ابوطالب چچا ہیں۔ وہ جو حدیث میں ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت چاہی نہ ملی، زیارت قبر کی اجازت چاہی مل گئی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت فرمائی اور روئے اور سب کو رُلایا۔ اس سے آمنہ طیبہ طاہرہ کا کفر ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے رونا فراق مادر میں تھا کہ اگر آج وہ زندہ ہوتیں ہم کو بایں اقبال ملاحظہ کرتیں۔ خوش ہوتیں، استغفار

Marfat.com

سے ممانعت اس لئے تھی کہ وہ بے گناہ تھیں۔ استغفار گنہگار کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے بچہ کی نماز جنازہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت نہیں کہ وہ بے گناہ ہے، گناہ ہوتا ہے احکام الٰہی کی مخالفت سے، آمنہ خاتون اصحاب فترت ہیں۔ کسی نبی کا دین اور احکام ان کے زمانہ میں باقی نہ تھے۔ ان کے لئے عقیدہ توحید کافی ہے۔ اگر کفر کی وجہ سے استغفار سے ممانعت ہوتی تو زیارت قبر کی بھی اجازت نہ ملتی، فرمایا گیا ولا تقم علی قبرہ ابدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی نفیس ہیں کہ نورِ الٰہی سے پیدا ہوئے، حضرت جبریل سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ کی عمر کتنی ہے۔ فرمایا یہ تو نہیں خبر، اتنا جانتا ہوں کہ ایک تارہ دیکھتا تھا۔ جو ستر ہزار برس کے بعد چمکتا تھا۔ وہ میں نے بہتر ہزار بار دیکھا ہے۔ فرمایا وہ تارا ہم ہی تھے (روح البیان یہ ہی آیت) اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، دیگر انبیاء کے صحابہ سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل تمام نبیوں کی آل سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب تمام کتابوں سے افضل ہے۔ نیز ان کا زمانہ ولادت تمام زمانوں سے بہتر ہے اسے کہتے ہیں ربیع الاول یعنی پہلی بہار۔ چونکہ پہلی بہار عالم ارواح والی اس میں آئی۔ نام ہوا ربیع الاول، دوشنبہ، فصلِ ایام ہے جو پانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے بہا وہ زمزم سے افضل ہے۔ زمزم بھی اس لئے افضل کہ ایک نبی کے قدم سے نکلا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے معراج کی شب غسل کیا۔ اس لئے کہا گیا۔ جَاءَکُمْ مسلمانو! یہ خدائی تحفہ تمہارے پاس آیا نہ کفار اور منافقین کے پاس، کہ بڑی نعمت بڑوں کو ملتی ہے۔

ایمان کی قسمیں:

ایمان تین قسم کا ہے۔ ایمان میثاقی، ایمان فطری فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَالنَّاسَ عَلَیْهَا نیز فرمایا گیا کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ۔ ان دونوں ایمانوں میں صرف عقیدۂ توحید کافی ہے۔ ایمان تبلیغی۔ اس ایمان میں تمام عقائد ضروری

Marfat.com

ہیں مگر یہ ایمان اس لئے ضروری جس کو نبی کی تبلیغ پہنچے۔ہاں حضور ﷺ نے حجتہ الوداع میں والدین کو زندہ فرما کر مشرب بہ اسلام کیا (دیکھو شامی اور شمول الاسلام اور علامہ سیوطی کے رسائل)۔ یہ بھی سرکار ﷺ کی خصوصیت ہے کہ بعد موت ایمان والدین قبول ہوا۔ غیر پر قیاس کرنا غلط ہے۔ ان دونوں حضرات کو صحابیت کا شرف بخشنے کے لئے تبلیغی ایمان تعلیم فرمائی گئی۔

(۳) ہماری قرأت اَنْفُسَکُمْ فَا کے پیش سے ہے۔اس کے معنے مشہور یہ ہیں کہ وہ نبی تم میں سے تشریف لائے نہ کہ جن یا فرشتہ کی جنس سے۔ یا اے اہل عرب تم میں سے اور تمہاری زبان میں تشریف لائے جس سے سارا عرب دنیا میں ممتاز ہو گیا۔ان کی برکت سے تمام جہان عرب کی طرف کھچ آئے گا۔مگر یہ معنیٰ تو منکم سے حاصل ہے۔کلمہ انفس سے نیا فائدہ ہونا چاہیے۔لہٰذا اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ حضور ﷺ کی تشریف آوری ایسی ہے جیسے جان کا بدن میں آنا، کہ اگر بدن کے کسی عضو کو ذرا تکلیف پہنچے تو روح کو خبر ہو جاتی ہے۔ سونے کی حالت میں نفس سیلانی دور دراز جگہ میں ہو، مگر جہاں کسی نے جگایا نفس فوراً معلوم کر کے آن کی آن میں موجود ہو جاتا ہے۔ یہ ہی حال ہے حضور ﷺ کے حاضر ناظر ہونے کا۔

اس معنی کی تائید عزیز علیہ سے ہو رہی ہے۔یعنی اگر حضور ﷺ کو کسی کے دُکھ درد کی خبر نہ ہو تو اُمت کی مصیبت حضور ﷺ کو ناگوار کس طرح گزرے۔ نیز جیسے جسم کا بقا بغیر روح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بقائے عالم خصوصاً بقائے مومن بغیر اتباعِ سرکار محال ہے۔ایک قرأت میں عزیزٌ پر وقف ہے۔یعنی یہ مبتدا ہے اور من انفسکم خبر یعنی نبی تمہاری جانوں سے زیادہ پیارے ہیں کہ تمام چیزیں جان پر قربان ہیں اور جان حضور پر کہ ادنیٰ اعلیٰ پر قربان ہوتا ہے۔ مال جسم کے لئے ہے۔جسم جان کے لئے ۔ جان آبرو کے لئے اور یہ تمام چیزیں سرکار ﷺ کی

Marfat.com

عزت پر قربان ہونے کے لئے ہیں۔

اسی لئے حضرت علی، حضرت صدیق وطلحہ وحسان رضی اللہ عنہم نے اپنی نماز عصر اور جان وجسم اور آبرو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کیں۔ ان کے واقعات مشہور ہیں:

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے

اب عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ جملہ مستقلہ ہے۔ یعنی ان کے ذمہ کرم پر ہیں۔ تمہارے تمام گناہ جو تم کو پریشان کریں۔ (روح البیان یہ ہی آیت)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا کہ جو مقروض وفات پائے اس کا قرض ہم پر ہے، مگر جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔ قربان جایئے کرم کے۔ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ سے معلوم ہوا کہ کوئی مال کا حریص ہے۔ کوئی عزت وآبرو کا، کوئی اولاد کا مگر آقا اپنے غلاموں کے۔ اسی لئے ولادت اور معراج میں نیز وفات کے وقت اور قبر انور میں اُمت ہی کو یاد فرمایا۔ ماں بچہ کو قیامت میں بھولے گی مگر مولیٰ نہ بھولیں گے۔ تمام راتیں جاگ کر گزاریں۔ کھڑے ہو کر رو رو کر اُمت کی شفاعت فرماتے رہے۔ سب اپنے لئے روتے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم گنہگاروں کے لئے۔ بالمومنین رؤف رحیم میں رحمت خاصہ کا ذکر ہے۔ رحمت عامہ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ہے۔ یہ آخر تک جو شخص ہر نماز کے بعد پڑھ کر درود شریف پڑھے وہ حضور کے نزدیک عزت والا ہے۔ نیز اس سے ہمیشہ غنا رہتی ہے۔ (روح البیان یہ ہی مقام)

Marfat.com

برکاتِ میلاد:

معلوم ہوا کہ میلاد شریف بہت بابرکت مجلس ہے۔ چند وجوہ سے اولاً تو وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنی رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

دوم اس لئے کہ ابولہب نے خوشی ولادت کی جس سے اس کے عذاب میں تخفیف ہوئی۔

سوم اس لئے کہ ولادت کی رات ملائکہ نے خوشیاں منائیں اور در دولت پر حاضری دی، شیاطین غمگین ہوئے اور چھپتے پھرے، ہم ملائکہ سے مشابہت کریں نہ کہ شیاطین سے۔

چہارم اس لئے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوشنبہ کو ہمیشہ روزہ رکھا، کیونکہ یہ روز ولادت ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں عبادت کرنا اچھا ہے۔

پنجم اس لئے کہ محفل میلاد شریف کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کی تبلیغ ہے اور یہ تبلیغ اسلام ہے۔ اس پر وہابیہ کے صرف دو ہی اعتراض ہیں۔ ایک یہ کہ بدعت ہے۔ دوم یہ کہ اس میں بہت سی ناجائز باتیں ہوتیں ہیں مثلاً زن مرد کا اختلاط اور غلط روایات کا بیان کرنا، رات کو دیر میں سونا۔ اس سے فجر قضا ہونا۔ بعض جہلا نے تو میلاد شریف کو شرک تک کہہ دیا مگر یہ دونوں اعتراض لغو ہیں۔ پہلا اعتراض اس لئے کہ ہر بدعت یعنی نیا کام حرام نہیں، بدعت سیۂ حرام ہے۔ علامہ شامی نے جلد اول باب الامامت میں اور ملا علی قاری نے مرقات باب الاعتصام بالسنہ میں فرمایا ہے۔

بدعت کی قسمیں:

بدعت پانچ قسم پر ہے۔ واجب، مستحب، جائز مکروہ حرام ۔ اگر ہر

Marfat.com

بدعت حرام ہوتو دینی مدرسے اور ان کے تمام امور حرام ہوں نیز ریلوے، تار، پریس وغیرہ حرام ہوں۔ شریعت وطریقت کے چاروں سلسلے ناجائز ہو جائیں گے۔ علم حدیث اور قرآن کریم کے اعراب ناجائز ہو جائیں گے۔

دوسرا اعتراض بھی لغو ہے۔ کیونکہ کوئی مباح یا سنت محرمات کے ملنے سے حرام نہیں ہوتی کہ حرام تو حرام ہے اور مباح جیسے کہ زیارت قبور اور دفن میں شرکت نوحہ خوانوں کی وجہ سے حرام نہیں، ریل کی سواری، اجنبی مروزن کے اختلاط کی وجہ سے حرام نہ مکہ سے پہلے بیت اللہ میں اور صفا ومروہ پر بت تھے۔ مگر ان بتوں کی وجہ سے مسلمانوں نے طواف وسعی نہ چھوڑی حتیٰ کہ صلح حدیبیہ کے بعد بھی مسلمانوں نے اسی حال میں عمرہ کیا۔ ہاں جب خدا نے قوت دی تو بتوں سے کعبہ پاک فرما دیا۔ دینی مدارس میں بہت سے گناہ ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ مدرسے حرام نہیں۔ محرمات کو روکو، حلال کو باقی رکھو۔ ہاں حرام چیز کسی حلال کا جزو بن جائے تو حلال بھی حرام ہوگا۔

غلط روایات کا بیان اور رات کو دیر میں سونا بھی میلاد کو حرام نہ کرے گا۔ دینی مدارس میں کتب احادیث پڑھاتے ہیں ان میں روایات ضعیفہ بھی آتی ہیں۔ محفل نکاح اور مطالعہ کتب، ریل کی سواری میں کبھی دیر سے سونا ہوتا ہے۔ شرک کہنا تو پوری جہالت اور بے دینی ہے میلاد کا نام، اس کا مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا بیان کرنا ہے، ولادت عبد کی ہوتی ہے نہ کہ خالق کی۔ تو میلاد شریف شرک کو مٹاتا ہے۔ قیام محفل میلاد میں تین فائدے ہیں، اولاً تو ملائکہ سے تشبیہ ہے جو وقت ولادت دروازہ پاک پر کھڑے تھے۔ اچھوں کی نقل میں برکت ہے۔ حضرت ہاجرہ تلاش پانی میں صفا و مروہ کی طرف سات بار دوڑیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے قربانی جان کے موقع پر شیطان کو کنکر مارے۔ آج بھی حاجیوں

Marfat.com

کو اس کی نقل بنانا ضروری ہے۔ کیونکہ تشبیہ کے لئے نیز ذکر ولادت کی عظمت کے لئے قیام ہوتا ہے۔ آب زمزم اور وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیتے ہیں۔ کیوں؟ نبوت کی عظمت کے لئے کہ وہ ایک پیغمبر کے پاؤں سے نکلا ہے، نیز قیام میلاد اظہار خوشی کے لئے ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صدیقِ اکبر سے ایک حدیث سن کر خوشی میں قیام فرمایا۔ (دیکھو مشکوٰۃ کتاب الایمان)۔

لَاتَقُوْمُوْا کَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ کی حدیث میں ہر قیام تعظیمی سے منع نہیں بلکہ عجمیوں کی طرح قیام سے منع ہے، کہ بڑا آدمی بیٹھا ہو اور لوگ اس کے آس پاس کھڑے ہوں۔ لاتصلو مثل المنافقین میں نماز کی ممانعت نہیں، نقی المقید نفی القید ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیام تعظیمی فرمایا ہے (دیکھو مشکوٰۃ باب القیام) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے قیام تعظیمی کا لوگوں کو حکم دیا۔ (مشکوٰۃ)

تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

خیال رہے کہ ادب و تعظیم کے لئے نقل و ثبوت کی ضرورت نہیں۔ جو تعظیم منع نہ ہو وہ اچھی ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وتوقروہ میرے محبوب کی خوب توقیر کرو۔ امام مالک مدینہ پاک میں گھوڑے پر سوار نہ ہوتے تھے ہمیشہ کھڑے ہو کر غسل کر کے خوشبو مل کر حدیث پڑھاتے تھے۔ بعض صوفیاء نے حدود مدینہ منورہ میں کبھی استنجا نہ کیا کہ یہ زمین پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے مَس ہوئی ہے۔ ان آداب کا نہ قرآن کریم سے ثبوت ہے، نہ حدیث سے، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مگر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا جذبہ دل ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے:

کہاں تک یہ مرتبے اللہ اگر سنگ اسود کے
یہاں کے پتھروں نے پاؤں چومے ہیں محمدؐ کے
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

Marfat.com

رسالت عامہ

خطاب

مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلی لوہاراں

Marfat.com

فہرست

شہد سے میٹھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام	37
ایک نکتہ	39
دوسرا نکتہ	39
پاکستان	40
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ	42
مُذمّم	42
حضرت حسان رضی اللہ عنہ	43
نعت خوانی	44
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے دعا	46
سبھی نعت خواں	46
شعر و شاعری	47
نعتیہ مشاعرہ	49
ارشادِ حسان رضی اللہ عنہ	51
ہماری خلقت	52
مسلمان کا ایمان	54
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک	55
قرآن کا ارشاد اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ	56
حضرت یوسف علیہ السلام اور آئینہ	57
ہمارے امام کی فقاہت	58
حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹی کا پُر لطف مکالمہ	59
حدیث کا ارشاد	61

Marfat.com

برکاتِ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	62
گناہوں کو مٹانے والا	63
جہنم سے بچانے والا	63
وہ جن کا یہ نام ہے	64
جامع کمالات	64
لطیفہ	65
رسول اللہ	66
منکرین حدیث	67
نماز اور زکوٰۃ کا حکم	69
رسالت	70
عزم واستقلال	72
ابوطالب	72
دھمکی	75
دھمکی کا جواب	76
ہماری حالت	76
ایک مجوسی کی حکایت	77
برادری کی خوشی	79
شیطان کے داؤ	80
ایک درزی کا قصہ	80
انقلاب	81
شانِ رسالت	82
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	83
استن حنانہ کا قصہ	85

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ○
اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (پ ۲۶، ع ۱۲)

حضرات! اس آیت کریمہ میں آپ نے سن لیا کہ کس کا نام نامی اور اسم گرام لیا گیا ہے اور یہ آیت کون سے پیارے نام سے شروع ہوتی ہے؟ سبحان اللہ! یہ وہ نام پاک ہے جس کے متعلق اعلیٰ حضرت نے کیا خوب لکھا ہے کہ:

لب پہ آجاتا ہے جب نامِ جناب　　منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جانِ بیتاب　　اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

یہ وہ نام پاک ہے کہ جس کو سن کر بھی مسلمان کی روح وجد میں آجاتی ہے اور اس کا دماغ فرش سے عرش تک جا پہنچتا ہے۔ اس نام پاک کی لذت کو اہل ایمان جانتے ہیں اور اہل ایمان ہی جان سکتے ہیں۔ خدا کی قسم! اس نام پاک میں بڑی لذت، بڑا کیف اور بڑا ہی سرور ہے مگر ایمان شرط ہے۔ دیکھئے قرآن میں خدا نے دودھ کے متعلق فرمایا ہے:

لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ○ (پ ۱۴، ع ۱۵)

ترجمہ: خالص دودھ اور پینے والوں کے لئے گلے سے سہل اترنے والا یعنی مزے دار۔

Marfat.com

مگر جس شخص کو ملیریا کا بخار ہو اور اسے دودھ پلایا جائے تو وہ یہی کہے گا۔ اَخ تھُو۔ کڑوا ہے اور گلے سے نہیں اترتا۔ تو فرمایئے خدا تو دودھ کو مزیدار فرمارہا ہے۔ مگر یہ کہہ رہا ہے کہ بدمزہ ہے۔ تو کیا یہ حقیقت نہیں کہ خدا کا فرمان تو سچا ہے اور دودھ واقعی مزیدار ہے۔ مگر بخار زدہ کا خود اپنا منہ ہی کڑوا اور بدمزہ ہے۔ تو اسی طرح نام نامی اسم گرام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خدا کی قسم بڑا ہی مزیدار اور میٹھا نام ہے مگر شرط یہ ہے کہ مزاج صحیح ہو۔ ایمان موجود ہو اور اگر کسی کو اس نام میں مزہ نہیں ملتا تو نعرۂ رسالت کڑوا معلوم ہوتا ہے تو وہ اپنی فکر کرے کہ کہیں اس کا اپنا مزاج ہی خراب نہ ہو۔ سچ ہے:

بے عشقِ محمدؐ جو پڑھاتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار اُن کو نہیں بخاری آتی

تو میرے مسلمان بھائیو! تقریر سے پہلے آؤ مل کر اس نام پاک کا ورد کر لیں۔ میں نے اس نام پاک کے متعلق ایک نظم لکھی ہے جن کا عنوان ہے:

شہد سے میٹھا محمدؐ نام

اس نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چار حرف ہیں۔ م، ح، م، د۔ میں نے انہیں چار حرفوں کے متعلق چند شعر لکھے ہیں۔ سنئے اور سر دھنئے۔ اس نظم کا مطلع ''شہد سے میٹھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام'' آپ سب کے سب ذوق شوق کے ساتھ میرے ساتھ ساتھ کہیں اور باقی کے اشعار خاموشی سے سنیں۔

شہد سے میٹھا محمدؐ نام

''میم'' مئے توحید پلائے — اور ''ح'' حق سے آکے ملائے — دوسری میم مراد دلائے
اور یہ ''دال'' محمدؐ یارو — دور کرے آلام — شہد سے میٹھا محمدؐ نام

Marfat.com

شہد سے میٹھا محمدؐ نام　　شہد سے میٹھا محمدؐ نام

"میم" سے ہیں ہر دکھ کے مداوا　　"ح" سے حامیٔ ہر بیچارہ　　دوسری "میم" یتیم کی ملجا
"دال" بچا کر دوزخ سے　　فردوس کا دے پیغام　　شہد سے میٹھا محمدؐ نام

شہد سے میٹھا محمدؐ نام　　شہد سے میٹھا محمدؐ نام

"میم" سے ہیں محبوب وہ رب کے　　"ح" سے حاکم عجم وعرب کے　　دوسری "میم" سے مالک سب کے
"دال" سے داتا دونوں جہاں کے　　جو ہے ان کا عام　　شہد سے میٹھا محمدؐ نام

شہد سے میٹھا محمدؐ نام　　شہد سے میٹھا محمدؐ نام

"میم" محبت کی مے لایا!　　"ح" نے حق کا جام پلایا　　دوسری "میم" نے مست بنایا
"دال" سے ملیں بشیر کے انکی　　یاد سے صبح و شام　　شہد سے میٹھا محمدؐ نام

شہد سے میٹھا محمدؐ نام　　شہد سے میٹھا محمدؐ نام

درود شریف پڑھیے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

حضرات! اس آیت کریمہ میں اللہ نے اپنے محبوب کا نام لے کر ان کی رسالت کا ڈنکا بجایا ہے۔ آپ میرے پہلے وعظ میں سن چکے ہیں کہ اللہ نے اپنے محبوب سے فرمایا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ۔ اے محبوب آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے چنانچہ حضور ﷺ نے توحید حق کا اعلان فرمایا اور لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگایا تو اس آیت کریمہ میں اللہ نے محمد رسول اللہ فرما کر گویا اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ محبوب! تم نے ہماری توحید کا ڈنکا بجایا اور یوں کہا۔ لا الہ الا اللہ اور ہم تمہاری رسالت کا ڈنکا بجاتے ہیں اور یوں فرماتے ہیں "محمد رسول اللہ" گویا تم تمہارے

Marfat.com

اور ہم تمہارے۔

جنابِ محمد برائے الٰہی　　جنابِ الٰہی برائے محمد

ایک نکتہ:

کلمیہ طیبہ انہیں دو جملوں سے بنا ہے۔ ایک جملہ تو اعلان مصطفٰے ہے اور وہ ہے لا الہ الا اللہ اور دوسرا جملہ اعلانِ کبریا ہے اور وہ ہے محمد رسول اللہ اور یہ خدا کی شان اور اس کی محبت ہے اپنے محبوب سے کہ کلمہ طیبہ میں اپنے محبوب کے اعلان کو پہلے رکھا اور اپنے اعلان کو مؤخر کر دیا اور ایک دوسرا نکتہ بھی ہے۔

دوسرا نکتہ:

جو مولانا حسن میاں رحمۃ اللہ علیہ نے پیدا فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں کہ کلمہ طیبہ، اذان، تشہد میں اور ہر جگہ ذکر حق کے ساتھ ساتھ ذکر مصطفٰے موجود ہے۔ لیکن ہے ذکرِ حق کے بعد مثلاً اسی کلمہ طیبہ میں دیکھ لو پہلے ذکر حق ہے ''لا الہ الا اللہ'' اور اس کے بعد ہے ذکر مصطفٰے ''محمد رسول اللہ'' اس کی وجہ کیا ہے؟ چنانچہ لکھتے ہیں:

اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو!
پسِ ذکر حق ذکر ہے مصطفٰے کا

تو اس ''پسِ ذکر حق ذکر ہے مصطفٰے کا'' کی وجہ لکھتے ہیں اور کیا خوب لکھتے ہیں:

کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہو لے
تو پھر نام لے وہ حبیبِ خدا کا

سبحان اللہ! کیا ہی ایمان افروز بات لکھی ہے کہ خدا نے چاہا کہ جو میرے محبوب کا پاک نام لینا چاہے وہ پہلے میرا نام لے کر اپنی زبان پاک کر

Marfat.com

لے۔ پھر میرے پاک محبوب کا نام لے۔ اس لئے ''لا الہ الا اللہ'' پہلے اور ''محمد رسول اللہ'' بعد میں ہے۔

پاکستان:

بھائیو! اس موقعہ پر مجھے اپنا ایک شعر یاد آ گیا۔ پاکستان بننے سے پہلے جب کہ ''لے کے رہیں گے پاکستان'' کے نعرے مسلمانوں کے دلوں کو گرما رہے تھے اور پاکستان بنانے کی خاطر مسلمان پشاور سے بمبئی اور کراچی سے کلکتہ تک متحد اور منظّم ہو چکے تھے۔ انہیں دنوں الہ آباد، یو۔پی میں میری ہر روز تقریریں ہو رہیں تھیں اور وہیں میں نے ایک یہ شعر کہا تھا:

پاک اللہ، پاک احمد، پاک جسم و جان ہو
کیوں نہ پھر رہنے کو اپنا گھر بھی پاکستان ہو

مطلب یہ کہ ہمارا اللہ پاک ہے۔ ہمارا رسول پاک ہے۔ ہمارا دین پاک ہے اور اسلام کی بدولت ہمارا جسم اور ہماری روح بھی پاک ہے تو پھر ایسے لوگوں کے لئے جو وطن ہو۔ اس کا نام بھی پاکستان ہی ہونا چاہیے۔

مگر میرے بھائیو! افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے اس نام کی لاج نہیں رکھی اور پاکستان کے باشندے ہو کر ہم نے جو بھی ناپاک کام ہے اسے اپنا رکھا ہے۔ فرمایئے شراب، جوا، زنا، چوری، رشوت، بلیک، بے حجابی و بے حیائی وہ کونسی ناپاک چیز ہے۔ جسے ہم نے اپنے ملک سے نکال دیا ہے۔ سبھی کچھ ہے پاکستان میں۔

لندن میں ۵۶ء کے یوم اقبال کی تقریب میں ہمارے پاکستانیوں نے عین رمضان شریف کے مہینہ میں یہ تقریب مناتے ہوئے عصر سے پہلے چائے

Marfat.com

نوشی کی اور اس مقصد کے لئے کچھ دیر کے لئے اجلاس کی کاروائی ملتوی کی گئی۔
اسی موقعہ کے پیش نظر مرزا رہبر ایم-اے نے ایک نظم لکھی..... جو نوائے وقت لاہور ۳۰-اپریل ۵۶ء میں شائع ہوئی۔ رہبر صاحب لکھتے ہیں:

دیکھ اے اقبال تیرے جشن رحمت بار میں — کیا مزہ آیا ہمیں سہ پہر کے افطار میں
دیکھ کیا رکھا ہے تیری مذہبی تکرار میں — کھول کر آنکھیں مرے آئینہ گفتار میں
دیکھ پاکستان کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ
دیکھ اے اقبال اپنے خواب کی تعبیر دیکھ

مِٹ گئی قیدِ حرم آزاد ہر انسان ہے — ہر طرف جلوے ہی جلوے ہیں خدا کی شان ہے
میکدہ ہی میکدہ ایمان ہی ایمان ہے — دیکھ اے اقبال یہ اسلامِ پاکستان ہے
پی کے مَے ہم مارتے ہیں نعرۂ تکبیر دیکھ
دیکھ اے اقبال اپنے خواب کی تعبیر دیکھ

تو میرے عزیزو اور بزرگو! پاکستان لیا ہے تو اب خود بھی پاک بنو۔ ورنہ تمہارا پاکستانی کہلانا ایسا ہی ہوگا جیسا بھنگی کو مہتر کہہ لیا جائے یا کسی جاہل کا نام محمد فاضل رکھ دیا جائے۔

ہاں تو اللہ نے فرمایا ہے محمد رسول اللہ۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ خداوند کریم نے اپنے محبوب کا نام نامی لے کر ان کی رسالت کا اعلان فرمایا ہے۔ آیئے پہلے نام نامی۔

مُحَمَّدٌ

کا ذکر پاک کریں اور دیکھیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ کیا ہے؟

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ:

تو میرے بھائیو! ''محمد'' حمد سے مشتق ہے اور اسم مفعول ہے اور اس کا معنی ہے اَلَّذِیْ مُحَمَّدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ۔ جو بار بار اور متواتر تعریف کیا جائے اور ہر آن ہر زمان جس کی نعت پڑھی جائے یعنی جو وجود باوجود سرتا پا حمد و تعریف کے لائق ہو اور ہر لمحہ و ہر ساعت جس کی حمد و ثناء بیان کی جاتی رہے اور جو عیوب و نقائص سے پاک ہو وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

میرے دوستو! خدا کو علم تھا کہ ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو میرے محبوب کے بزعمِ خویش نقائص بیان کیا کریں گے اور ہمیشہ بکواس ہی کیا کریں گے۔ خدا تعالیٰ کی حکمت دیکھئے کہ اپنے محبوب کا نام ہی رکھ دیا ''محمد'' کہ اگر کوئی بے دین میرے محبوب کی بدگوئی کرنے لگے گا تو میرے محبوب کا نام ہی تو لے کر کچھ بکے گا تو اللہ نے محبوب کا نام ہی ایسا رکھا کہ وہ بے دین جب بھی یہ نام لے کر کچھ بکنے لگے تو بدگوئی سے پہلے وہ محمد کہہ کر اس امر کا اقرار کر لے کہ تو یہ ذات اللہ کی عیوب و نقائص سے پاک ہے مگر آگے جو کچھ میں کہنے لگا ہوں اُسے غور سے سنیئے۔

مُذمّم:

یہی وجہ ہے کہ کفار قریش نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بجائے محمد کے مذمم رکھ لیا تھا (مرقاۃ)۔ ان کا خیال تھا کہ جب محمد کو محمد مان لیا تو پھر جھگڑا کیا باقی رہ گیا۔ پھر تو گویا ہم نے اُسے سب کچھ مان لیا۔ حمد و ثنا کے لائق اور عیوب و نقائص سے پاک تسلیم کر لیا۔ بنابریں وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخیاں کرتے وقت سرکار کا نام بجائے محمد کے مذمم لیتے اور گالیاں دیتے۔ صحابہ

Marfat.com

کرام رضی اللہ عنہم کو جب یہ بات معلوم ہوئی اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات عرض کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ○

(مشکوٰۃ شریف، ص ۵۰۷)

ترجمہ: وہ گالیاں کسی مذمم کو دیتے ہیں اور ہم تو محمد ہیں۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دیکھا آپ نے! اللہ نے اپنے محبوب کو بے ایمانوں کی گستاخیوں سے کس طرح بچایا تو میرے دوستو! جو محمد ہے وہ گویا ہر عیب سے محفوظ و معصوم ہے اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا ہے اور یہ ہمارا ہی ایمان نہیں بلکہ ہر صاحبِ ایمان کا یہی ایمان ہے۔ چنانچہ آیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری شاعر و نعت خواں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نعت خوانی ملاحظہ فرمایئے:

حضرت حسان رضی اللہ عنہ:

حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبول شاعر اور نعت خواں تھے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضور کے نعت خوانی کیا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر دعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ..... (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۰۲)

ترجمہ: اے اللہ! حسان کی روحِ قدس کے ساتھ امداد فرما۔

دیکھئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نعت خواں کے لئے کیسی پیاری دعا فرما رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ سرکار کا نعت خواں مقبول بارگاہ ہے اور مؤید من اللہ ہے۔

Marfat.com

نعت خوانی:

میرے بزرگو! یہ جو آجکل کہا جاتا ہے کہ نعت خوانی بدعت ہے۔ ان بدعت کہنے والوں کو یہی آیت جو میں نے ابتداء وعظ میں پڑھی ہے یعنی ''محمد رسول اللہ'' دیکھ لینی چاہیے کہ یہ آیت خود حضور ﷺ کی نعت ہے اور یہ نعت پڑھنے والا خود خداوند کریم ہے۔ نعت کس چیز کا نام ہے؟ اور نعت خوانی میں کیا ہوتا ہے؟ یہی حضور ﷺ کے اوصاف و کمالات کا بیان و اعلان ! تو آیت ''محمد رسول اللہ'' میں بھی حضور ﷺ کے نام نامی اور آپ کی رسالت کا بیان و اعلان ہے۔ تو یہ آیت بھی نعت رسول نہ ہوئی تو اور کیا ہوئی؟ اجی یہ تو پورا جملہ ہے۔ آپ صرف نامِ نامی ''محمد'' کو ہی لیجئے۔ یہ نام پاک خود نعت کے مفہوم کو لئے ہوئے ہے۔ ابھی ابھی آپ سن چکے کہ محمد کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ نعت پڑھا گیا۔ اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ جو بار بار اور متواتر تعریف کیا جائے اور ہر آن ہر زمان جس کی نعت پڑھی جائے۔ تو جو شخص محمد کہے گا۔ وہ گویا یہ نام لینے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی نعت خوانی کا قرار کرے گا۔ پھر کس قدر حماقت ہے۔ ان لوگوں کی جو حضور ﷺ کو محمد بھی کہتے ہیں اور آپ کی نعت خوانی سے بھی روکتے ہیں۔ اسی طرح کلمہ طیبہ میں ہر مسلمان محمد رسول اللہ کہہ کر حضور ﷺ کی نعت خوانی کرتا ہے۔ گویا مسلمان وہ ہے جو حضور ﷺ کی نعت خوانی کرے۔ پھر جو نعت خوانی سے روکتا ہے۔ کس قدر بیوقوف ہے کہ کلمہ بھی پڑھتا ہے اور نعت خوانی سے بھی ..... روکتا ہے ..... بھائیو! اگر ہماری نعت خوانی بدعت ہے۔ تو پھر کلمہ طیبہ کو بھی بدعت کہنا پڑے گا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ نعت میں ردیف و قافیہ کا وجود

Marfat.com

موجبِ بدعت ہے تو یہ بھی غلط ہے۔ اول تو کلمہ طیبہ کے دونوں جملوں ہی کو دیکھ لیجئے۔ دونوں میں ردیف ''اللہ'' ہے۔ یونہی قرآن پاک کے اسلوبِ کلام کو بھی دیکھ لیجئے۔ بالعموم آیات قرآنیہ ہم قافیہ الفاظ پر ختم ہوتی ہیں مثلاً اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ میں ''تضلیل''، ''ابابیل''، ''سجیل''، ''اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرْ'' میں ''وَانْحَرْ'' اور ''اَبْتَرْ''..... ''قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدْ'' میں ''صمد'' اور ''یولد''..... ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' میں ''وسواس'' و ''خناس'' اور سورۂ الرحمٰن کو پڑھئے تو آخر تک ''فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ'' کی مقدس تکرار کے ساتھ ساتھ ہم قافیہ الفاظ پر اختتامِ آیات فصاحت و بلاغت پر چار چاند لگا کر کیا ہی روحانی کیف و سرور پیدا کرتا ہے۔

میرا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ قرآن میں اشعار ہیں۔ مجھے تو یہ بتانا ہے کہ ہمارے اشعار نعتیہ میں وجودِ قافیہ کوئی ناجائز چیز نہیں ہے بلکہ اچھی ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ کسی مردود کا نفس نعت ہی سے تنگ ہو تو ایسے بدبخت کا تو کلمہ پڑھنا بھی بیکار ہے اور ایسے ہی کے لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

ذِیَابٌ فِیْ ثِیَابِ لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

تو ردیف قافیہ کی پابندی کے ساتھ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و تعریف کوئی نئی بات یا بدعت نہیں ہے بلکہ ایسی نعت خوانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی رہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنا کرتے اور اپنے نعت خواں کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ آپ سن چکے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ اس کی روح قدس سے امداد فرما۔ اسی طرح:

Marfat.com

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے دعا:

ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اور یہ وہ موقع تھا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور آپ صحابہ سمیت جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے۔ میں نعت خوانی کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قُلْ لَا یُفْضِضِ اللّٰہُ فَاکَ۔ (مواہب لدنیہ، ص ۱۷۷، ج ۱)

ترجمہ: اے عباس! اجازت ہے کہہ جو کہنا ہے اللہ تمہارے منہ کو سلامت رکھے۔

اس کے بعد دیکھ لیجئے مواہب لدنیہ کو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک طویل نعت پڑھی۔ تو مبارک ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت خوانوں کو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ''منہ سلامت رہے'' کی دعا فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منکرین نعت کے منہ کالے اور ٹیڑھے ہی نظر آتے ہیں۔

منکرینِ نعت ہیں کامل سیہ
ان کے چہرے ہیں سیہ اور دل سیہ

سبھی نعت خواں:

بزرگو! حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ بردہ شریف ایک مشہور و معروف ایمان افروز قصیدہ نعتیہ ہے۔ حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو مرض فالج ہو گیا تھا۔ کوئی علاج مفید و کارگر نہ ہوتا تھا۔ آخر انہوں نے یہ قصیدہ نعتیہ لکھا۔ رات کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصیدہ خود امام بوصیری سے سنا اور پھر انعام میں اپنی چادر عطا فرمائی اور فالج سے شفا بھی۔ اسی طرح

Marfat.com

بڑے بڑے صحابہ کرام اولیاء عظام حضور ﷺ کی نعت خوانی میں لطب اللساں رہے اور ہیں۔ فاروق اعظم، امام اعظم، غوث اعظم، مولانا جامی، مولانا رومی، اعلیٰ حضرت وغیرہم رضی اللہ عنہم ان سب بزرگوں نے نعتیں لکھیں اور پڑھیں۔ سنیں اور سنائیں۔ گویا سبھی حضور ﷺ کے نعت خواں ہیں اور جو حضور ﷺ کا نعت خواں نہیں وہ مسلمان ہی نہیں۔ حضور ﷺ کی نعت نظم میں یا نثر میں مسلمان کے لئے ایک بڑی نعمت ہے اور بھائیو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نعتِ رسول ﷺ پڑھتے رہنے کی توفیق بخشے اور نعت رسول ﷺ پڑھتے ہوئے ہی ہمارا دم نکلے۔

بشیرؔ اُن کی ثنا کرتے ہوئے گر تیرا دم نکلے
فرشتے غسل دیں لاشے ترے کا آبِ زمزم سے

شعر وشاعری:

بزرگو! اور دوستو! آج کل شعر وشاعری کا بڑا چرچا و رواج ہے۔ مگر یاد رکھو کہ شعر وشاعری بھی وہی محمود ہے۔ جس کا موضوع یہی نعتِ رسول یا حمد باری ہو یا کوئی دوسرا اچھا موضوع ہو۔ شاعری بذاتہ کوئی بُری چیز نہیں ہے۔ اگر موضوع بُرا ہو تو بُری ہے اور موضوع اچھا ہو تو اچھی ہے۔ گویا یہ ایک گلاس ہے۔ جس میں شراب ڈالئے تو گلاس ناپاک اور دودھ ڈالئے تو پاک ہے یا ایک تلوار ہے جس سے کفار کے ساتھ جہاد کیجئے تو اچھی ہے اور کسی بے گناہ پر اٹھایئے تو بُری ہے، میرے بھائیو! آج کل کی جو شاعری ہے وہ کچھ اسی قسم کی شاعری ہے کہ گل وبلبل کی تعریف، ہجر و وصال کے جھوٹے قصے اور حسن فانی کی خیالی تعریفیں اور مبالغہ آمیز دعاوی اس کے موضوع خاص ہیں اور یہ لوگ جس قدر زیادہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اسی قدر شعر کو زیادہ معیاری اور بلند سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کی

Marfat.com

مبالغہ آرائی اور سرتاپا دروغ و کذب کی ایک مثال ملاحظہ فرمایئے۔ ایک مجلس مشاعرہ میں ایک شاعر صاحب اٹھے اور بولے میں نے عرض کیا ہے۔

ہم رونے پہ آجائیں تو دریا ہی بہا دیں
شبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

دیکھا آپ نے؟ شاعر صاحب کی آنکھیں نہ ہوئیں ٹیوب ویل ہوگئیں کس قدر جھوٹ ہے۔ اس شعر پر واہ واہ ہوئی تو دوسرے شاعر صاحب اُٹھے اور بولے اور میں نے عرض کیا ہے:

رات کو رویا ہوں میں اس قدر ہجر یار میں
سو سمندر، نو سو نالے، لاکھ ندیاں بہ گئیں

لیجئے صاحب! ۱۹۵۰ء کا فلڈ آ گیا۔ یہ جو سیلاب کی روک تھام کے لئے مختلف منصوبے تیار کئے جاتے ہیں۔ سب فضول ہیں۔ اصل منصوبہ تو یہ ہونا چاہیے کہ شاعر صاحب کو چُپ کرایا جائے اور انہیں رونے نہ دیا جائے۔ اس شعر پر اور بھی واہ واہ ہوئی۔ تو تیسرے حضرت اُٹھے اور کمال تو کیا سچ کو پامال ہی کر کے رکھ دیا۔ بولے اور بندے نے عرض کیا ہے۔

رونے پہ باندھ لے جو مری چشمِ تر کمر
کیسی زمیں فلک پہ ہو پانی..... کمر کمر

جل جلالہ! گویا طوفان نوح بھی تو آخر زمین پر ہی رہا تھا۔ مگر شاعر صاحب اگر رونا شروع کر دیں تو زمین کے علاوہ آسمان پر بھی کمر کمر پانی ہو جائے استغفراللہ! یہی وہ شاعری ہے جو مذموم ہے اور جس کے علمبرداروں کے لئے خود حالی شاعر ہی نے لکھا ہے کہ:

ع جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

Marfat.com

اور مسلمانو! ایک شاعری وہ ہے جس کا میں تذکرہ کر رہا ہوں۔ یعنی وہ شاعری جس کا موضوع نعت رسول ہو۔ سبحان اللہ! یہ وہ شاعری ہے جو محمود ہے اور جس کے علمبردار انشاء اللہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے زیر علم جنت کی سیر کریں گے۔

نعتیہ مشاعرہ:

آپ نے مذموم شاعری کا مشاعرہ ملاحظہ فرمایا۔ آیئے اس محمود شاعری کا بھی ایک مشاعرہ سنتے جایئے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا قصیدہ نور۔ سبحان اللہ! ایمان والوں کے لئے موجب صد سرور قصیدہ ہے۔ اس کا ایک ہی شعر پڑھتے ہوئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ آپ نے اس قصیدہ میں ایک جگہ فرمایا ہے۔

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

حضرت مولانا اسیر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت کے تتبع میں اٹھے اور فرمایا:

مرحبا آیا عجب موسم سہانا نور کا
بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا

اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

حضرت بدایونی نے فرمایا:

نور کا سر پر عمامہ اور شملہ نور کا
اڑ رہا ہے عرشِ اعظم پر پھریرا نور کا

Marfat.com

شبِ معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جنت کا دولہا بنایا گیا۔ تو اس وقت کے نظارۂ نور کا نقشہ اعلیٰ حضرت نے یوں کھینچا:

کیا بنا نامِ خدا اُسرا کا دولھا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

اور حضرت بدایونی نے نقشہ یوں کھینچا:

معنیٔ نور علیٰ نورِ شبِ اسریٰ کھلے
چہرۂ پُر نور پر باندھا جو سہر نور کا

''دوشالہ'' کا لفظ دیکھئے اعلیٰ حضرت نے کس طرح نبھایا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں۔ اس چیز کو اعلیٰ حضرت اس شعر میں بیان فرماتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

حضرت مولانا اسیر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دوشالہ کو جس طرح نبھایا ہے وہ بھی دیکھئے:

حبذا صل علی حسنین کاندھوں پر سوار
مرحبا دوشِ نبی پر ہے دوشالہ نور کا

لفظ ''پسینہ'' کو بھی اعلیٰ حضرت اور مولانا بدایونی نے نبھایا ہے اور بڑے ہی ایمان افروز طریقے سے، قرآن پاک کی جلد پر سونے کا پانی چڑھایا جائے تو جلد سنہری اور خوبصورت نظر آتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخِ انور پر پسینہ آتا ہے تو اعلیٰ حضرت اس کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:

Marfat.com

آبِ زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

یعنی سرکار کا چہرۂ انور قرآن ہے اور یہ جو اس چہرۂ انور پر پسینہ آ رہا ہے یہ سونے کا پانی ہے جو اس قرآن پر چڑھایا جا رہا ہے۔ سبحان اللہ! حضرت بدایونی نے پسینہ آنے کا ذکر یوں فرمایا:

آ گیا ریشِ مبارک پر پسینہ نور کا
نور کے خوشے میں ہے ہر دانہ دانہ نور کا

الغرض یہ وہ شاعری ہے جو کلیدِ درِ جنت ہے اور ہمارے اسلاف رحمۃ اللہ علیہ نظر و نثر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کرتے رہے تو خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ یہ نعت خوانی بدعت ہے یا سنتِ اسلاف؟ تو بھائیو! ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عت خواں تھے، ہیں اور رہیں گے اور بقول اعلیٰ حضرت:

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے

ارشادِ حسان رضی اللہ عنہ:

ہاں تو میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنے لگا تھا اور یہ بتانے لگا تھا کہ نہ صرف ہمارا بلکہ ہر صاحبِ ایمان کا یہی ایمان ہے۔ چنانچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ان لفظوں سے تعریف فرمائی:

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ وَاَكْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِي

ترجمہ: یارسول اللہ! میری ان آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین و جمیل کسی کو نہیں دیکھا۔

Marfat.com

اور پھر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! شاید کوئی یوں کہہ دے کہ تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ تو یہ تمہاری آنکھوں کا قصور ہے۔ ممکن ہے حضور ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل کوئی دوسرا بھی ہو۔ تو اس امکان کی دوسرے مصرعہ میں تردید کردی کہ: وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ۔ یعنی حضور ﷺ آپ سے زیادہ کامل حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں، گویا:

رخِ مصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا کوئی اور آئینہ
نہ ہماری چشمِ خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

آگے سنئے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں:

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

حضور ﷺ! آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں۔ گویا جیسے آپ نے خود چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو بنا دیا۔

سبحان اللہ! دیکھا آپ نے صحابہ کا عقیدہ! قربان جائیں اس ایمان افروز اور باطل سوز شعر پر کیا ہی پیارا ارشاد ہے کہ حضور! آپ کو تو اللہ نے آپ کی منشاء کے مطابق بنایا ہے۔ میرے دوستو! آؤ اس شعر کو سمجھنے کے لئے پہلے اپنی خلقت کے متعلق قرآن کا ارشاد سنو!

ہماری خلقت:

مجھے اور آپ سب کو بھی اللہ ہی نے بنایا ہے مگر ہمارے لئے خدا کا ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَاءُ۔ (پ۳، ع۹)

Marfat.com

ترجمہ: وہی ہے جو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری تصویر بناتا ہے جیسی چاہے۔

یعنی ہمیں جب اللہ نے پیدا فرمایا تو ہماری شکل وصورت کو اس نے جیسا کہ خود چاہا بنا دیا۔ کسی کو خوبصورتی دے دی کسی کو نہ دی۔ کسی کو رنگ کالا دے دیا کسی کو گورا رنگ عطا فرما دیا۔ کسی کا قد لمبا رکھا کسی کو پست قد بنا دیا۔ اسی لئے فرمایا کَیْفَ یَشَاءُ۔ جیسا کہ اس اللہ نے چاہا۔ ویسا بنا دیا۔ تو میرے بزرگو! آیت کے اس کَیْفَ یَشَاءُ کو سامنے رکھو اور پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا یہ مصرعہ پڑھو:

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ۔

اور اس میں ''کما تشاء'' کو دیکھو اور پھر دیکھو کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیا کہہ گئے؟ فرماتے ہیں کہ یارسول اللہ! ساری مخلوق کو تو اللہ نے اپنی مرضی سے بنایا مگر جب آپ کو بنایا تو آپ سے پوچھ لیا تھا کہ پیارے تو خود بتا کہ تجھے کیسا بناؤں؟ سبحان اللہ! کیا بات کہہ گئے۔ گویا محبوب سے اگر پوچھ کر اس کی صورت کو بنایا جائے گا تو محبوب کب چاہے گا کہ اس میں کوئی عیب بھی رکھا جائے تو چونکہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر اللہ نے آپ کو بنایا ہے۔ لہٰذا ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی عیب نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے فرمایا: خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

اور اسی لئے اعلیٰ حضرت نے بھی یوں فرمایا کہ:

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

کیوں دوستو! سمجھے آپ کہ ''محمد'' کسے کہتے ہیں۔ خوب یاد رکھو اور اس حقیقت پر ایمان رکھو کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے عیب خدا نے..... بے عیب پیدا

Marfat.com

فرمایا ہے اور یہ واقعہ ہے کہ کسی مسلمان کے دل میں یہ خیال بھی پیدا نہیں ہو سکتا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ میں کوئی عیب تھا بلکہ ہر مسلمان کا ایمان یہ کہتا ہے کہ ہمارے حضور ﷺ کا بال شریف بے عیب ہے۔

مسلمان کا ایمان:

بال شریف بے عیب ہے۔ کیوں مسلمانو! کیا ہے کوئی ایسا مسلمان؟ جو یہ کہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ میں کوئی عیب تھا۔ توبہ! کسی کی مجال نہیں کہ ایسا کہہ سکے۔ جس سے پوچھو یہی کہے گا کہ حضور ﷺ کا وجودِ باجود سرتاپا کمال ہی کمال اور نور ہی نور ہے۔ آپ کے کسی عضو انور میں کوئی عیب نہیں۔ حتیٰ کہ حضور ﷺ کے لباس انور میں بھی کوئی عیب نہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

مَیل سے کس قدر ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا

تو بھائیو! جن کے لباس انور تک میں کوئی عیب نہیں۔ ان کے کسی عضو انور میں کوئی عیب ہو سکتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں!!

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا!

تو فرمایئے جو شخص حضور ﷺ کے بال شریف میں کوئی عیب بتائے یا حضور ﷺ کے چہرۂ انور میں کوئی عیب بتائے یا حضور ﷺ کے کانون میں کوئی عیب بتائے یا حضور ﷺ کی نظر میں کوئی عیب بتائے۔ کیا ایسا شخص مسلمان ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں!! تو آیئے لگے ہاتھوں یہ مسئلہ بھی سمجھ لیجئے کہ کانوں کا عیب کیا ہوتا ہے؟ یہی نا کہ دور کی آواز نہ سن سکیں۔ آنکھوں کا عیب کیا ہوتا ہے۔ یہی نا کہ دور کی چیز نہ دیکھ سکیں۔ تو فرمایئے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نعرۂ رسالت

Marfat.com

یا درود شریف کی آواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان نہیں سن سکتے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں عیب ٹھہرایا یا نہیں؟ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمانِ مقدس دیوار کے پیچھے کی چیز کو بھی نہیں دیکھ سکتیں۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں میں عیب ٹھہرایا یا نہیں؟ یقیناً ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت و بصارت میں عیب ٹھہرایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک:

یہ حقیقت ہے کہ اہل سنت ہی ایسی جماعتِ حقہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک جان کر اس حقیقت کا اعتراف کرتی ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک وہ شان رکھتے ہیں کہ دور و نزدیک کی آوازیں سن لیتے ہیں۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں:

اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ۔

(ترمذی، ابن ماجہ خصائص ص ۶۷، ج ۱)

ترجمہ: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اپنے ارشاد سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ جو آوازیں ہمارے کان نہیں سن سکتے ان آوازوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کان سن لیتے ہیں۔ بہت ممکن ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے دشمن یہ حدیث سن کر ضعیف و صحیح کا قصہ چھیڑ دیں اور اپنے کمزور اور ضعیف بلکہ بالکل مردہ اور برائے نام ایمان کا مظاہرہ کرنے لگیں۔ اس لئے آیئے پہلے قرآن سے آپ کو بتائیں کہ نبوت کے

Marfat.com

کان کیا شان رکھتے ہیں۔

قرآن کا ارشاد اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبردست حکومت اور وسیع سلطنت کو کون نہیں جانتا؟ سبحان اللہ! جن تک آپ کے محکوم تھے اور ہوا بھی آپ کی خادم تھی۔ آپ کو جہاں جانا ہوتا۔ ہوا کو حکم دیتے وہ آپ کا تخت اڑا کر وہیں لے جاتی۔ اللہ اکبر! کیا شان ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی اور اے نبیوں کو اپنی مثل کہنے والو! ایک تم بھی ہو کہ تمہیں گدھا بھی اپنی پشت پر نہیں بیٹھنے دیتا۔ پھر کس منہ سے تم ان ارفع و اعلیٰ ہستیوں سے مماثلت کا دم بھرتے ہو۔

خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچڑی گنجی!
حضور بلبل بستاں کرے نوا سنجی!

تو حضرت سلیمان علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے تخت عالی پر تشریف فرما تھے اور جن وانس اور پرندے سب آپ کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ اور یہ تخت بڑی شان و شوکت سے اڑ رہا تھا۔ اس شان وشوکت کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھا تو آپ کے دل میں یہ خیال آیا کہ میری بڑی شان ہے۔ اس شان کا اس وقت کوئی دوسرا تو نہ ہوگا۔ علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نزہتہ المجالس میں لکھتے ہیں کہ اس خیال کے آتے ہی تخت کچھ ٹیڑھا ہو گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھا تو جلال میں آکر تخت سے یہ آواز آئی۔ وَاسْتَقِمْ قَبْلَكَ۔ اور آپ بھی اپنے دل کو سیدھا کریں۔ یہ آواز سنتے ہی سلیمان علیہ السلام فوراً سجدہ میں گر گئے اور خدا کی عظمت و بڑائی بیان کرنے لگے۔ میرے بھائیو! اللہ کے مقرب و مقبول بندوں کی یہ شان

Marfat.com

ہے کہ ان کے دلوں میں اس قسم کا کوئی معمولی سا خیال بھی آ جائے تو خداوند کریم فوراً ان کے صاف و شفاف آئینہ دل سے اس قسم کی معمولی سی گرد کو بھی جھاڑ دیتا ہے اور کوئی دھبہ نہیں پڑنے دیتا اور ایک ہم بھی ہیں کہ دن میں ہزاروں اس قسم کے بلکہ اس سے بہت زیادہ اور کبر و غرور کے خیال آتے ہیں اور یہاں کوئی گرفت نہیں ہوتی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک سفید چادر پر معمولی سا بھی سیاہی کا دھبہ بُرا لگتا ہے اور فوراً دھولیا جاتا ہے اور جو چادر خیر سے ہو ہی ساری کی ساری سیاہ اس پر پوری دوات بھی انڈیل دیجئے تو بھی کچھ پتہ نہیں چلتا۔

حضرت یوسف علیہ السلام اور آئینہ:

حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک مرتبہ آئینہ دیکھا اور جب اپنا بیمثل حسن و جمال ملاحظہ فرمایا تو دل میں اتنا خیال سا پیدا ہوا کہ دنیا بھر کے خزانے بھی میرے حسن و جمال کی قیمت نہیں ہو سکتے۔ اس خیال کے آنے پر خدائے بے نیاز نے اپنی بے نیازی یوں دکھائی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے سالارِ قافلہ کے ہاتھ حضرت کو معمولی قیمت پر بیچ دیا۔ چنانچہ قرآن میں ہے۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ۔ یعنی بھائیوں نے انہیں چند کھوٹے اور گنتی کے روپوں پر بیچ دیا۔

مَنْ يَّشْتَرِیْ غُلَامًا حَسِيْنًا جَمِيْلًا لَيْسَ كَمِثْلِهٖ فِی الدُّنْيَا۔ یعنی کون خریدتا ہے۔ ایک ایسے غلام کو جو بڑا مظلوم اور غریب ہے۔ جس کی مثال دنیا بھر میں نہیں۔

بس حضرت کا یہ فرمانا اور آپ کی یہ تواضع اللہ کو پسند آ گئی اور پھر جو

Marfat.com

عروج و کلال۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ نے عطا فرمایا۔ وہ آپ جانتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے دل میں کوئی معمولی سا بھی خیال آ جائے تو اللہ تعالیٰ فوراً انہیں کسی آزمائش میں مبتلا فرما کر ان کے دلوں کو صاف فرما دیتا ہے۔

ہاں! تو میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی بات کر رہا تھا کہ آپ ایک مرتبہ انسانوں، جنوں اور پرندوں کے زبردست لشکر کے ساتھ اپنے تخت پر تشریف فرما تھے اور تخت اڑ رہا تھا تو قرآن پاک فرمایا ہے۔

حَتّٰی اِذَا اَتَوْا عَلٰی وَادِی النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ یٰاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ○

(پ۱۹، ع۱۷)

اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں چلی جاؤ۔ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں۔

یعنی یہ تخت ایک ایسے مقام پر پہنچا۔ جہاں چیونٹیاں بہت کثرت سے ہیں۔ ان چیونٹیوں کی ملکہ نے اپنی رعایا کو حکم دیا کہ سب اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ یہ لشکر تمہیں پیروں تلے مسل دے۔

ہمارے امام کی فقاہت:

دوستو! اس موقع پر ہمارے امام، امام اعظم رضی اللہ عنہ کی فقاہت بھی سنتے چلئے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور کوفہ کی خلقت آپ کی گرویدہ ہوئی۔ تو آپ نے لوگوں سے کہا جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ میں جواب دوں گا۔ ہمارے امام نے ان سے دریافت کیا کہ فرمایئے! حضرت سلیمان علیہ السلام کے وادی النمل پر تشریف لانے پر جس چیونٹی نے سب چیونٹیوں کو اپنے اپنے بلوں میں

Marfat.com

داخل ہو جانے کا حکم دیا تھا۔ وہ چیونٹی نر تھی یا مادہ؟ حضرت قتادہ اس سوال پر خاموش ہو گئے۔ امام اعظم نے فرمایا وہ مادہ تھی۔ قتادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا؟ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا! قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔ قَالَتْ نَمْلَةٌ۔ اگر نر ہوتی تو یوں ارشاد ہوتا۔ قَالَ نَمْلَةٌ۔ (خزائن العرفان) سبحان اللہ! اس سے ہمارے امام ہمام کی شانِ علم معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ چیونٹی ان چیونٹیوں کی ملکہ تھی اور اس نے حکم دے دیا کہ سب چیونٹیاں اپنے اپنے بلوں میں گھس جائیں۔ اب آگے سنیئے۔ قرآن کیا فرماتا ہے۔ فرمایا:

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا..... تو سلیمان علیہ السلام اس چیونٹی کی اس بات سے ہنس پڑے۔

دیکھ لیجئے، حضرات! قرآن سے کس طرح صاف طور پر یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس چیونٹی کی بات سن لی اور ہنس پڑے۔ مفسرین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے اس چیونٹی کی یہ بات تین میل دور سے سُن لی تھی۔ (خزائن العرفان) تو فرمایئے! آج ہم میں سے کس کے ایسے کان ہیں کہ تین میل دور سے نہ سہی۔ چیونٹی کے منہ سے لگ کر بھی اس کی بات سُن سکیں؟

حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹی کا پُر لطف مکالمہ:

علامہ عبدالرحمٰن صفوری نے نزہتہ المجالس ص ۲۰۸ جلد ۱ میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور اس چیونٹی کا پر لُطف مکالمہ لکھا ہے۔ فرماتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس چیونٹیوں کی ملکہ سے سلام فرمایا۔ تو اس ملکہ نے سلام کا جواب عرض کیا اور پھر کہا: حضور! آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ ہی صاحبِ امر و نہی اور

Marfat.com

مالکِ تخت و تاج ہیں۔ میں ایک ضعیف چیونٹی ہوں مگر خدائے بزرگ و برتر نے میرے ماتحت بھی چالیس سپہ سالار کر رکھے ہیں اور ہر سپہ سالار کے ماتحت چالیس چالیس ہزار چیونٹیوں کی بے حد طویل صفیں ہیں۔ ان سب پر میں حاکم ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: ''اچھا اے ملکہ! یہ تو بتا کہ تمہارا لباس سیاہ کیوں ہے''؟ وہ بولی! حضور! دنیا مصیبتوں کا گھر ہے اور دنیا والے اہل مصائب اور اہل مصائب کا لباس اسی رنگ کا ہوتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ تمہارے جسم کے وسط میں یہ گہرائی کیوں ہے؟ اس نے عرض کیا عالیجاہ! یہ بندگی کا پٹکا ہے۔ خدا کی اطاعت و عبادت کے لئے میں نے کمر کس رکھی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پھر پوچھا۔ اور تم مخلوق سے دور کیوں رہتی ہو اور یہ باہر جنگل میں ڈیرا کیوں لگا رکھا ہے؟ وہ بولی اے اللہ کے رسول! سلام ہو تم پر! دنیا والے خدا سے غافل ہیں اور غافلوں سے دوری ہی اچھی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پھر پوچھا اور یہ تو بتاؤ کہ تم ننگی کیوں رہتی ہو؟ اس نے جواب دیا۔ حضور! اس لئے کہ دنیا میں آئے بھی ننگے اور جانا بھی ننگے ہی ہے۔ پھر تھوڑی سی مدت کے لئے لباس کی کیا ضرورت؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے کھانے کے لئے کس قدر بوجھ اُٹھا لیتی ہو۔ وہ بولی! زیادہ سے زیادہ ایک دانہ گندم۔ فرمایا۔ اتنا کم؟ بولی قبلہ! اس لئے کہ میں مسافر ہوں اور مسافر کے لئے جتنا بوجھ کم ہو بہتر ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا تمہارا نام؟ بولی بندی کا نام منذرہ ہے۔ یعنی ڈرانے والی۔ اُنْذِرُ اَصْحَابِیْ عَنِ الدُّنْیَا السَّاحِرَۃِ وَاُرَغِّبُھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ میں اپنے ملنے والوں کو اس جادوگر دنیا سے ڈراتی اور آخرت کی رغبت دلاتی ہوں۔

Marfat.com

کیوں بھائیو! اے ترقی یافتہ لوگو! اے اپنی سائنس پر ناز کرنے والے جنٹلمینو! ہے کوئی تم میں سے ایسا جس کے کان چیونٹی کی باتیں سن سکیں۔ اگر ہے تو دکھاؤ۔ ورنہ اس بات پر ایمان لاؤ اور بھائیو! یہ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے کان ہیں اور ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بھی سردار ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کسی کو شبہ کیوں ہو کہ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ۔ میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے؟ بیشک، بیشک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ سنتے ہیں۔ پاکستان کی سنتے ہیں۔ ہندوستان کی سنتے ہیں۔ زمین و آسمان کی سنتے ہیں بلکہ ہر دو جہاں کی سنتے ہیں۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

حدیث کا ارشاد:

لیجئے لگے ہاتھوں ایک حدیث اور بھی سن لیجئے۔ طبرانی شریف کی حدیث ہے۔ حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

بَاتَ عِنْدِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لِیَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوتِ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ فِیْ مُتَوَضَّئِہٖ بِاللَّیْلِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے ہاں سوئے۔ آپ نماز تہجد کے لئے اُٹھے اور مقام وضو پر بیٹھے۔ تو میں نے سنا کہ آپ نے کسی سے جیسے کوئی پاس ہوتا ہے۔ تین بار فرمایا۔ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اور نُصِرْتَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ یعنی حاضر ہوں، حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ تم مدد کئے گئے، مدد کئے گئے، مدد کئے گئے۔

اُم المومنین فرماتی ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضور!

Marfat.com

آپ یہ کسے فرما رہے تھے۔ یہاں تو کوئی نہ تھا تو حضور ﷺ نے جواب میں فرمایا:

هٰذَا رَاجِزُ بَنِیْ کَعْبٍ وَهُمْ بَطْنٌ مِنْ خَزَاعَةٍ یُسْتَصْرِخُنِیْ وَیَزْعَمُ اِنَّ قُرَیْشًا اَعَانَتْ عَلَیْهِمْ بَنِیْ بَکْرٍ ۔ یہ بنی کعب کا راجز (جو اس وقت مکہ میں تھے اور حضور ﷺ یہاں مدینہ منورہ میں) مجھ سے فریاد کر رہا ہے کہ قریش عہد کو توڑ کر بنی بکر کی مدد کر کے ہم کو قتل و غارت کرنے پر آمادہ ہیں اور میں اسے لبیک کہہ رہا تھا۔ (طبرانی شریف، ص ۲۰۱)

گویا مظلوم مکہ معظّمہ میں حضور ﷺ سے فریاد کر رہا ہے اور حضور مدینہ منورہ میں اس کی آواز سن کر لبیک فرما رہے ہیں۔ تو دوستو! پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ:

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار کی!
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

اور کیوں نہ مل کر اس شعر کا ورد کریں۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان!
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

برکاتِ نام محمد ﷺ:

میرے بزرگو اور دوستو! اس نام پاک کا معنےٰ تو آپ سُن چکے۔ اب آیئے اس نام پاک کے فیوض و برکات سنئے۔ یہ واقعہ اور حقیقت ہے کہ دنیا و مافیہا، عرش و فرش، جنان و مافی الجنان اور زمین و آسمان کا قیام و بقا اسی نام پاک کی بدولت ہے۔

نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اسی نام کے صدقہ میں قبول ہوئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اتنے بڑے طوفان میں اسی نام کی برکت سے محفوظ رہی۔

اگر نامِ محمد را نیاوردہ شفیع آدم!
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

گناہوں کو مٹانے والا:

حضرت علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حجتہ اللہ علی العالمین میں یہ روایت درج فرمائی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ جس نے دوسو سال خدا کی نافرمانی کی۔ وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی لاش کو روڑی (گندی جگہ) پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم اُسے وہاں سے اُٹھا کر باعزت دفناؤ۔ اور اس کے لئے ہم سے دعائے مغفرت ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ ٹھیک ہے وہ واقعی گنہگار اور نافرمان تھا۔

اِلَّا اِنَّہٗ کَانَ کُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاۃَ وَنَظَرَ اِلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) قَبَّلَہٗ وَوَضَعَہٗ عَلٰی عَیْنَیْہِ وَصَلّٰی عَلَیْہِ فَشَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَہٗ۔ (حجتہ اللہ علی اللعالمین، ص ۱۲۴)

مگر وہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب محمد کا نام دیکھتا تو وہ اس نام کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر لگاتا تھا۔ اس لئے مجھے وہ پیارا لگتا ہے۔ میں نے اس کے دوسو سال کے گنہ بخش دیئے۔

جہنم سے بچانے والا:

دلائل النبوۃ میں یہ حدیث مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

Marfat.com

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَااُعَذِّبُ اَحَدًا تُسَمّٰی بِاِسْمِكَ فِی النَّارِ ○

مجھے میری عزت وجلال کی قسم! جس شخص کا نام محمد ہوگا اُسے کبھی جہنم میں نہ ڈالوں گا۔

دیکھا مسلمانو! ہمارے آقا کا پیارا نام کس قدر سفید و نافع اور بلاؤں کا دافع ہے۔ کیا خوب کہا ہے کسی نے:

اے صل علی نام ہے کیا نامِ محمدؐ
گرتوں کو یہ لیتا ہے بچا نام محمدؐ
یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑی کو بھی لیتا ہے بنا نامِ محمدؐ

وہ جن کا یہ نام ہے:

میرے بھائیو! مقامِ غور ہے کہ یہ تو اس نام کا فیض وکمال ہے کہ یہ دوسو سال کے گناہوں کو مٹادے۔ جہنم سے بچالے۔ تو وہ جن کا یہ نام ہے۔ وہ خود کس قدر فیوض و برکات کے مالک ہوں گے۔ جب نامؐ اتنا رافع و نافع ہے تو نام والا کیوں نہ رافع و نافع و شافع ہوگا؟ خوب فرمایا اعلیٰ حضرت نے:

روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں جلتی آگ بجھاتے یہ ہیں
ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
رافع نافع ، دافع شافع کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

جامع کمالات:

بزرگو! تقریر سابق سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ ''محمد'' کہتے ہی

Marfat.com

اسے ہیں جو بے عیب ہو اور جامع کمالات ہو۔ پھر وہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد بھی کہتے ہیں اور معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آپ کے اختیار میں، آپ کے تصرفات و دیگر کمالات میں عیب بھی بیان کرتے ہیں۔ کس قدر جاہل اور گمراہ ہیں۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ یا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد کہنا چھوڑ دیں یا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ کمالات کو بھی مانیں۔

لطیفہ:

کہتے ہیں رمضان کی تیسویں تھی اور شام کے وقت مرد عورتیں سب اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں پر عید کا چاند دیکھ رہے تھے۔ ایک عورت اپنے چھوٹے بچے کو پاخانہ کرا رہی تھی کہ ایک دم شور اُٹھا کہ چاند ہو گیا۔ چاند ہو گیا۔ یہ عورت چاند دیکھنے کی خاطر جلدی میں اٹھی اور اسی افراتفری کے عالم میں بچے کی پیٹھ صاف کرتے ہوئے اس کی انگلی کو نجاست لگ گئی۔ کوٹھے پر گئی اور عورتوں کی عادت کے مطابق اپنی وہی نجاست آلود انگلی ناک پر رکھ کر چاند دیکھنے لگی۔ اُدھر چاند نظر آیا اور ادھر اس کی نجاست آلود انگلی سے اس کی ناک میں بدبو پہنچی۔ تو حیران رہ کر اپنی ساتھ والی عورتوں سے کہنے لگی۔ بہنو! چاند تو واقعی ہو گیا مگر یہ کیا بات کہ اس سال کا چاند ہے بڑا سڑا ہوا کہ اس سے بڑی بدبو آ رہی ہے۔ اُن عورتوں نے جب یہ بات سُنی تو غور سے دیکھ کر کہنے لگیں۔ بے وقوف! چاند اور بدبو؟ یہ کب ممکن ہے۔ یہ دیکھ تیری اپنی ہی انگلی نجاست آلود ہے۔

تو میرے بھائیو! ''محمد'' اور عنم نہ ہو؟ ''محمد'' اور اختیار نہ ہو! ''محمد'' اور تصرف فی الکون نہ ہو؟ ''محمد'' اور جمیع کمالات نہ ہوں؟ یہ کب ممکن ہے۔ اے بدبخت منکرو! خود اپنے نجاست آلود ایمانوں کو دیکھو کہ خود تمہارے ایمان ہی

Marfat.com

نجاست آلود ہیں۔ پڑھیئے درود شریف۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

رسول اللہ:

اسم پاک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بیان ختم ہوا۔ اب آیئے "رسول اللہ" کے متعلق کچھ عرض کروں تو سنئے! اس آیت شریفہ میں اللہ نے اپنے محبوب کی رسالت کا ڈنکا بجایا ہے۔ اور فرمایا ہے "محمد رسول اللہ" محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش پیغمبر تشریف لائے اور سب نے یہی اعلان کیا کہ اللہ ایک ہے مگر آہ! دنیا نے کماحقہٗ خدا کی ہستی و وحدانیت کو تسلیم نہ کیا۔ حتیٰ کہ خدا نے اپنے آخری پیغمبر "محمد رسول اللہ" کو مبعوث فرمایا اور فرمایا اے پیارے! ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں آئے اور سب نے یہی درس دیا کہ اللہ ایک ہے۔ ران لوگوں نے میری توحید کو تسلیم نہیں کیا (الا ماشاء اللہ) پیارے محبوب اب تو اپنی زبان سے میری توحید کا اعلان کر اور قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ کہہ دے "اللہ ایک ہے" تیرے اعلان سے ہی میری توحید کا پرچم لہرائے گا۔ چنانچہ حضور ﷺ کے اعلان توحید سے یہ انقلاب نظر آیا کہ:

اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا!

کے مطابق نہ صرف یہ کہ بت پرست بلکہ خود بت بھی۔ "اللہ ایک ہے"، "اللہ ایک ہے" کا نعرہ لگانے لگے تو اللہ تعالیٰ "قل ھواللہ احد" کا حکم فرما کر گویا یوں فرما رہا ہے کہ پیارے تم کہو "اللہ احد" اللہ ایک ہے اور میں کہتا ہوں۔ "محمد رسول اللہ" محمد اللہ کے رسول ہیں۔ تم میری توحید کا پرچم لہراؤ اور میں تمہاری رسالت

Marfat.com

کا ڈنکا بجاتا ہوں۔ گویا تم میرے اور میں تمہارا۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے:

جنابِ محمد برائے الٰہی　　جنابِ الٰہی برائے محمد

میرے بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ کو اپنے محبوب سے کس قدر پیار ہے اور توحید کا اعلان اپنے محبوب کی زبان سے کر رہا ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ توحید وہی توحید ہے جو بزبانِ رسالت اور وسیلۂ رسول سے ہمیں ملی اور وہ توحید جس میں رسالت کا دخل نہ ہو۔ شیطانی توحید ہے۔ ہم ایسی توحید کے قائل نہیں۔ معرفت الٰہی کی دولت ہمیں درِ رسالت ہی سے حاصل ہوئی ہے اور اسی در سے سب کچھ ملتا ہے اور خدا تعالیٰ نے "محمد رسول اللہ" کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ڈنکا بجا کر پھر ہمیں اپنے اس رسول کا ہی دست نگر بنایا ہے اور یوں حکم دیا ہے کہ:

مَآاٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ○ (پ ۲۸، ع ۴)

جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں لے لو اور جس چیز سے روکیں رُک جاؤ۔

گویا "محمد رسول اللہ" اللہ کی نعمتوں کے قاسم ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیتے ہیں اور ہم لیتے ہیں۔ خدا کی طرف سے جو کچھ ہمیں ملنا ہے اسی در سے اور جو اس در سے محروم ہے وہ پھر محروم ہی ہے۔ اس کے لئے کچھ بھی نہیں۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفَر مُقَر!!
جو وہاں سے ہو یہیں آ گے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

منکرین حدیث:

میرے بزرگو اور عزیزو! اس آیت میں دیکھ لیجئے۔ خدا تعالیٰ نے کس شان سے اپنے محبوب کا نام لے کر ان کی رسالت کا اعلان فرمایا ہے مگر اس ملحدانہ دور میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں جو رسالت کے منکر ہیں اور قرآن کا

Marfat.com

لبادہ اوڑھ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور آپ کے ارشادات سے برگشتہ کرنے کی ناپاک کوششوں میں ہیں۔ یہ لوگ رسالت اور حدیث کے خلاف منظّم طور پر سازش کر رہے ہیں۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

ترجمہ: یہ لوگ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے نور کا پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر بُرا منائیں۔

اللہ تعالیٰ جب اپنے محبوب کی رسالت کا ڈنکا بجا رہا ہے۔ گویا منکرین رسالت اور دشمنان حدیث بھلا خدا کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور. بڑھانا تیرا

مسلمانو! ان لوگوں نے محض دھوکا دینے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان مشہور کر رکھا ہے۔ حالانکہ جانِ اسلام اور روحِ ایمان یعنی رسالتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے دل میں وقار ہی نہیں اور وہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ضرورت ہی نہیں سمجھتے (معاذ اللہ) چنانچہ ان لوگوں نے صاف صاف یہ لکھ دیا ہے کہ:

''قرآن کی تشریح وتوضیح کے لئے کسی خارجی سہارے کی ضرورت نہیں ہے''۔ (طلوع اسلام، نومبر ۱۹۵۲ء، ص ۴۶)

دیکھا آپ نے! یہ ''خارجی سہارے'' سے اِن کی کیا گمراہی ہے۔ اس سے مراد ان کی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ گویا ان کے لئے قرآن ہی بس ہے۔ اس کے بعد اب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں حالانکہ جو قرآن ہمیں رسول کے

Marfat.com

دروازے پر لا رہا ہے اور یہی قرآن ہمیں ''اطاعتِ رسول'' کا درس دے رہا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ قرآن کی تعلیم پر بجز ارشادِ رسول کے عمل ہو ہی نہیں سکتا۔

نماز اور زکوٰۃ کا حکم:

مثلاً نماز اور زکوٰۃ ہی کو لے لیجئے۔ قرآن فرماتا ہے۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُو الرَّسُوْلَ۔

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرماں برداری کرو۔

(پ ۱۸، ع ۱۳)

دیکھ لیجئے! اجمالاً فرما دیا کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو مگر نماز کی ہیئت اور تفصیل؟ زکوٰۃ کی تفصیل و تشریح؟ یہ قرآن میں نہیں ہے۔ یہ تو فرما دیا کہ نماز پڑھو مگر نماز میں کیا کیا پڑھیں؟ کس کس وقت پڑھیں؟ اور کس طرح پڑھیں اور زکوٰۃ کون دے کون نہ دے؟ کب دے کس کس چیز کی دے؟ اس کی تفصیل قرآن میں نہیں ہے۔ بھائیو! یہ سوچنے کی بات ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نماز اور زکوٰۃ کی پوری پوری تفسیر بھی قرآن میں بیان کر دیتا تو یہ قرآن بجائے تیس پاروں کے اگر اکتیس پارے بھی ہو جاتا تو انہیں تفصیل تو سمجھ میں آ جاتی مگر اس لئے ایسا نہیں کیا اور ایسا کیوں نہیں کیا؟ صرف اس لئے کہ لوگ اس کے رسول سے بے نیاز نہ ہو جائیں۔ بس اتنا فرما دیا کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ اور جب ہم نے یہ سوال کیا کہ الٰہی نماز پڑھیں کیسے اور زکوٰۃ دیں کیسے؟ تو ساتھ ہی یہ فرما دیا۔ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ اور رسول کی فرماں برداری کرو۔ گویا تفصیل درکار ہے تو میرے رسول سے پوچھو نماز و روزہ کا اجمالی حکم میں نے دے دیا اور اس کی مکمل تفصیل و تشریح میرا رسول کرے گا۔

Marfat.com

بھائیو! دیکھ لو۔ خود قرآن ہی کس واضح طریق پر اپنی تفصیل وتشریح کے لئے رسول کی ضرورت بیان کر رہا ہے۔ مگر یہ لوگ کس ناعاقبت اندیشی سے یوں کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کسی خارجی سہارے کی ضرورت نہیں۔

ہاں صاحب! آپ کو چونکہ اسلامی قیود وضوابط اور شرعی پابندیوں ہی کی ضرورت نہیں۔ اس لئے آپ کو رسالت و ارشاداتِ رسالت کی بھی ضرورت نہیں کہ یہ ساری پابندیوں کی تفصیل تو حدیث ہی میں ہے اور ''اجمال قرآن'' میں آپ اپنی من مانی کاروائیوں کی طفیل اپنے لئے جملہ چھتی رہیں کھول سکتے ہیں اور خود قرآن ہی کی زبان سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتے ہیں کہ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا یعنی (ارشاداتِ نبویہ کو چھوڑ کر) قرآں کے ذریعہ خدا بہت سوں کو گمراہ بھی کر دیتا ہے۔

رسالت:

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اللہ نے اپنے محبوب کا نام لے کر آپ کی رسالت کا اعلان فرما دیا اور یوں کہا: ''محمد رسول اللہ'' محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میرے بزرگو! ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس زمانہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ اس وقت ساری دنیا میں شرک وکفر کا اندھیرا چھا رہا تھا۔ لوگوں نے اپنے اللہ سے منہ موڑ کر اغیار سے رشتہ جوڑ رکھا تھا۔ بالخصوص ملک عرب میں شرک وضلالت کا بڑا زور تھا۔ سینکڑوں ان کے معبود تھے حتیٰ کہ استنجا کے ڈھیلوں تک کو وہ پوج لیا کرتے تھے۔ کئی ایک بت تھے جو انہوں نے بڑی بڑی محنتوں سے خود بنائے تھے اور پھر ان کے آگے سجدے بھی کرتے تھے۔ اس قدر پستی وذلت میں وہ لوگ گھر چکے تھے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تاجِ رسالت پہنے ہوئے جلوہ افروز ہوئے اور اس شان سے کہ آپ کے تشریف لاتے ہی سارا

Marfat.com

جہانِ تاریک بقعہِ نور بن کر چمک اٹھا۔ بقول شاعر:

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم میں جو اپنا قدمِ مبارک رکھا۔ تو دنیائے شرک و کفر اور عالم بت کدہ میں ایک زبردست انقلاب پیدا ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باطل شکن ندائے حق سے شیطان تھرا اٹھا اور دنیا سے بت پرستی لرز اٹھی۔

تری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا!
تری ہیبت تھی کہ پر بت تھرتھرا کر گر گیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرما دیا کہ:

یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ.....

ترجمہ: اے کافرو! یہ جنہیں تم پوجتے ہو، میں ان کو نہیں پوجتا۔
تمہارے معبود! لات و ہبل اور عزیٰ نادانوں! ان کے آگے کیوں جھکتے ہو۔ آؤ! میری بات سنو! اور ایک اللہ کو پوجو کافرو! تم ایسے ''خداؤں'' کو مت پوجو! جنہیں خود تم نے بنایا۔ بلکہ آؤ اس خدا کو پوجو جس خدا نے تم کو بنایا۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ۔ (پ ۱، ع ۳)

ترجمہ: اے لوگو! تم اُس رب کی عبادت کرو۔ جس رب نے تمہیں بنایا۔

حضرات! ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز رسالت زمین آسمان میں گونج اُٹھی اور سرزمینِ عرب میں اس آوازِ حق کا یہ اثر ہوا کہ:

وہ کڑکا تھا بجلی کا یا صوتِ ہادی!
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی!

Marfat.com

عزم واستقلال:

بت پرست اپنے اپنے طلسم پاش پاش ہوتے دیکھ کر گھبرا اُٹھے اور حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درپئے آزار ہو گئے۔ چنانچہ ان لات وعزیٰ کے پجاریوں نے جب دیکھا کہ ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمارے ''خداؤں'' کو جھوٹا اور ہمیں کافر کہنا شروع کر دیا ہے تو ان لوگوں نے ایک میٹنگ کی اور سب نے یہ مشورہ کیا کہ چلو سارے مل کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا ابوطالب کے پاس چلیں اور ابوطالب سے کہیں کہ وہ اپنے بھتیجے کو اس کام سے روکے۔

ابوطالب:

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ابوطالب کے پاس ہی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما چونکہ وصال فرما چکے تھے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے پاس مقیم تھے اور اس بات سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ابوطالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس رکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی احسان کیا تھا۔ حاشا وکلا! ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بجز اللہ کے اور کسی کا احسان نہیں ہے اور نہ ہی اللہ کو یہ بات منظور تھی کہ کسی دوسرے کا اس کے محبوب پر کوئی احسان رہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عرب کے غیر سرسبز علاقے میں ہوئی تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو اس قدر علوم واسرار کے مالک ہیں یہ تاثیر زمین کے باعث ہے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ نے ایک ایسی زمین کا انتخاب فرمایا جن کے متعلق قرآن ''بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ'' فرماتا ہے یعنی بالکل غیر آباد اور غیر سرسبز علاقہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس علاقہ کا کوئی احسان نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اس علاقہ پر بھی احسان ہے کہ آپ کی بدولت یہ خطہ مبارک اور متبرک ہو گیا۔ بعض اوقات

Marfat.com

مجلس اور سوسائٹی کا بھی اثر ہوتا ہے۔ ایک شخص کراچی یا بمبئی سے آئے اور اپنے علوم اور معلومات کا ذکر کرے تو کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ چونکہ یہ شخص کراچی یا بمبئی جیسے مرکزی شہر کا رہنے والا ہے اور ایک ایسے شہر میں مقیم ہے جہاں ہزاروں پڑھے لکھے آدمی رہتے ہیں۔ سینکڑوں علمی کتابیں مل سکتی ہیں۔ بیسیوں کالج اور سکول ہیں اس لئے اس کی اس قدر معلومات ہیں تو اللہ نے یہ بات بھی اپنے محبوب کے لئے پسند نہ فرمائی کہ کوئی یوں کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کسی علمی مجلس یا کسی کالج وسکول کے رہینِ منت ہیں۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر تعلیم یافتہ اور اَن پڑھ لوگوں میں مبعوث فرما کر یہ اعلان فرمایا کہ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا گویا ایسی زمین پر اور ایسے لوگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جہاں نہ کوئی علمی چرچا تھا نہ کوئی سکول یا کالج تھا بلکہ سب کے سب اَن پڑھ اور اُمی تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی سوسائٹی یا قوم کا بھی احسان نہیں بلکہ آپ ہی کی بدولت یہ اَن پڑھ لوگ بھی علوم و اسرار کے مالک بن گئے اور دنیا بھر کے اُستاد بن گئے۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ عرصہ کے لئے دودھ پلایا مگر کیا یہ اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان تھا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیمہ پر احسان تھا کہ ایک غریب بدویہ عورت کے گھر کو برکتوں سے معمور کر دیا۔ یہ حلیمہ خود فرماتی ہیں کہ:

"میری چھاتی میں دودھ آتا ہی نہ تھا اور اگر آتا بھی تھا تو بہت کم۔ حتیٰ کہ میرا بیٹا پیٹ کر بھر دودھ نہ پی سکتا تھا اور رات بھر نہ سوتا اور نہ سونے دیا کرتا مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لائی

Marfat.com

ہوں تو آپ نے اپنے منہ مبارک میں جب دودھ ڈالا تو میری چھاتی میں اتنا دودھ پیدا ہو گیا کہ میرے بچے نے بھی اس دن پیٹ بھر کر دودھ پیا اور پھر اس رات ایسا مزے سے سویا کہ اس طرح کبھی میٹھی نیند سویا ہی نہ تھا۔ نیز ہم ایک بکری مکہ سے لائے تھے جو بڑی لاغر اور دبلی تھی۔ کبھی کبھار اس سے دودھ کی ایک دو دھاریں دوہ لیتے تھے جو اپنے بھوکے بچے کو پلا دیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو اس بکری کو بھی ہم نے دیکھا کہ خلافِ معمول اس کے تھن، دودھ سے بھرے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اس بکری سے اتنا دودھ دوہا کہ ہم سب نے خوب پیٹ بھر کر پیا اور مزے سے سب سوتے"۔

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حلیمہ کی خشک زمین بھی ہری بھری ہو گئی اور وہ مویشی جو گھر اور باہر بھی بھوکے ہی رہتے تھے۔ حلیمہ فرماتی ہیں کہ اب وہ ہمارے مویشی بھی خوب کھانے لگے اور موٹے ہونے لگے اور فرماتی ہیں کہ میرے شوہر نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ برکتیں دیکھیں تو کہا:

واللہ یاحلیمة لقد اخذنا نعمة مبارکة۔

ترجمہ: بخدا! اے حلیمہ ہم نے جس بچے کو لیا ہے یہ بہت مبارک ہے۔

یہ سارا تفصیلی واقعہ حجۃ اللہ علی العالمین کے ص ۲۵۴ پر دیکھئے اور فیصلہ کر لیجئے کہ یہ احسان حلیمہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان تھا حلیمہ پر۔

میرے بزرگو! اسی طرح ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ابوطالب کے گھر

Marfat.com

تشریف لائے تو ابوطالب ایک کثیر العیال شخص تھے۔ خصائص کبریٰ میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت درج فرمائی ہے کہ ابوطالب کے بچے ہمیشہ بھوکے رہتے تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے پر اس کے کھانے میں کچھ ایسی برکت پیدا ہوئی کہ سارے بچے پیٹ بھر کر کھانا کھانے لگے اور بعض اوقات ابوطالب کے بچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار کیے بغیر کھانے کو بیٹھ جاتے تو ابوطالب کہتے اے بچو! اگر بھوکا رہنا ہے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی انتظار کئے بغیر کھانا کھالو اور اگر پیٹ بھر کر کھانا چاہتے ہو تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آ لینے دو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ معلوم ہوا کہ ابوطالب پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا احسان تھا۔

دھمکی:

میں تو کہہ رہا تھا کہ بت پرستوں نے مشورہ کیا کہ ابوطالب کے پاس چلیں اور اُسے جا کر کہیں کہ وہ اپنے بھتیجے کو ہمارے بتوں کی مخالفت سے باز رکھے۔ چنانچہ یہ لوگ ابوطالب کے پاس آئے اور ابوطالب سے کہا کہ تم اپنے بھتیجے کو روکو اور اگر تم نے اُسے نہ روکا اور نہ اس کی حمایت ترک کی تو پھر ہم اعلانِ جنگ کرتے ہیں۔ ہم سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہم لڑیں گے اور خون کی ندیاں بہا دیں گے۔ ابوطالب نے ان لوگوں کی یہ دھمکی سنی تو فکر لاحق ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی مجلس میں بلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا اے چچا! کیا بات ہے؟ ابوطالب نے کہا۔ بیٹا! یہ دیکھو! یہ مکہ کے فلاں صاحب ہیں اور یہ فلاں! یہ سب کے سب میرے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تم اپنی تبلیغ بند کر دو اور انہیں اپنے حال پر رہنے دو۔ اگر تم نے اپنی یہ تبلیغ بند نہ کی تو یہ اعلانِ جنگ کرتے

Marfat.com

ہیں اور لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ بیٹا! مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ میں ان سے ٹکر لے سکوں۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم اپنی تبلیغ بند کر دو۔

دھمکی کا جواب:

حضرات! آپ دیکھئے! ہمارے حضور ﷺ نے اس نازک وقت میں جواب کیا دیا۔ کوئی لیڈر ہوتا یا مصنوعی نبی تو یقیناً ایک لمبا چوڑا معافی نامہ جانِ صداقت اور روحِ حقانیت تھی اور اللہ کی سچی رسالت جلوہ فرما تھی۔ اس نازک وقت میں ہمارے حضور ﷺ کا جواب یہ تھا۔ جسے شاعر نے نظم میں قلمبند کیا ہے کہ:

جفا و جور کی آندھی چلے طوفان آجائیں
مٹانے کو مرے شداد اور ہامان آجائیں
مرے ہاتھوں پہ لا کر چاند سورج بھی اگر رکھ دیں
مرے پیروں تلے روئے زمیں کا مال و زر رکھ دیں
خدا کے حکم سے میں باز ہرگز رہ نہیں سکتا!!
یہ بُت جھوٹے ہیں میں جھوٹوں کو سچا کہہ نہیں سکتا

اے چچا! کچھ بھی ہو جائے مگر یہ بات نہیں ہو سکتی کہ میں اپنی تبلیغ کو بند کر دوں۔ چچا نے جو یہ جرأت آمیز اور عزم و استقلال کا اعلانِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سنا تو کہا۔ جانِ عم! تو جو چاہے کر۔ تمہارا کوئی کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔

ہماری حالت:

میرے بھائیو! حضور ﷺ کے اس عزم و استقلال سے تم بھی سبق حاصل کرو اور شریعت کے معاملہ میں کسی دھمکی سے مرعوب ہو کر دامنِ شرع چھوڑ

Marfat.com

دینے پر آمادہ نہ ہو جایا کرو۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج ہمیں اگر برادری کے افراد بھی شریعت سے ہٹانا چاہیں تو ہٹا لیتے ہیں۔ کسی کے لڑکے کی شادی ہوتی ہے تو برادری مجبور کرتی ہے کہ اس شادی میں خلافِ شرع سب امور موجود ہونے ضروری ہیں۔ باجا بھی ہو، آتشبازی بھی ہو، اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو ہم شادی میں شرکت نہ کریں گے۔ برادری کا یہ اعلان ہوتا ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان ہوتا ہے کہ دیکھ اگر تیرے ہاں یہ خرافات ہوئیں تو میں اس شادی میں شرکت نہ کروں گا۔ آہ! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آجکل کا برائے نام مسلمان برادری سے مرعوب ہو کر شریعت کا دامن چھوڑ دیتا ہے اور برادری کو تو اپنے ہاں بلا لیتا ہے مگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرواہ نہیں کرتا۔ فرمایئے شریعت کا دامن چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ توڑ کر پھر باقی رہا کیا؟ اور اس برائے نام اپنی مسلمانی سے ہم نے اسلام کو بدنام کیا یا نہیں؟ ایسی مسلمانی بھی کیا ہوئی جس میں سب وہی غیر مسلموں والی حرکتیں پائی جائیں۔

ایک مجوسی کی حکایت:

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں ایک مجوسی کی حکایت لکھی ہے۔ یہ مجوسی حضرت بایزید بسطامی علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ ایک مسلمان نے جو بڑا بے عمل مسلمان تھا۔ اس مجوسی سے کہا (اردو نظم میں ترجمہ سنیئے)۔

کیوں نہیں ایمان لے آتا شتاب ۔ کیا خدا کو دیگا ظالم تو جواب
آگ کو کیوں پوجتا ہے بے خرد ۔ آگ کیا دیگی بھلا تجھ کو مدد
اس خدائے پاک پر ایمان لا ۔ آگ کو بھی جس نے ہے پیدا کیا

مجوسی کو جب اُس بے عمل مسلمان نے دعوتِ اسلام دی تو اس مجوسی کا

Marfat.com

عبرت آموز جواب سنئے۔ وہ بولا:

دیکھئے اے مہربان اسلام کے دو نمونے ہیں میرے اب سامنے
ایک تو اسلام شیخ بایزید شوکتِ اسلام کی جس نے مزید
تاب و طاقت اس کی میں رکھتا نہیں کون رکھ سکتا ہے اس کا سا یقین
ایسے تو اسلام کا میں ہوں غلام پر نہیں وہ ہر کس و ناکس کا کام
دوسرا اسلام جو ہے آپ کا ایسے ایماں سے تو میں کافر بھلا
میل دل گر اس طرف لاتا ہوں میں دیکھ کر حضرت کو رُک جاتا ہوں میں

دیکھا آپ نے! اس مجوسی نے کتنی زبردست بات کہہ دی یعنی جو مسلمان اس قدر بدعمل ہوں کہ دوسرے لوگ اُن کو دیکھ کر بجائے اسلام کی طرف رغب ہونے کے اسلام سے بھاگنے لگیں تو وہ مسلمان کس منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں: ع

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود!

مسلمانو یاد رکھو! مسلمان وہی ہے جو کسی حال میں بھی خدا و مصطفٰے کا دامن نہ چھوڑے۔ دنیا بگڑے تو بگڑے، برادری ناراض ہوتی ہے تو ہو مگر اللہ اور اس کا رسول ہرگز ناراض نہ ہو۔ دنیا بگڑے اور برادری ناراض ہو تو ایسے وقت میں مسلمان وہ ہے جو حضور ﷺ ہی کی طرف دیکھے اور برادری کی ناراضگی مول لے کر اور حضور ﷺ کی خوشنودی پا کر یہ اعلان کرے کہ یارسول اللہ ﷺ!

مرے عمل سے نہ شیخ خوش ہیں، نہ بھائی خوش ہیں نہ باپ خوش ہیں
مگر میں سمجھا ہوں اس کو اچھا، دلیل یہ ہے، کہ آپ خوش ہیں

Marfat.com

برادری کی خوشی:

میرے عزیزو! آج جس برادری کو خوش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کا یہ عالم ہے کہ تم کچھ بھی کرو۔ وہ خوش ہوتی ہی نہیں۔ کوئی نہ کوئی نقص اور عیب نکال ہی لے گی۔ دیکھئے اگر آپ شادی کی روٹی میں اپنی توفیق سے بڑھ کر خرچ کریں تو یہ برادری کھا پی کر آپ کی روٹی پر تبصرہ یوں کرے گی۔

''اجی محض دکھاوا ہے دکھاوا۔ یہ جو اس نے حیثیت سے بڑھ کر خرچ کیا ہے۔ محض اس لئے کیا ہے کہ اس کی واہ واہ ہو۔ مگر ہماری تو رائے یہ ہے کہ جب اتنی توفیق نہ تھی تو اس قدر خرچ کی کیا ضرورت تھی۔ اگر آپ توفیق کے مطابق خرچ کریں گے تو برادری یوں کہتی ہوئی نکلے گی۔ ''اجی کیا کمال کیا ہے اس نے رب نے دے بھی تو رکھا ہے۔ اگر اس قدر خرچ کر ڈالا تو کوئی بڑی بات نہیں.....

اور اگر آپ نے توفیق سے کم خرچ کیا تو برادری کہتی ہے کہ:

''بڑا کنجوس مکھی چوس ہے۔ دیکھو تو کس قدر امیر آدمی ہے مگر پکایا کیا ہے اس نے!''۔

گویا یہ برادری ہر حال میں آپ سے شاکی رہے گی اور آپ پر خوش نہ ہوگی تو میرے بھائیو! پھر کس قدر ظلم ہے کہ ہم ایسی بیوفا جماعت کو تو خوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور شریعت جو ہر حال میں ہماری بھی خیر خواہ اور تمہارے دین و دنیا کی سرخروئی کی ضامن ہے۔ اس کی ہم پرواہی نہ کریں۔ ہمارا فرض ہے کہ برادری بگڑتی ہے تو بگڑے مگر خدا و رسول سے نہ بگاڑیں:

جس کام کو یہاں آئے ہیں وہ کام نہ بگڑے
ہر چیز بگڑ جائے پر اسلام نہ بگڑے

Marfat.com

شیطان کے داؤ:

میرے بزرگو! یہ جو شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے اور جس نے ہمارے بہکانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ یہ بڑے بڑے حیلے بہانوں سے ہمارے ہاتھ سے دامنِ شریعت چھڑوانا چاہتا ہے۔ بیاہ شادیوں میں رنگارنگ اور دلچسپ لہو ولعب کے امور میں ہمیں الجھا کر یہ ہمارا متاعِ دین اڑا لینا چاہتا ہے۔ مگر ہماری غفلت بھی انتہائی غفلت ہے کہ اس مردود کی چالوں کو ہم نہیں سمجھتے اور اس کی باتوں میں پھنس کر اپنی قیمتی سے قیمتی چیز دین وشریعت کو ہاتھ سے کھو دیتے ہیں۔

ایک درزی کا قصہ:

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک درزی کا قصہ لکھا ہے کہ اس کو ہزاروں لطیفے اور چٹکلے یاد تھے۔ جب کوئی گاہک کپڑا سلانے کے لئے اس کے پاس آتا تو وہ گاہک کو لطیفے سنانے شروع کر دیتا تھا۔ لطیفے سن کر گاہک خوب ہنسنے لگتا اور جب وہ اپنی ہنسی میں لوٹ پوٹ ہو جاتا تو درزی اس کی نظر بچا کر اس کے کپڑے سے کچھ کپڑا کاٹ لیتا۔

ایک دن ایک شخص اپنا کوٹ سلانے کے لئے اس کے پاس آیا اور کپڑا درزی کو دیا تو درزی نے حسب معمول اُسے بھی ایک لطیفہ سنا دیا۔ وہ شخص ہنس ہنس کر دوہرا ہو گیا۔ اتنے میں درزی نے ایک گرہ کپڑا کاٹ لیا۔ گاہک نے فرمائش کی کہ ایک لطیفہ اور سناؤ۔ درزی نے دوسرا لطیفہ بھی سنا دیا۔ گاہک پھر ہنسا اور درزی نے موقعہ پا کر وہ گرہ کپڑا کاٹ لیا۔ گاہک نے پھر فرمائش کی کہ ایک لطیفہ اور سنا دو۔ درزی نے جواب دیا:

''تیسرا لطیفہ سنا دینے میں مجھے عذر تو کوئی نہیں مگر جناب کا کوٹ بہت

Marfat.com

ہی چھوٹا ہو جائے گا''۔

مولانا رومی فرماتے ہیں اسی طرح شیطان بھی ہے جو انسان کو مختلف قسم کی شہوات اور نفسانی خواہشات کے چٹکلوں میں الجھا کر اس پر غفلت طاری کر کے اس کے متاعِ ایمان پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیتا ہے۔ فرماتے ہیں غافل انسان! تو چالاک شیطان کے اس داؤ کو سمجھ اور اس کے ان چٹکلوں میں آ کر اپنا متاعِ ایمان نہ کھو۔

انقلاب:

ہاں تو میں بیان کر رہا تھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے شرک و کفر کے خلاف اپنی آوازِ حق جو بلند فرمائی تو اس آوازِ پاک سے ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ بُت پرست خدا پرست بن گئے۔ بُت کے آگے جھکنے والے خدا کی بارگاہ میں جھکنے لگے اور قصرِ پستی میں گرے ہوئے عروج و وقار کے سٹیج پر نظر آنے لگے:

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
خاک کے ذروں کو ہمدوشِ ثریا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

یہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعجاز اور کرشمہ تھا کہ دنیا کی کایا ہی پلٹ دی اور اپنی بے مثل مسیحائی سے مردہ دلوں میں ابدی زندگی پیدا فرما دی۔

پڑھیے درود شریف۔

سرورِ عالم ہادیٔ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم
شمعِ ہدایت نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نام و نشان شرک مٹا کر! اور توحید کا رنگ جما کر
پھر لہرا دیا حق کا پرچم! صلے اللہ علیہ وسلم

شانِ رسالت:

میرے بزرگو! اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''محمد رسول اللہ'' فرما کر گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا کا اظہار فرما دیا اور بتا دیا کہ میرے محبوب جن کا نام نامی ''محمد'' ہے وہ ''رسول اللہ'' ہیں۔ انہیں اپنی مثل نہ سمجھنا۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اور جو اللہ کا رسول ہو اس کی شان کا کیا کہنا؟ اللہ کا رسول اپنی ذات بہ صفات میں مظہر حق ہوتا ہے اور ساری مخلوق سے بلند و بالا ہوتا ہے۔ جو لوگ ''رسول اللہ'' کو اپنی مثل اور عاجز و ناکارہ سمجھتے ہیں۔ وہ دراصل اللہ کی عظمت کے منکر ہیں۔ دیکھئے! درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ مرید اگر نیک اور پابند شریعت ہیں تو ان کے پیر کا تقویٰ و تدین ظاہر ہوگا۔ شاگرد اگر لائق ہوں گے تو ان کے استاد کی لیاقت ظاہر ہوگی اور اگر مرید ہی بے دین ہیں تو پیر بھی ان کا ویسا ہی ہوگا۔ شاگرد نالائق ہوں گے تو استاد بھی جاہل ہوگا۔ تو میرے بھائیو! اللہ کے رسول اگر بے مثل اور بڑی بڑی طاقتوں اور قدرتوں کے مالک تسلیم کیے جائیں گے تو ان کے بھیجنے والے اللہ کا بھی لاشریک ہونا اور قادر مطلق ہونا بخوبی ظاہر ہوگا اور اگر اس کے رسولوں ہی کو عاجز اور ناکارہ تسلیم کیا جائے گا اور نفع ضرر کا مالک تسلیم نہ کیا جائے گا تو اس سے یہ بات ظاہر ہوگی کہ اللہ بھی ایسا ہی عاجز و غیر قادر ہے۔ (معاذ اللہ)

تو بھائیو! ہم تو بحمداللہ اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل ہیں اور اس قدر تصرف کے مالک ہیں کہ درختوں کو حکم دیں تو

Marfat.com

وہ حاضر ہوں۔ جانوروں کو ارشاد فرمائیں تو وہ لبیک کہتے ہوئے دوڑے آئیں۔ پتھروں کو حکم دیں تو وہ کلمہ پڑھنے لگیں۔ اُدھر چاند کی طرف اشارہ کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دیں۔ غروب شدہ سورج کو واپس لے آئیں تو اس قدر طاقت اور اتنی قدرت رکھنے والا رسول، جس اللہ کا رسول ہے۔ وہ اللہ کیوں نہ وحدہٗ لاشریک ہو گا اور اس کی طاقتوں اور قدرتوں کا اندازہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ اللہ جس نے اپنے رسول کو اتنی طاقت و قدرت اور تصرف و اختیار بخش دیا ہے۔ وہ خود کتنی زبردست طاقت اور قدرت کا مالک ہو گا۔

میرے بھائیو! یہ تو ہے اہل سنت کا عقیدہ حقہ اور جو لوگ رسول کو محض اپنے جیسا ایک بشر کہتے ہیں اور اسے عاجز و ذلیل اور ذرہ ناچیز سے بھی کمتر سمجھتے ہیں۔ ان کے اس عقیدۂ باطلہ کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ ایسے رسول کا بھیجنے والا بھی کسی کام کا نہیں اور کوئی طاقت و قدرت نہیں رکھتا۔ اگر کچھ رکھتا ہوتا تو اپنے رسول کو تو کچھ دے کر بھیجتا تو بھائیو! اب خود ہی فیصلہ کر لو حق پر کون ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

اسی طرح یہ بات بھی سمجھ لیجئے کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر زبانِ طعن دراز کرتے ہیں۔ وہ اچھا نہیں کرتے اس لئے اس کا اثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر جا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ مریدوں کے اعمال سے پیر کا اور شاگردوں کے علم سے استاد کا پتہ چلتا ہے کہ مریدوں کا پیر اور شاگردوں کا استاد کیسا ہے، مرید اچھے تو پیر بھی اچھا۔ مرید بے دین تو پیر بھی ویسا۔ شاگرد فیل ہو گئے تو گویا استاد ہی قابل نہ تھا۔ تو صحابہ کرام کو اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ وہ سارے مرتد ہو گئے (معاذ اللہ) تو گویا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض ہے

Marfat.com

کہ اچھے رسول تھے کہ جن کے شاگرد سب کے سب فیل ہو گئے تو دوستو! اس عقیدہ باطلہ سے پناہ مانگو اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق یہ ایمان رکھو کہ وہ سب کے سب سچے مومن اور ساری امت سے افضل و اعلیٰ تھے اور ان سب سے بہتر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چار یار اور پھر ان چاروں میں سب سے بہتر حضرت افضل الامۃ بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ذرا پڑھیے تو:

نبیوں کے بعد ہیں سب سے بہتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مولانا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یار کے نام پر مرنے والا سب کچھ صدقے کرنے والا
منزل عشق و صدق کا رہبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
جان و مال اور کنبے والے اللہ اللہ! ہیں کر ڈالے
نام نبی پر سارے نچھاور رضی اللہ تعالیٰ عنہ
غار کا دیکھو تو وہ منظر کون ہے بیٹھا گود میں لیکر
سرورِ عالم کا سرِ انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نظم بشر کی جس دم سُن لی جن و بشر اور حورو ملک بھی
کہنے لگے یوں سارے مل کر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو میرے دوستو! اپنا عقیدہ درست رکھو اور ''محمد رسول اللہ'' صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی کو خدا کے بعد سب سے بلند و بالا سمجھو اور اس قدر عظیم الشان رسول سے والہانہ محبت وعقیدت رکھو۔ دیکھو ''محمد رسول اللہ'' صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایسے محبوب ہیں کہ نہ صرف خدا ہی کے بلکہ خدائی بھر کے محبوب ہیں۔ نہ صرف انسانوں ہی کے بلکہ حیوانات و جمادات بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت اپنے

Marfat.com

دلوں میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ صحیح حدیث کا واقعہ ہے۔

استن حنانہ کا قصہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد شریف میں منبر بننے سے قبل کھجور کے ایک ستون سے تکیہ لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بن گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خطبہ فرمایا۔ ستون نے دیکھا تو رونے لگا۔ اس حدیث کا ترجمہ مثنوی شریف کی زبان سے سنئے! مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

استنِ حنانہ از ہجر رسول نالہ می زد ہمچو ارباب عقول

یعنی یہ ستون فراق رسول میں عقلمند انسانوں کی طرح رونے لگا۔

در تحیز مادر اصحابِ رسول! گرچہ می نالد ستوں باعرض وطول

صحابہ کرام حیران رہ گئے کہ یہ ستون کیوں روتا ہے؟

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستوں! گفت جانم در فراقت گشت خوں!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ستون کیا چاہتے ہو؟ ستون نے عرض کیا کہ حضور آپ کے فراق میں جان خون ہوگئی ہے۔

مسلمانو! دیکھو ایک ستون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کس طرح رو رہا ہے اور عرض کر رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے فراق میں مر رہا ہوں۔ آپ نے اب مجھ سے تکیہ لگانا چھوڑ دیا ہے اور منبر کو مشرف فرمانا شروع کر دیا ہے۔

آیئے! اب آپ کو اس حدیث کے وہ الفاظ سناؤں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ستون کو ارشاد فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا۔

ان شئت رزاك الی الحائط الذی کنت فیه تنبت لك عروقك و یکمل ..... و یحناولك خوض و ثمرة وان شئت اغرسدق فی الجنة

Marfat.com

فتأكل اولياء الله من ثمرك۔

تمہاری شاخیں پھر نکل آئیں اور تمہاری خلقت کی تکمیل ہو جائے اور تمہیں پھر سے پھل لگ جائے اور اگر چاہو تو میں تمہیں جنت میں لگا دوں تا کہ اللہ کے اولیاء تمہارا پھل کھائیں۔

حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے یہ فرمایا تو وہ ستون بولا یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے جنت میں لگا دیجئے تا کہ اولیاء اللہ میرا پھل کھائیں اور میں ہمیشہ کے لئے قائم رہوں۔

فقال النبی صلی الله علیه وسلم قد فعلت۔

حضور ﷺ نے فرمایا ''اچھا میں نے ایسا کر دیا''۔

(مواہب الدنیہ، ص ۳۶۶، جلد ۱)

Marfat.com

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

مولانا حافظ خان محمد قادری

Marfat.com

فہرست

کلامِ اقبال	89
آمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے	91
ایران کی حالات زار :	94
نام اور کام میں تھا	95
ایرانی نظریہ	96
بہن کے بطن سے	96
برصغیر کی حالت	98
آمنہ کے لال کا صدقہ	99
نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	101
میلاد کا جلوس	103
مصر	105
چین	105
سرزمین عرب	106
ایک صحابی	109
برکات میلاد	112
وصال یار	115

Marfat.com

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم ایتك ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین ○ صدق اللہ العظیم ○

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یاحبیب اللہ

کلام اقبال:

تھی تو موجود ازل سے ہی تیری ذاتِ قدیم
پھول تھا زیب چمن پر نہ پریشان تھی شمیم
شرطِ انصاف ہے اے صاحب الطافِ امین
بوئے گل پھیلتی کس طرح جو ہوتی نہ نسیم
ہم کو جمیعت کی خاطر یہ پریشانی تھی
ورنہ امت تیرے محبوب کی دیوانی تھی
ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر
کہیں مسجود تھے پتھر کہیں معبود شجر
تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام تیرا
قوت بازوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کام تیرا
بس رہے تھے یہیں سلجوقی بھی تورانی بھی
اہلِ چیں چین میں ایران میں ساسانی بھی

Marfat.com

اسی معمورے میں آباد تھے یونانی بھی
اسی دنیا میں یہودی بھی تھے نصرانی بھی
پر تیرے نام پہ تلوار اُٹھائی کس نے
بات جو بگڑی ہوئی تھی وہ بنائی کس نے
تھے ہمیں ایک تیرے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے کبھی دریاؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
دی اذانیں یورپ کے کلیساؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہاں داروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی
مئے توحید کو لے کر صفتِ جام پھرے
دشت میں کوہ میں لے کر تیرا پیغام پھرے
تجھ کو معلوم ہے کبھی ناکام پھرے
صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے
تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے
نوع انسان کو غلامی سے چھڑایا ہم نے
تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
دشت تو دشت رہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے
پر بھی ہم سے گلا ہے تو وفادار نہیں
اگر میں وفادار نہیں تو بھی تو دلدار نہیں

Marfat.com

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالا کر دے

برادرانِ اسلام!

میں نے آپ کے سامنے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے اشعار کی شکل میں انسانی تاریخ کا تجزیہ پیش کیا ہے اور علامہ اقبال نے کمال فن سے اور کمال ذہانت سے انسانیت کی پوری تاریخ کا ابتدا سے لے کر حضور علیہ السلام کے زمانے تک پورا نقشہ کھینچا کہ پہلے دنیا کیسے تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے تو دنیا کیا سے کیا ہوگئی۔

برادرانِ اسلام! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ○

ترجمہ: بے شک اللہ نے اہل ایمان پہ احسان فرمایا۔

اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً○

جب ان میں اللہ نے اپنا عزت والا اور شان والا رسول مبعوث فرمایا اور فرمایا جب میرا رسول تشریف لایا تو اس نے اس جہالت کدے کے اندر قرآن سنایا، ان لوگوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ فرمایا اور جب میرا نبی دنیا میں آیا تو فرمایا دنیا والو۔

اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○

آمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے:

میرے محبوب کے آنے سے پہلے پوری دنیا جہالت کی، ذلالت کی بالکل تاریک کوٹھری میں بند تھی اور دلدل میں گھری ہوئی تھی اور کوئی خطہ زمین کا

Marfat.com

ایسا نہ تھا جہاں توحید کا نور جلوہ گر ہو جہاں اللہ کا بندہ سجدہ کرتا ہو۔ پوری روئے زمین کے اوپر جہالت، بُت پرستی، وہم، شرک ان چیزوں کا دور دورہ تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو ہر طرف روشنی پھیل گئی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ○

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کا دور کھلی گمراہی کا دور ہے، انسان انسانیت کے زیور سے عاری تھا۔

انسان کے پاس سب کچھ تھا انسانیت نہیں تھی۔

انسان کے پاس سب کچھ تھا شرافت نہیں تھی۔

سب کچھ تھا صفائی، ستھرائی نہیں تھی۔

غرضیکہ ایک غلیظ جانور اور انسان میں کوئی فرق نہیں تھا اور یہی حال مشرق سے لے کر مغرب تک، شمال سے جنوب تک تمام کائنات کی ایک ہی شکل یعنی

کوئی سورج کا پجاری تو

کوئی چاند کا پجاری۔

کوئی ستاروں کو خدا بنائے بیٹھا ہے، تو

کوئی پیپل کے درخت کو پوج رہا ہے، تو

کوئی آگ کو رب سمجھ رہا ہے۔

کوئی آگ کے سامنے سجدہ کر رہا ہے۔

کوئی پانی کے سامنے سجدہ کر رہا ہے۔

کوئی جمنا کا پجاری ہے۔

کوئی گنگا کا پجاری۔

Marfat.com

کوئی پتھر کا پجاری۔

کوئی درختوں کا پجاری۔

کوئی گائے کا پجاری۔

خدا کو چھوڑ کر در در کی ٹھوکر کھا رہا ہے انسان۔ اتنے خدا بنا لیے انسان نے کہ اپنے ہاتھوں سے گھڑتا تھا، آپ بناتا تھا، آپ سجاتا تھا، آپ ہی جھک جاتا تھا۔ اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے صنم پوج رہا تھا۔ یہاں تک کہ گوبر جانور کے جسم سے نکلی، گوبر سے کیڑے پیدا ہوئے تو گوبر کے کیڑوں کو انسان نے خدا بنا لیا۔ گوبر کے کیڑوں کو پوجنے لگا انسان۔

سور، خنزیر کو کھانے لگا، کُتوں کو اس نے کسی کسی جگہ پر اپنا معبود بنا لیا۔ یہ حالت بن گئی انسانیت کی تو زمین کا سینہ جلنے لگا کہ کس لئے مجھے مالک نے بنایا اور انسان نے میرا حال کیا کر دیا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام تیرا
قوت بازوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کام تیرا

بستے تو سارے تھے پر تیرے نام پہ جنگ بدر کس نے کی تھی، تیرے نام پہ احد میں زخمی کون ہوا تھا۔ حسین کس کا تھا، حسن کس کا تھا، علی کس کا تھا، حمزہ کس کا تھا۔ یہ بھی تیری اس زمین پہ بس رہے تھے تیرا کھاتے تھے، تیری زمین سے اُگاتے تھے لیکن جب عبادت کا وقت آتا تھا تو تجھے کوئی یاد نہیں کرتا تھا۔

تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام تیرا
قوت بازوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کام تیرا

اس میں اقبال نے کوئی غلطی نہیں کی بلکہ سچ کہا ہے کہ کوئی کیڑوں کو پوج

Marfat.com

زہا ہے، کوئی درختوں کو پوج رہا ہے کوئی ستاروں کو پوج رہا ہے لیکن یا اللہ تجھے کوئی نہیں جانتا، تجھے کوئی نہیں مانتا، تیری ذات کا کوئی پرستار نہیں ہے۔ اچانک کیسے ہوا کہ بتوں کے پجاری تیرے پجاری بن گئے، کعبے کے پاس ننگے ہوکر طواف کرنے والے کعبے کو غلاف چڑھانے والے ہو گئے۔ کعبے کے اندر بُت سجانے والے کعبے کو پاک کرنے والے ہو گئے۔ اپنی بیٹیوں کو زندہ زمین میں گاڑھنے والے اپنی بیٹیوں کے محافظ بن گئے۔ اچانک یہ کیسے ہو گیا۔

عرض کرتے ہیں مولا تو بتا یونانی بھی زمین پہ تھے، ساسانی حکمران بھی تھے، سلجوقی حکمران بھی تھے، چینی چین میں تھے یہ سارے بس رہے تھے۔

بس رہے تھے یہیں سلجوقی بھی تورانی بھی
اہلِ چین چین میں اور یونان میں یونانی بھی

یہ اقبال تاریخ سے پردہ اُٹھا رہا ہے

اسی معمورے میں آباد تھے یونانی بھی
اور اسی دنیا میں یہودی بھی تھے نصرانی بھی

❁

پر تیرے نام پر اُٹھائی تلوار کس نے
اور بات جو بگڑی ہُوئی تھی وہ بنائی کس نے

جب ہمارے نبی کا میلاد ہو رہا تھا۔ تو اس وقت دنیا کا نقشہ کیا تھا۔ علامہ اقبال صاحب نے تو سارا چار فقروں میں ڈھال دیا لیکن معاملہ لمبا ہے۔

ایران کی حالات زار:

آپ ایران سے شروع کریں جو ہمارا ہمسایہ ہے، ایران کا اس وقت کیا

Marfat.com

حال تھا جب نہیں آیا آمنہ کا لال تھا۔ ایران کے اوپر ساسانی حکمران تھے۔ آپ نام سنتے ہیں نوشیرواں کا، یہ بھی ایران کا تھا، یزدگرد بھی ایران کا تھا، رستم بھی ایران کا تھا۔ کوئی بادشاہ، کوئی کرنل یہ سارے ایران کے تھے۔ یہ سب ساسانی کہلاتے ہیں۔ تو جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ رہے تھے تو یہ ساسانی حکومت کیے جا رہے تھے لیکن حالت کیا تھی دو سُپر طاقتیں تھیں زمین کے سینے پر۔

ایک طاقت کا نام تھا ایران فارس، اس کا حکمران کسریٰ کہلاتا تھا۔ دوسری طاقت کا نام تھا روم۔ اس کا بادشاہ قیصر کہلاتا تھا۔ قیصر و کسریٰ یہ دو طاقتیں تھیں۔ ان دونوں کے درمیان دنیا چکی کے پاٹوں میں پسنے کی طرح پستی رہی، یہ پوری دنیا پہ چھائی ہوئی تھیں۔ ان دو طاقتوں کے درمیان پسینے کی طرح چھوٹی چھوٹی طاقتیں تھیں۔

ایران فارس کہلاتا تھا اور اتنا بڑا ملک تھا، عراق بھی اسی میں، شام کا کچھ علاقہ بھی اسی میں، ہندوستان کا کچھ علاقہ بھی اسی میں، افغانستان بھی اسی میں، بلخ بخارہ بھی اسی میں تھا۔ ان کے عقیدے کیا تھے، ایمان کیا تھا، اخلاق کیا تھا، اخلاق بے حد گندہ تھا اگر پوری دنیا کی ناک کا کردار اتنا گندہ ہو تو باقی دنیا کا کیا حال ہوگا۔

نام اور کام میں تھا:

یہ اصول ہے کہ جس قوم کا وزیر اعظم اچھا ہوگا تو قوم بھی آہستہ آہستہ اچھی ہوگی۔ اگر وزیر اعظم شرابی ہوگا تو قوم بھی پھر نمازی نہیں ہو سکتی۔ اگر قوم کا صدر کمینہ ہوگا تو قوم بھی شرافت مآب نہیں ہوگی۔ جس قوم کا وزیر اعلیٰ کمینہ ہوگا اس قوم سے بھی خیر کی توقع نہیں ہو سکتی۔ نوشیرواں ویسے تو وہ بڑا عادل کہلاتا تھا،

Marfat.com

بڑا اچھا کہلاتا تھا لیکن جب کرسی کا چکر آیا تو نوشیرواں عادل نے سترہ بھائیوں کو پکڑوایا، سترہ بھائیوں کو پکڑ کے گاجروں کی طرح کٹوا ڈالا، آنکھیں نکلوا ڈالیں، سترہ بھائیوں کا قاتل لیکن نام ہے عادل۔

ایرانی نظریہ:

اسی فارس ایران کا ایک بادشاہ اس کا نام ہے کیقباد جونوشیرواں کا باپ ہے اتنا بڑا بے غیرت کہ اس وقت کا ایک ریفارمر تھا۔ اس کا نام تھا مُزدق ایرانی۔ مُزدق ایرانی نے نعرہ لگایا اس نے کہا کہ عورت کسی کی ملک نہیں ہے، عورت ہر کسی کی مشترکہ ہے جو چاہے کسی کی بیٹی پکڑ لے کسی کی بیوی پکڑ لے۔ یہاں تک وہ غالب آیا کہ اس نے بادشاہ کی گردن پہ ہاتھ دھر دیا۔ اس نے کہا کہ آج رات بیوی تیری ہوگی لیکن رات کو میرے ساتھ رہے گی۔ نوشیرواں نوجوان تھا اس نے اس مزدق ایرانی کے پاؤں پکڑ لئے، اس کے پاؤں میں سر دھر دیا۔ اس کے شہزادے نے اپنے ہاتھوں سے جوتے اتارے اور اس نے کہا جو مانگو پیش کریں گے۔ اگر بادشاہ کی عزت کو تار تار کر ڈالا تو پھر دنیا میں کسی کی عزت رہے گی ہی نہیں۔ مہربانی کر ہمارا گھرانہ تو رہنے دے۔ اس نوشیرواں کی شرط پر منتوں سماجتوں سے مُزدق باز آیا یعنی جہاں بادشاہ اپنی بیوی کی اپنے ہاتھوں عزت نیلام کرنے پر تُل جاوے، وہاں دوسروں کی عزتیں کہاں ہوں گی۔ یہ حال ایران کا ہے۔

بہن کے بطن سے:

اور تو اور جس کا نام ڈارا بادشاہ تھا۔ ارے ڈارا کیسا بادشاہ تھا جس کا نام تاریخ میں بڑا بادشاہ ہے۔ انگریزوں کی تاریخ میں ڈارا کا نام شاعری میں بڑا لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ وہ شخص تھا جس کے بارے میں تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ڈارا کے

Marfat.com

باپ نے اپنی بیٹی سے منہ کالا کیا اور اس سے ڈارا پیدا ہوا یعنی اپنی بہن کے پیٹ سے ڈارا پیدا ہوا۔ تاریخ طبری میں یہی لکھا ہے کہ ڈارا اپنی بہن کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے یعنی باپ نے اتنا بڑا ظلم کمایا کہ بیٹی سے منہ کالا کر ڈالا، جس سے یہ بیٹا پیدا ہوا۔ ساری دنیا میں جشن منائے گئے کہ بادشاہ کا بیٹا پیدا ہوا۔ آؤ بادشاہ کا نورِ نظر پیدا ہوا۔ لیکن کسی نے یہ نہ کہا کہ اوئے ظالموں نہ بہن ہے، نہ ماں ہے، نہ خالہ ہے۔ یہ رشتوں کا تقدس پامال ہو رہا ہے، عزتیں نیلام ہو رہی ہیں کوئی کبھی تو آئے گا کہ ماں ماں کہلائے گی، بہن بہن کہلائے گی، بیٹی بیٹی کہلائے گی۔ لیکن ابھی تک یہ رشتہ کوئی نہیں، ابھی تک پاکیزگی نام کی کوئی چیز نہیں۔ ڈارا کا یہ حال حتیٰ کہ ڈارا کے گھر میں جب اس کی اپنی بیٹی پیدا ہوئی اس کی بیٹی کا نام تھا روشنک، تو وہ بیٹی کو اس نیت سے پالتا رہا کہ اس سے شادی کروں گا۔ جب بیٹی جوان ہوگئی تو یونانیوں سے لڑائی چھڑ گئی۔ جس وقت میدان میں تھا تو دل میں تھا کہ میدانِ جنگ میں بیٹی سے منہ کالا کروں گا لیکن وقت نہ آیا۔ یونانیوں نے ڈارا کو خنجر مار مار کر ڈھیر کر ڈالا۔ اس کے سانس اٹکنے لگے، وہ مرنے لگا۔ اس نے اپنے جرنیل فلک سکندر کو بلایا اس نے کہا بیٹی میری تھی میں اس کو اپنی شادی کیلئے پال رہا تھا لیکن میری وصیت سن لے کہ اب میرے جانے کے بعد اب تو اسے اپنا بنا لینا۔ یعنی صورت حال یہ ہے کہ نہ بیٹی ہے، نہ ماں ہے، نہ بہن ہے۔ عزتیں نیلام ہو رہی ہیں، برباد ہو رہی ہیں اور یہ لوگ بھی درختوں کے پجاری، کہیں آگ کے پجاری ہیں۔ یہ تھا ایران کا نقشہ، جب میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا میں آنے والے تھے تو ایران کا حال یہ تھا۔

Marfat.com

برصغیر کی حالت:

اب ایران کے بعد ذرا اپنی حالت کا بھی جائزہ لے لیں برصغیر پاک و ہند والوں کا حال کیا تھا، ہمارا حال ان سے بھی بُرا تھا۔ یہاں ہندومت تھا، ہندو مت کے اندر چھوت چھات کی بیماری تھی۔ اگر خاوند مر جاتا تو بیوی کو بھی ساتھ مرنا تھا۔ اگر خاوند مر گیا تو بچاری عورت کو بھی پکڑو اس کو بھی ساتھ جلا ڈالو۔ وہ روتی رہ جائے ، وہ چیختی رہ جائے، اوئے میرے جلانے والو میرا قصور کیا ہے، میری غلطی کیا ہے، میری موت کا وقت نہ آیا لیکن تم میرے خاوند کے مرنے کے ساتھ مجھے کیوں مار رہے ہو، کیوں جلا رہے ہو، لیکن وہ کہتے تھے کہ ہمارا مذہب یہ کہتا ہے کہ خاوند مرے تو عورت کو بھی مار ڈالو، اس کو بھی جلا ڈالو، اس منحوس وجود کو مٹا ڈالو، اس کو بھی زندہ رہنے کا حق نہیں اور بچارے غریبوں کے اوپر بھی اسی برصغیر کے اندر ظلم ڈھائے گئے۔ ایک شودر قسم کا مذہب ایجاد کیا گیا اور ان کو پلید قرار دے دیا گیا۔ اتنا پلید قرار دے دیا گیا کہ اگر کنوئیں کے اوپر ان کا سایہ پڑ جاتا تو ان کو پکڑ کر ذبح کر دیا جاتا۔ اس پانی کو پلید قرار دے دیا جاتا۔ انسان انسان کو پلید سمجھ رہا ہے، انسان انسان کو ذبح کر رہا ہے اور تو اور .....

میرے دوستو یہ تو آپ بعد میں کوئی چوہدری بنے بیٹھے ہو۔

کوئی ملک بنے بیٹھے ہو۔

کوئی خان بنے بیٹھے ہو۔

کوئی چیمے بنے بیٹھے ہو۔

کوئی جٹ بنے بیٹھے ہو۔

کوئی غازی بنے بیٹھے ہو۔

Marfat.com

کوئی حاجی بنے بیٹھے ہو۔
لیکن اگر میرا مدنی نہ آتا تو تم سارے ہندو بن کے مر جاتے۔ یہ تو ہاتھ اُٹھا کر دعا دو کہ مدینے والے نے ہمیں کلمہ پڑھا دیا۔

آمنہ کے لال کا صدقہ:

ہم یہ سب بٹ، چوہدری، جٹ سب رام رام کر رہے ہوتے، ارے یہ اسلام آیا اور رب نے کرم فرمایا آمنہ کا لال آیا، کفر پہ زوال آیا، انسانیت پہ جمال آیا، ہمارے ہونٹوں پہ نام رب ذوالجلال آیا۔

ہمارا حال کیا تھا ہم کیا تھے آج تو الحمد للہ مان ہے کہ ہم مسلمان ہیں، اب پوچھو تو کہتے ہیں کہ اساں جدی پُشتی مسلمان آں۔ ارے تمہاری پشتوں کی کوئی خبر لے تو پتہ چلے کہ تمہاری کتنی پشتیں مسلمان ہیں اس لئے پس پردہ ہی رہنے دو۔

وہ علامہ اقبال نے کسی جگہ پہ کہا تھا۔

میں اصل کا سومناتی آبا میرے لاتی مناتی

میں تو سومنات کے مندروں کی پیداوار، پر یہ تو کرم کسی نے فرمایا کہ ہمیں کلمہ پڑھایا۔ ہند کا حال کیا تھا کوئی پیپل کو پوج رہا تھا، کہیں گندہ کو پوج رہے ہیں، کہیں چاند کو پوج رہے ہیں، کہیں بیوی اپنے خاوند کے ساتھ جل کر مر رہی ہے۔ انسان چھوت چھات کے چکر میں انسان کو ذبح کر رہا ہے۔

یعنی بیالیس کروڑ بت تھے جن کو ہند والے پوجا کرتے تھے۔ کہیں پتھروں کو پوج رہے ہیں اور یہاں تک کہ کبھی لہروں کو پوج رہے ہیں، کبھی ہواؤں کو پوج رہے ہیں۔ ہم تھے پجاری بتوں کے لیکن دعائیں دو مدینے کے والی کو۔

Marfat.com

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے

اللہ اللہ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا اگر میرے نبی کا میلاد نہ ہوتا تو یہ خطۂ ہند بھی آباد نہ ہوتا۔ ہم بھی مندروں پر ٹلیاں کھڑکا رہے ہوتے۔ لیکن اب آپ بتائیں کہ جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہند والوں پر اتنا کرم فرمایا تو اب ہند والے اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد مناویں یا نہ مناویں۔

یہ نیم چڑھے کریلے پوچھتے ہیں کہ یہ میلاد کیوں منایا جاتا ہے۔ ان کو بتاؤ کہ میلاد اس لئے منایا جاتا ہے کہ تم تو جان بوجھ کر اندھے بنے بیٹھے ہو اور پوچھو کون ہو کہتے ہیں ہم تو توحید کو مانتے ہیں۔ اے جاہلو توحید کہاں تھی جب میرا نبی نہ تھا۔ کوئی مولوی مجھے بتائے، کوئی شیطانی مولوی توحید کا ٹھیکیدار مجھے بتائے، کوئی وہابٹر مولونڈا مجھے بتائے، کوئی اہلحدیث مجھے بتائے کہ جب میرا نبی نہیں آیا تھا تو کعبے کا حال کیا تھا، ہند کا حال کیا تھا، مصر کا حال کیا تھا، یونان کا حال کیا تھا، ارے کائنات کا حال کیا تھا، علامہ اقبال کہتا ہے۔

ہم سے پہلے عجب تھا تیرے جہاں کا منظر
کہیں مسجود تھے پتھر کہیں معبود شجر

تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام تیرا
قوت بازوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کام تیرا

اب کوئی مانے نہ مانے، جائے جہنم، ہم نے ٹھیکہ نہیں لیا ہوا سب کو جنت لے جانے کا۔

مالی دا کم پانی دینا تے بھر بھر مشکاں پاوے
مالک دا کم پھل پھل لانا لاوے یا نہ لاوے

Marfat.com

ہمارا کام ہے پورا نقشہ کھینچ کے رکھ دینا، آگے کوئی مانے تو اللہ اس کا بھلا کرے اور جو نہ مانے تو اس کا اللہ ہی جانے۔ لیکن یاد رکھو ہند کا نقشہ یہ ہی تھا جو میں نے اجمالاً بیان کر دیا۔ مؤرخوں کی غلطی ہو سکتی ہے لیکن انہوں نے گن گن کے بتائے کہ بیالیس کروڑ بُت تھے۔ جن کو ہند کے لوگ پوجتے تھے۔ بیالیس کروڑ خدا کہاں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خدا کہاں۔

نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

ہم سے دو لیڈروں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن کتنا باکمال نبی ہے کہ مدینے میں بیٹھ کر ہند کے اُوپر نگاہ ڈالی۔

کسی کو معین الدین اجمیری بنا ڈالا۔

کسی کو داتا علی ہجویری بنا ڈالا۔

کسی کو فرید الدین گنج شکر بنا ڈالا۔

کسی کو قمر الدین سیالوی بنا ڈالا۔

کسی کو پیر کرم شاہ الازہری بنا ڈالا۔

ارے چھوٹے چھوٹے دیے جلائے، چھوٹے چھوٹے چراغ مدینے والے نے جلائے۔ جو بھی مدینے جاتا تو مدینے والا اندر سے فرماتا۔ ہجویری تو لاہور جا، اجمیری تو اجمیر جا، عبدالقادر جیلانی تو بغداد جا، وہیں سے ڈیوٹیاں لگاتا تھا، چھوٹے چھوٹے دیے جلاتا تھا اور ایک دیا جہاں میرے نبی کا آتا تھا نقشہ بدل جاتا تھا۔

وہ لوگ بڑے نمک حرام ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تو فائدہ دے سکتا ہے۔

Marfat.com

کیا نبی بھی فائدہ دے سکتا ہے۔ مجھے یہ بتاؤ کہ ایمان سے کوئی بڑا فائدہ ہے۔ ایمان کس نے دیا۔ کیا جبریل علیہ السلام تمہارے گھر تمہیں دے گیا تھا۔ عزرائیل چھوڑ گیا تھا ایمان۔ ارے ایمان میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے آیا۔ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چراغ جلاتے چلے گئے اور اللہ کریم کرم فرماتے چلے گئے۔ لیکن سچ تو یہی ہے جو علامہ اقبال نے کہا ہے۔ اقبال جب اپنی آئی پہ اتر آتا ہے تو کہتا ہے کہ یا دامن یزداں چاک یا اپنا گریبان چاک، کہتا ہے:

کہ تھی تو موجود ازل سے ہی تیری ذاتِ قدیم
پھول تھا زیب چمن پر نہ پریشان تھی شمع

تو گر ہم سے تھوڑا سا گلا بھی سن لے۔ یا اللہ تو تو تھا لیکن بُت کیوں تھے۔ تو تو تھا لیکن تیرے اپنے گھر کا حال کیا تھا۔ اللہ کے اپنے گھر میں کتنے بُت تھے۔ تین سو ساٹھ بُت اور بُت کیا خدا کے ہمسائے ہوتے ہیں۔ نہیں بُت اینٹی خدا ہوتے ہیں مخالف ہوتے ہیں۔ خدا کے مقابلے میں ہوتے ہیں۔ اے اللہ تیرا اپنا جو بیت اللہ تھا، تیرا اپنا جو کعبہ تھا اس کا یہ حال تھا، لوگوں نے تین سو ساٹھ بُت تیرے گھر میں بسا رکھے تھے۔

یہی اقبال نے کہا کہ:

تھی تو موجود ازل سے ہی تیری ذاتِ قدیم
پھول تھا زیب چمن، پر نہ پریشان تھی شمع
شرطِ انصاف ہے اے صاحبِ الطافِ امین
بوئے گل پھیلتی کس طرح جو ہوتی نہ نسیم

Marfat.com

میلاد کا جلوس:

بار، ربیع الاول کی صبح ٹھنڈی ٹھنڈی، میٹھی میٹھی، مہکی مہکی، بھینی بھینی خوشبو نہ ہوتی تو نسیم نہ ہوتی۔ میرے مدنی کا میلاد نہ ہوتا تو تیرا جہاں آباد نہ ہوتا۔ اے مسلمانوں بارہ ربیع الاول کو ہم عید مناتے ہیں لیکن کوئی ادھر کونے میں کھڑا ہوتا ہے، کوئی ادھر کھڑا ہوتا ہے۔ کوئی اپنی دکان کے دروازے پہ کھڑا ہوتا ہے۔ باعثِ شرم ہے ہمارے لیے اگر نواز شریف کے کسی چمچے کا جلوس آتا ہے تو سارے کونسلر پیچھے ہوتے ہیں اگر تمہارے صادق گورنر کی گاڑی یہاں سے آتی ہے تو بڑے بڑے ملک، بڑے بڑے خان، آگے پیچھے پھرتے ہیں اس وقت تو کوئی شرم لاحق نہیں ہوتی۔

لیکن جب ساری کائنات کے سردار حسنین کے نانا کا میلاد ہوتا ہے۔ میلاد کا جلوس ہوتا ہے تو تجھے شرم آتی ہے۔ ارے نواز شریف جیسے، شہباز شریف جیسے، مشرف جیسے، شوکت عزیز جیسے لاکھوں آدمی میں مدنی کے دروازے کے کُتے پہ وار دوں۔ ان کے لئے تو تمہارے حاجی بھی، نمازی بھی، قاضی بھی پھرتے ہیں گلی میں لیکن تمہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس میں شرم لاحق ہوتی ہے۔

جس وقت قائداعظم ڈے ہوتا ہے تو ہمارے کونسلر کبھی ادھر گھاس پھوس کی طرح جا بیٹھتے ہیں کبھی ادھر بیٹھتے ہیں۔ یاد رکھو یہ تمہاری ممبریاں، یہ تمہاری کونسلریاں، یہ موسمی مینڈک، یہ برساتی چکر، یہ چند دن کے ہیں لیکن غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر میں بھی ہوگی، حشر میں بھی ہوگی۔

چوہدری جی یاد رکھیں اگر میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو

Marfat.com

آپ سارے سور بن کے مر جاتے پر جو شکلیں سلامت ہیں یہ میرے نبی کی دعا کی برکت ہے۔

خان صاحب ملک صاحب، بٹ صاحب اگر آج آپ انسان کی صورت لے کے بیٹھے ہیں۔ آج ہم مولانا بنے بیٹھے ہیں تو یہ سارا صدقہ ہے آمنہ کے لال کا۔

جب تیری سرکار میں آئے تو سبھی ایک ہوئے
بندہ و محتاج و غنی سبھی ایک ہوئے

میں نے عرض کیا کہ ہندوستان میں ہم بھی رام رام کر رہے ہوتے اگر پیارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آتا۔ میرے لفظ اونچ نیچ ہو سکتے ہیں لیکن مطلب یہ ہے کہ اگر میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد نہ ہوتا تو ہم آج کلمہ نہ پڑھ رہے ہوتے۔ یہ اللہ پاک کا کرم ہے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ربیع الاول شریف کی صبح کو میلاد ہوا اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کی برکت سے سارا جہاں آباد ہوا۔ یہ برصغیر کا مختصر نقشہ میں نے آپ کو بتایا۔

اب ذرا روم کی طرف نظر اُٹھایئے جسے آج کل اِٹلی کہتے ہیں۔ روم کی طرف جاؤ گے تو وہ بھی بتوں کے چکروں میں۔ ان کا حال بھی اس سے مختلف نہ تھا اور اگر آپ یونان کی طرف آئیں گے تو یونان اس وقت سب سے زیادہ ذہین تھا۔ کیونکہ ارسطو بھی یونان کا، افلاطون بھی یونان کا، بڑے بڑے دانا یونان کے تھے۔ ارسطو نے خود لکھا تھا اپنی کتاب میں کہ عورت ملکیت ہے ہر ایک کی جو چاہے کسی عورت کو پکڑ لے۔ جتنی مرد چاہیں اس کی عزت کو تار تار کر ڈالیں۔ کہتا تھا اس سے مثالی معاشرہ بن جائے گا یہ اس کا نظریہ تھا اس نے اس نظریہ کو خود پیش

Marfat.com

کیا اور پھر کمینہ یہ بھی کہہ گیا کہ دنیا والو قانون صرف غریبوں کے لئے ہوتا ہے، لشکریوں کے لئے ہوتا ہے، سپاہیوں کے لئے ہوتا ہے، قانون نہ جرنیل کے لئے ہوتا ہے نہ بادشاہ کے لئے ہوتا ہے۔ کہتا ہے کہ ظلم ہے کہ وہی قانون چھوٹے کے لئے ہو اور وہی قانون بڑے کے لئے ہو۔ یہ یونان کا حال تھا اور یونان کے اندر بُت پرستی بھی، آگ پرستی بھی اور یہاں تک کہ غریب کو روٹی نہیں ملتی تھی اور امیر ایک مرتبہ کھانا کھاتے تھے پھر قے کر دیتے تھے تا کہ جگہ بنے اور کھائیں یعنی کھانے کے اس قدر حریص تھے۔

اور عقل کے اندھے اس قدر کہ نام کیا ہے افلاطون، ارسطو ہیں بڑے عقل والے لیکن شرافت سے خالی، دانائی سے خالی، یہ یونان کا نقشہ تھا۔

مصر:

مصر بھی اس وقت موجود تھا لیکن مصر کے اندر اس وقت کیا حال تھا۔ آپ حیران ہوں گے کہ مصر والوں کو بھی بیٹی کا پتہ نہیں ہے۔ ایک بیوی ہے کسی کی وہ فخر کرتا ہے کہ میری بیوی فلاں کے گھر عزت تار تار کرواتی ہے۔ اس کو شرم نہ آتی۔ یہاں تک کہ جب اللہ کی بات آتی تو خدا کی بجائے گوبر کے اندر پیدا ہونے والے کیڑوں کو سجدے کرتے تھے۔ گوبر کی پیداوار، کیڑوں کو سجدے کرنا یہ مصر کا شیوہ تھا۔

چین:

اور ادھر آپ چین کو دیکھو تو چین کے اندر دو مذہب تھے ایک کو کہتے کا نفیوشس، دوسرے کے نام ہے ٹائیوازم اور یہ سور اور کتے کے پجاری، یہ تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے کہ اب تو تھوڑے تھوڑے بدلے ہوئے

Marfat.com

ہیں۔ لیکن کُتے کو ایسے کھاتے ہیں جیسے آپ دیسی مرغ کو کھاتے ہیں۔ کبھی دیکھا ہے چینیوں کو ماشاء اللہ۔ جتنا پلا پلا یا کُتا ہوگا۔ چینیوں کی بس اس پہ نظر پڑ جائے پھر تو اس کے شکار کے چکر میں ہی لگے رہتے ہیں۔ جیسے آپ حضرات دیسی مرغ اور وہ بھی گھر کا پلا ہوا ہو اس کا آپ ٹیسٹ رکھتے ہیں کہ بڑا مزے دار ہے۔

چین والوں سے ہمیں اس لئے پیار نہیں کہ کُتے خور ہیں۔ ہم تو اس لئے پیار کرتے ہیں کہ اچھا ہمسایہ ہے۔ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی وفا کرے تو وفا کرو۔ اس لئے ہم ان سے وفا کیے جا رہے ہیں۔ جہاں تک مذہب والا کھاتہ ہے ان کا کام بھی پَرلے درجے کا ہے۔ سور کھانا اور پھر اترانا۔ اب تو ماشاء اللہ چین والے بھی کھا رہے ہیں، انگلینڈ والے بھی ناروے والے بھی سور خور ہو گئے ہیں بلکہ یہودی بھی، عیسائی بھی سور خور، حالانکہ انبیاء علیہم السلام نے روکا اب سارے سور خور اور سود خور ہیں۔ بس سود اور سور میں تھوڑا سا فرق ہے۔ ''دال'' اور ''رے'' کا فرق ہے۔ اگر دال کی جگہ ''رے'' لگائیں تو سور ہو جاتا ہے اور اگر ''رے'' کی جگہ دال لگائیں تو سود بن جاتا ہے، یہ تھی چین میں بھی بربادی، نہ تصور خدا کا نہ تصور مولا کا۔ یہ تو باقی دنیا کا نقشہ تھا۔

سرزمین عرب:

اگر آپ عرب کو چلے جائیں تو رب تعالیٰ خود بول رہا ہے فرمایا عرب والے برباد تھے یہ غیر آباد تھے۔ یہاں تو ایسی ایسی غلط رسمیں تھیں کہ اگر انسان سوچے تو کلیجہ منہ کو آجاتا ہے۔ قرآن میں چودھویں پارے میں ایک رسم کا معمولی سا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

واذا بشر احدھم بالانثی ذل وجھہ مسودا وھو کظیم ○ یتواری

Marfat.com

من القوم من سوء مابشربہ ط ایمسکہ علی ھون ام یدسہ فی الترابط الاسآء مایحکمونO (النحل، 59,58)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ واضح فرمایا کہ یہ عرب والے کون تھے۔ فرمایا اور تو اور اخلاق سے عاری، سوچ سے عاری، کبھی پانی کے گھونٹ پہ سو سو سال لڑتے، کبھی گھوڑا دوڑانے پہ کئی کئی صدیوں لڑتے، مر جاتے اور عزت کا تصور بھی کچھ نہ تھا۔ عبادت کا تصور بھی یہ تھا کہ اگر کعبے کا طواف کرنے آتے، عورتیں کپڑے اتار دیتیں، مرد بھی کپڑے اتار دیتے، ننگے ہو کر عورتیں مرد مل کر کعبے کا طواف کر رہے ہیں، ننگے عبادت ہو رہی ہے، عجیب سلسلہ ہے اور اس کے علاوہ کوئی عرب کا آدمی سورج کو پوج رہا ہے، کوئی چاند کا پجاری ہے کوئی زندیق ہے، کوئی کسی کو مانتا ہی نہیں، کوئی نرا دہریہ ہے اللہ اکبر یعنی عرب کی دنیا میں بھی کوئی تصور توحید نہیں ہے۔ اگر ہے تو کہیں ایک ایک فرد ہے۔ باقی ساری دنیا کی ساری ٹیمیں ڈوبی ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور تو اور جو اپنے جسم کا نور، اپنے جگر کا ٹکڑا، اپنی آنکھوں کا نور، اپنی اولاد ہوتی ہے، آپ کسی آدمی کے بیٹے کے منہ پر تھپڑ ماریں تو اس کے کلیجے پہ چوٹ پڑتی ہے اور چیخ اُٹھتا ہے کہ میرے بیٹے کو تم نے ناجائز کیوں مارا۔ ہاتھ کیوں اُٹھایا، اگر کسی کی بیٹی کو تھپڑ مارو تو پھر بیٹے کا تھپڑ تو برداشت ہو جاتا ہے لیکن بیٹی پہ اٹھنے والا ہاتھ اس کو انسان کہتا ہے میں معاف نہیں کروں گا اس نے میری بیٹی پہ ہاتھ کیوں اُٹھایا۔

لیکن آپ تصور کریں کہ جس زمین پہ میرا نبی آ رہا تھا اس زمین کا حال کیا تھا۔ زمین ایسی جلی ہوئی کہ نہ کھیتی ہوتی ہے نہ آبادی ہوتی ہے۔ گرمی اس

Marfat.com

غضب کی پڑتی ہے کہ آسمان آگ برساتا ہے زمین بانجھ ہے سبزہ نہیں اُگتا زمین کے اوپر، زمین کے سینے کے اوپر نہ درخت اُگتا ہے، نہ کھیتی اُگتی ہے نہ آبادی ہوتی ہے، زمین کے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں۔ لینے ہی لینے کے لئے ہے، زمین آگ اُگل رہی ہے، انگارے اُگل رہی ہے، زمین کے پاس کچھ نہیں ہے آسمان سے آگ برستی ہے اور زمین تباہ و برباد ہے لیکن میرا مدینے والا، میرا سوہنا نبی، میرا پاک نبی جب آیا نہ تھا تو زمین تباہ و برباد تھی لیکن جب مدینے والا آتا ہے تو عرب کا مقدر بھی بدل جاتا ہے، لیکن آپ ذرہ ایک نقشہ سامنے لائیں کہ اللہ جو فرما رہا ہے کہ عرب والوں کی یہ عادت تھی۔

اذا بشر احدھم بالانثی ذل وجھه مسودا○

غصے میں کالے پڑ جاتے بیٹی کی پیدائش پر اور پھر کیا کرتے۔

یتواری من القوم○

اور پھر حالت یہ کہ باپ چہرہ چھپائے پھرتا ہے، گھر سے نہیں نکلتا۔ ارے کیا ہو گیا کہتا ہے میرا منہ کالا ہو گیا، دنیا کو منہ دکھاؤں کیسے، میں دنیا میں جاؤں کیسے، میرے گھر میں ایک لعنت آ گئی ہے، یہ نحوست پیدا ہو گئی ہے، میرے گھر میں تو مصیبت کھڑی ہو گئی ہے، ایسی کالک لگ گئی ہے، ایسا داغ لگ گیا ہے کہ میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا، یہ قرآن بتا رہا ہے کوئی تاریخ کی کتاب نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس وقت یہ حال ہوتا تو چاچا، باپ، دادا، خالو، ماموں، بھائی سارے گھر میں بیٹھتے کہ اس لعنت کا کیا علاج کریں۔

یتواری من القوم من سوء مابشربه ط ایمسکه علی هون ام یدسه فی الترابط الا ساء مایحکمون○

Marfat.com

تو سارے رشتہ دار فیصلہ کیا دیتے کہ اگر بے غیرت بن کے جینا ہے، اگر ذلیل بن کے جینا ہے اگر کمینا بن کے جینا ہے تو اس لعنت کو زندہ رہنے دے اس بیٹی کو زندہ رہنے دے اور اگر جوان مرد بن کے رہنا ہے تو اُٹھا اسے اور گاڑھ دے زمین میں، یا زمین پہ پٹخ کے مار تو مر جائے گی، اُٹھا کے ڈال دے اور چیلیں اُٹھا کے لے جائیں گی۔ اس کی زندگی کے ہوتے ہوئے تجھے عزت نصیب نہیں ہوگی۔ یہ قرآن مجید کہہ رہا ہے۔

ام یدسه فی التراب○

وہ اپنی بیٹیوں کو زندہ زمین میں گاڑھ دینا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الا ساء مایحکمون○

ایک صحابی:

یہ تو قرآن کی آیت سنی۔ اب حدیث بھی سن لیجئے تا کہ آپ کو اور مجھ کو پتہ چل جائے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی برکت کیا ہے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی رحمت کتنی بڑی ہے۔ پوری کائنات کا نقشہ آپ نے سن لیا اب ذرہ ایک حدیث سنیے۔ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک صحابی روتا ہوا آیا بلکتا ہوا آیا، تڑپتا ہوا آیا، گھٹنے زمین پہ رکھ کے اس طرح دھاڑیں مار مار کر رونے لگا جیسے کسی کا گھر تباہ ہو گیا، جیسے کسی کے سارے بیٹے مر گئے۔ اولاد ساری مر گئی ہو، کسی کا کچھ نہ بچا ہو، جس کا سب کچھ چھن گیا ہو آدمی درد مندوں والی چیخیں مارتا ہے، دھاڑیں مارتا ہے، اپنے ماتھے پہ ہاتھ رکھے عرض کرتا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں برباد ہو گیا، میری آخرت تباہ ہو گئی، میری دنیا کالی سیاہ ہو گئی، میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نے اس کو بلایا، ساتھ بٹھایا پھر فرمایا بول کیا ہوا کیوں اتنا روتا ہے تیری ساری اولاد مر گئی، تیرا گھر تباہ ہو گیا یا تیرا کچھ نہ بچا۔ کہتا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر برباد ہو جاتا تو دُکھ نہ تھا، ویران ہو جاتا تو دُکھ نہ تھا، میں اُجڑ جاتا مجھے تکلیف نہ تھی آقا میری بیوی مر جاتی تو مجھے اتنا دُکھ نہ تھا، اولاد خود مر جاتی فوت ہو جاتی مجھے دُکھ نہ تھا پر میں تو اتنا بڑا پاپی، اتنا بڑا گنہگار، اتنا بڑا اثم ہوں، آقا رب تعالیٰ تو میری طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کرے گا، آپ بھی مجھے دھکے دیں گے، میرے اوپر لعنتیں برسائیں گے۔ میں زمین پہ رہنے کے قابل نہیں مجھے زمین میں گاڑھ ڈالو، مجھے مار ڈالو۔

میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حوصلہ دیا فرمایا بات تو بتا، کیا جرم ہوا، کیا گناہ ہوا، کہتا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں ایک مرتبہ بچی پیدا ہوئی ایک بیٹی پیدا ہوئی میں نے بیٹی کو دیکھا، مجھے بڑا غصہ آیا میرے دل نے چاہا، اس کی ماں کو مار ڈالوں لیکن میں نے کہا چلو یہ زندہ رہے لیکن اپنی بیٹی کو دل چاہا کہ ابھی مار ڈالوں۔ لیکن میں نے کہا کہ اس سے یہ انتقام لوں گا کہ میرے گھر میں یہ لعنت کیوں پیدا ہوئی۔ اس کو کھلا پلا کر بڑا کروں گا جب سمجھدار ہو جائے گی تو زمین میں اسے زندہ گاڑھ کے اس سے بدلہ لوں گا کہ اس نے کیوں جنم لیا ہے۔ کہتا ہے کہ جب میری بیٹی کی عمر چھ، سات سال ہو گئی، سمجھدار ہو گئی میں نے ایک دن کسی اُٹھائی، رَسی اُٹھائی اور بیٹی کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا، میں جوش انتقام میں آیا لیکن وہ معصوم تھی اس کے دل دماغ میں نہ تھا کہ میرا باپ مجھے مار ڈالے گا۔ میں اپنی بچی کو لے کر ایک ویرانے کی طرف چل دیا، ایک جنگل کی طرف چل دیا، میں ویرانے میں آیا، میں نے اپنی بیٹی کو وہاں آہستہ

Marfat.com

آہستہ بٹھایا اور کسی کے ساتھ گڑھا کھودنا شروع کیا۔ میں گڑھا کھودتا تھا، گرد اُڑتی تھی میرے چہرے پہ پڑتی تھی، میری بچی چھوٹا سا آنچل چھوٹا سا دوپٹہ اُٹھا کے میرا منہ صاف کرتی تھی اور کہتی تھی ابو جی تھک گئے ہو ذرہ بیٹھ جاؤ۔ ابا جی تھک گئے ہو ذرہ آرام کرلو۔ ابا جی اتنی محنت کیوں کر رہے ہیں، گڑھا اتنا گہرا کھود رہے ہو، لیکن مجھے ترس نہ آیا گڑھا کھودتا رہا حتیٰ کہ جب میں نے گڑھا کھود لیا میں نے بیٹی کو پکڑا، بیٹی کو پکڑ کر میں نے دھکا دیا۔ بیٹی گڑھے میں جا گری اس کی ایک چیخ بلند ہوئی، میں نے مٹی ڈالنا شروع کر دی وہ پکارتی رہی، میرے ابا میرے باپ میرا گناہ بتاتا جا۔ میری غلطی بتاتا جا۔ میرے ابا میں نے کونسا گناہ کمایا۔ میرے ابا میں نے کونسی غلطی کی۔ میرے ابا میں نے کونسا ظلم کمایا، جس کا بدلہ یہ ہے کہ مجھے زندہ گاڑھ رہے ہو، زندہ مار رہے ہو، وہ صحابی کہتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس وقت کوئی ترس نہ آیا اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈالتا رہا حتیٰ کہ میری بیٹی نے آواز دی ابا اگر مجھے مارنا ہے، مجھے زندہ زمین میں نہ گاڑھ، گسی اُٹھا میرے سر پہ مار۔ میرا سر کاٹ دے۔ میں مٹی میں زندہ دب جاؤں گی مجھے دُکھ ہو گا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بیٹی مجھے پکارتی رہی مجھے ترس نہ آیا۔ میں نے اس کے سینے کے اوپر بھی مٹی ڈال دی اس نے اپنا انگوٹھا دوپٹے میں پھنسایا اور کہا مجھے قتل کرنے والے مجھے مارنے والے، مجھے بے شک مار دے، مجھے گاڑھ دے پر یہ دوپٹہ لیتے جا میری ماں کو میرا دوپٹہ دینا، اسے یاد کرے گی تسلیاں پائے گی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے بیٹی کو مار ڈالا لیکن اب جب رات کو سوتا ہوں، ساری رات روتا ہوں، میری بچی کی چیخیں مجھے ساری رات خواب میں بھی سنائی دیتی ہیں۔ میرے آقا میرے جیسا پاپی،

Marfat.com

میرے جیسا گناہگار، بیٹی کا قاتل بخشا جائے گا۔ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی روئے، صحابہ بھی روئے، پکڑ کے میرے نبی نے سینے سے لگایا۔ فرمایا اتنا بڑا پاپ تو نے کمایا اتنا ظلم تو نے کمایا، ہائے کفر کے اندھیرے، ہائے جہالت کے اندھیرے پر جب پائے مدنی نے پھیرے، اندھیروں میں ہو گئے سویرے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑ کر چھاتی سے لگایا پھر فرمایا نہ گھبرا تو نے کلمہ سنایا، کل قیامت کا دن جب آوے گا تو تیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے پکڑ کے لے جاوے گا۔ اللہ کی بارگاہ میں شفاعت فرماوے گا، تیری بیٹی کو بھی راضی کروں گا اور تجھے بھی بخشواؤں گا۔

ہم سے پہلے عجب تھا تیرے جہاں کا منظر
کہیں مسجود تھے پتھر کہیں معبود شجر
نقش توحید کا ہر دل پہ بٹھایا ہم نے
اور زیر خنجر بھی یہ پیغام سنایا ہم نے

برکات میلاد:

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی برکت سے بیٹیوں کے قاتل بیٹیوں کی حفاظت کرنے والے بن گئے۔ اپنی بیٹیوں کے محافظ بن گئے۔ لیکن یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ نقشہ عرب کا کیا ہے۔ عرب والوں کی رسم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسم یہی تھی کہ بیٹیوں کو زندہ مار ڈالو، گاڑھ ڈالو، کوئی رشتہ، کوئی تقدس، کوئی پاکیزگی نہیں ہے۔ اگر میلے لگاتے ہیں تو شعر و شاعری ہو رہی ہے۔ وہ اُدھر سے ان کی ہجو کرتا ہے وہ ان کی ہجو کرتا ہے، شرافت اور عزت نیلام ہو رہی ہے لیکن جب میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو

Marfat.com

صرف عرب کا جغرافیہ نہیں بدلا، صرف ہند کا جغرافیہ نہیں بدلا، صرف ہند کی سوچ نہیں بدلی بلکہ جب میرا نبی زمین میں آیا تو اللہ نے کھلا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وما ارسلنك الا رحمة اللعالمين○

بہرحال برادرانِ اسلام میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ بارہ ربیع الاول شریف کو میرے آقا کی آمد کا دن ہے اور یہ پوری کائنات کے چھٹکارے کا دن ہے اور یہ اللہ کی رحمت کے نظارے کا دن ہے۔ میں نے صرف یہ چاہا تھا کہ پوری کائنات کا پوری دنیا کا نقشہ بتا کے آپ کو یہ بتا ڈالوں کہ رب جو بول رہا ہے۔

ان كانوا من قبل لفى ضلل مبينٍ○

اور دوسرے مقام پر رب فرماتا ہے۔

واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداءً فألفّ بين قلوبكم فاسبحتم بنعمته اخوانا○

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان انسان کے خون کا پیاسا تھا، انسان انسان کا دشمن تھا، انسان انسان کو ذبح کر رہا تھا۔ اس وقت کوئی رشتے کا تقدس نہ تھا لیکن میرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا تو اس نے آپس میں محبت کا رشتہ قائم فرمایا اور ایک کلمہ ایسا پڑھایا کہ یہ کلمہ جب ہونٹ پہ آیا تو بلال حبشی کو عمر فاروق کا بھائی بنا ڈالا، ایک کالے حبشی غلام کو صدیق اکبر کا بھائی بنا ڈالا۔

اقبال یہ کس کے عشق کا فیض عام ہے
کہ رومی فنا ہوا حبشی کو دوام ہے

Marfat.com

ایک ایسا کلمہ سکھایا کہ ہم پاکستان میں ہمارے بھائی بنگلہ دیش میں آگے ہمارے بھائی عرب میں، عرب والوں کے بھائی شام میں، شام والوں کے بھائی آگے ترکی میں، اگر کینیڈا میں کوئی مسلمان بیٹھا ہے لیکن جب اذان کا جملہ آتا ہے تو ہر مسلمان کہتا ہے ''لا الہ الا اللہ''۔ اسی لئے اقبال نے کہا تھا۔

کہ اپنی ملت کو قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
کہ ترکیب میں خاص ہے قوم رسول ﷺ ہاشمی

ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم ہیں، ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہیں۔ ہم نبی پاک کی امت ہیں اس لئے تخصیص ہماری اپنی جگہ پہ لیکن یہ بات ماننی پڑے گی کہ جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف نہیں لائے تھے پوری کائنات میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ:

وہ آئے روشنی بن کر شبستانِ محبت میں
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا ہی اجالا ہے
نور سرکار نے ظلمت کا بھرم توڑ دیا
اور کفر کافور ہوا شرک نے دم توڑ دیا
اور شدتِ ظلم ہوئی خلق محمد ﷺ سے فنا
جتنے شداد تھے ہر ایک نے دم توڑ دیا

اس لئے یہ آپ یاد رکھیں کہ بارہ ربیع الاول ہی میرے نبی کے میلاد کا دن ہے اور اگر کوئی پوچھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ کب فرمایا۔ وہ تھا دو ربیع الاول، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پردہ فرمانا ایسے نہ تھا جیسے ہمارا پردہ کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانے لگے تو فرمانے لگے۔

انا فرط لکم○ میں جا رہا ہوں میرے امتیوں نہ گھبرانا۔

Marfat.com

حیاتی خیرلکم ومماتی خیرلکم○

میرا یہاں رہنا بھی تمہاری بھلائی ہے اور یہاں سے جانا بھی تمہاری بھلائی ہے۔ میرے دوستو یاد رکھو۔ کوئی نبی جب دنیا سے جاتا ہے تو ہماری طرح نہیں جاتا بلکہ وہ تو اپنے رب سے وصال کرتا ہے۔ علامہ اقبال کہتا ہے۔

مرگِ مومن چیست ہجرت سوئے دوست

وصال یار:

مومن کی موت کیا ہے یار کی طرف ہجرت ہے، اپنے یار سے وصال کرنا ہے، اپنے یار سے ملنا ہے۔ علامہ اقبال فرماتا ہے:

مرگِ مومن چیست ہجرت سوئے دوست
ترکِ عالم اختیار کوئے دوست

کہ مومن جب دنیا سے جاتا ہے دنیا سے بستر اُٹھاتا ہے تو یار کے کوچے میں جا کر ڈیرہ لگاتا ہے۔ یہ علامہ اقبال کہہ گئے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ یہ جاہلوں، بدوؤں، اس قسم کے لوگوں کی یہ سوچ ہو گی میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو وصال فرمایا اور خود فرمایا کہ گھبرانا نہیں ہے میرے امتیوں میرا یہاں رہنا بھی تمہارے لئے بھلائی ہے اور میرا یہاں سے جانا بھی تمہاری بھلائی ہے اور آگے چل کے میں تمہارے لئے اہتمام کروں گا، تمہارے لئے انتظام کروں گا۔ کہیں حوضِ کوثر سجاؤں گا، کہیں پل صراط پہ ڈیرے لگاؤں گا۔ تم آؤ گے اور میری دعا کے صدقے خیر سے گزر جاؤ گے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ:

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
ایسی آنی ہے کہ فقط آنی ہے

Marfat.com

بہرحال ذہن میں رکھیں کر ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بلکہ ہر نبی، ہر ولی، ہر مومن زندہ ہے میرا نبی تو زندوں کا سردار ہے، میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ میں تو لکڑیاں ہوں تو وہ بھی زندہ ہو جائیں۔ میرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو پتھر پہ نگاہ ڈالے تو پتھر مین جان آ جائے۔

اس لئے دو ربیع الاول میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال اور بارہ ربیع الاول میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا میلاد ہے۔ بہرحال یاد رکھو کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آئے تھے تو دنیا آباد ہوئی تھی۔ تھوڑا سایہ بھی سن لیجئے کہ جب میرا نبی آیا، آپ پوچھیں گے کہ آپ رہے کہاں کدھر رہے تھے۔ حدیث بتاتی ہے کہ جس رات میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں تشریف لائے تھے۔ اس رات سے کائنات کی کایا پلٹنی شروع ہو گئی تھی۔ یوں سمجھو کہ پیارا نبی اماں کے سینہ اقدس میں آیا۔ اللہ نے فرمایا، پہلے اعلان جنت میں ہوا کہ اوئے خادم جنت کے سارے دروازے کھول دو، جنت کو سجا دو، روش روش کو نکھار دو، الٰہی کیا ہو گیا، فرمایا کہ مدنی اپنی امی کے سینے میں چلے گئے ہیں، میرے محبوب کے آنے کے دن قریب آنے لگے ہیں، رب رحمت برسانے لگے ہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں آئے تھے زمین سوکھ چکی تھی یعنی قحط تھا۔ جانور بھوکے مر رہے تھے جونہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں تشریف لائے۔ اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امانت کے لئے تشریف لائے تو۔

اللہ پاک نے ایسی بارش برسائی کہ زمین سرسبز ہو گئی، شاداب ہو گئی، ہر طرف کھیت لہلہانے لگے، یہاں تک کہ سمندر کے جانور، سمندر کے اندر ایک

Marfat.com

دوسروں کو مبارک بادیاں دینے لگے کہ اے سمندر والو مبارک ہو اللہ کا حبیب آ رہا ہے۔ ان کو بھی کسی نے خبر دی ہو گی کہ اللہ کا محبوب آ رہا ہے اور تو اور حدیث پاک میں آتا ہے۔ مفسرین نے یہ واضح لکھا ہے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والدہ کے بطن میں تشریف لائے تھے تو مشرق کے جانور خوشی سے مغرب کی طرف جانے لگے اور مغرب کے جانور خوشی سے مشرق کی طرف جانے لگے۔ دوڑ دوڑ کے بول بول کے جانور کہتے تھے ایک دوسرے کو کہ مبارک ہو اب بھوکے نہیں مریں گے، رب کا دلدار آ رہا ہے۔ جانور خوشیاں منا رہے ہیں۔ وحشی خوشیاں منا رہے ہیں، چرند، پرند خوشیاں منا رہے ہیں، بندے بھی خوشیاں منا رہے ہیں اور تو اور جب میرا پیارا محبوب آ رہا تھا تو کعبہ بھی جھوم رہا تھا۔ کعبہ گھوم رہا تھا، اوئے پتھر کے بنے ہوئے تجھے خیر تو ہے آج تیری اینٹ اینٹ جھوم رہی ہے۔ آج تیرا پتھر پتھر جھوم رہا ہے قیامت تو نہیں آ گئی ہل رہا ہے، جل رہا ہے، اس نے کہا کہ نہ ہل رہا ہوں، نہ تڑپا رہا ہوں، نہ زلزلہ آ رہا ہے۔ یہ خوشی کا رقص ہے یہ وجد آ رہا ہے۔ ارے تجھے کیوں وجد آ رہا ہے اس نے کہا سنا نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ رہا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
اور تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کے گر گیا

میرے آقا کی امی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سینے میں تھے میں کسی بُت کے قریب سے گزرتی تھی۔ بُت زمین پہ جا گرتا تھا اور ''ھو اللہ احد'' کے نعرے لگاتا تھا۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

Marfat.com

کس کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے
منہ کے بل گر کے "ھو اللہ احد" کہتے تھے

یہ میرے نبی کے میلاد کی برکت تھی کہ بت گرتے جا رہے تھے اور اللہ کے نعرے بُت بھی لگاتے جا رہے تھے۔ اسی لئے ہم سُنی بھی میلاد مناتے ہیں۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی
جنہیں سن کے دلَ شاد ہوتا رہے گا
خدا اہلسنت کو آباد رکھے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد ہوتا رہے گا

Marfat.com

عید میلاد

خطاب

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست

میلادرسول کی آمد	123
بشارت	126
عید میلاد پر خوشی منانا	127
خوشی منانے کے طریقے	128
شبِ قدر	130
دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں چنے	132

Marfat.com

دو عالم کا حاصل یہی بارہویں ہے
مری عید کامل یہی بارہویں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
واذ قال عیسٰی ابن مریم یٰبنی اسرآئیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھٰذا سحر مبین۔

برادران ملت! بہ آواز بلند درود وسلام کا نعرہ لگایئے۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد وبارک وسلم

جو عشق نبی میں مست ہوا، کیا بات ہے اس مستانے کی
ہر گام پہ سو سو عقل فدا، گو شکل تو ہے دیوانے کی
جس دشت میں ان کا متوالا، طیبہ کے ترانے گاتا ہو
شاداب چمن سے بہتر ہے کیا بات ہے اس ویرانے کی
وہ کیف حضوری کیا کہیئے؟ کہیئے بھی تو کہنا مشکل ہے
اشکوں کی لذت کیا کہنا؟ یہ بات نہیں سمجھانے کی
اس بزم کے قابل میں بھی نہیں یہ دل بھی نہیں یہ جان بھی نہیں
دن رات یہ الجھن رہتی ہے کیا فکر کروں نذرانے کی؟
آتا ہے خوشی کا وہ موقع جس موقع پہ جاں قربان کروں
آئیں گے، لحد میں آئیں گے، بس دیر تو ہے مرجانے کی

حضرات گرامی! یہ بارہویں شریف کی مقدس محفل یعنی جلسہ

Marfat.com

میلا دالنبی ﷺ ہے جو مولائے کل، حضور ختم الرسل نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے ذکر جمیل اور آپ کی سیرت مقدسہ کے بیان کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔

حضرات! سال کے بارہ مہینوں میں ایک مسلمان کے نزدیک ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ وہ ایمان افروز اور روح پرور تاریخ ہے۔ جو ایمانی شادمانی کے ہزاروں گلشن اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ درحقیقت یہ تاریخ ایک مسلمان کی وہ ''عیدسعید'' ہے۔ کہ عیدالفطر ہو، یا عیدالاضحیٰ، شبِ برأت ہو یا شبِ قدر، ہر اسلامی خوشی کا دن، اور ہر ایمانی شادمانی کی رات اسی بارہویں شریف کا طفیل اور صدقہ ہے۔ واللہ! یہ مقدس تاریخ اگر اپنے دامن میں ولادتِ مصطفےٰ ﷺ کی مسرت لئے ہوئے عالم وجود میں نہ آتی تو نہ کعبہ قبلۂ اہل ایمان ہوتا نہ نزولِ قرآن ہوتا نہ دین الام ہوتا کوئی مسلمان ہوتا ؎

ہوتے نہاں خلا و بنا کعبہ و منیٰ؟
لولاک و ما ! صاحبِ لولاک تیرے گھر کی ہے

مسلمانو! سبحان اللہ سبحان اللہ اس بارہویں شریف کی شان کا کیا کہنا؟ سن لو۔ اس بارہویں شریف اور میلا درسول کی عظمت کا کیا پوچھنا؟ ؎

مسرت کی محفل یہی بارہویں ہے دوعالم کا حاصل یہی بارہویں ہے
سکوں بخش بسمل یہی بارہویں ہے مری عید کامل یہی بارہویں ہے

یہ بارہ نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ شمس و قمر کی جبیں جگمگاتی ؟ نہ شاخوں پہ بیٹھی کلی مسکراتی
نہ شبنم میں پتی چمن کی نہاتی نہ آکر گلوں کو صبا گدگداتی

یہ بارہ نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

دوعالم کی بستی بسی اس کے صدقے گلوں کو ملی تازگی اس کے صدقے

Marfat.com

ملی جس کو جنت ملی اس کے صدقے ولی اس کے صدقے نبی اس کے صدقے
یہ بارہ نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
یہ محفل ہے نعتیں سنانے کی محفل یہ محفل ہے خوشیاں منانے کی محفل
یہ محفل ہے آقا کے آنے کی محفل یہ محفل ہے قسمت بنانے کی محفل
یہ بارہ نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

میلادرسول کی آمد:

حضرات! اس بند کے آخری دو مصرعے بڑے ہی روح پرور اور ایمان افروز ہیں۔ سبحان اللہ، ماشاء اللہ، سنئے اور غور سے سنئے: ؎

یہ محفل ہے آقا کے آنے کی محفل
یہ محفل ہے قسمت بنانے کی محفل

واللہ! بڑا ہی کیف آور، اور وجد آفریں شعر ہے۔ اور آپ یہ نہ سمجھئے کہ یہ میرے دماغ کی جولانی، یا میرے زورِ بیان کی طوفانی روانی ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسی روشن حقیقت ہے کہ آفتاب و ماہتاب کی تجلیاں اس سے نوروضیا کی بھیک مانگا کرتی ہیں۔

مسلمانو! غمگسارِ دردمنداں، اور چارہ گرِ بیکساں، رحمتِ عالم وعالمیان ﷺ کا مدینہ سے کہیں آنا اور جانا یہ کوئی نادرالوجود یا تعجب خیز بات نہیں۔ مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ تم مدینے سے دُور ہو۔ مگر مدینے والے تم سے دُور نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ نے کیا خوب فرمایا کہ ؎

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں، وہ کرم کہ سب فریب ہیں
کوئی کہدے یاس وامید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

Marfat.com

مسلمانو! غور کرو کہ تم اس وقت زمین پر بیٹھے ہو۔ اگر میں تم سے کہوں کہ تم چاند اور تاروں کو دیکھو۔ تو تم نظر اٹھا کر ایک سیکنڈ سے بھی کم میں چاند تاروں کو دیکھ لو گے اور تمہاری آنکھوں کا نور ایک سیکنڈ سے بھی کم میں لاکھوں میل کی دوری پر بسنے والے چاند تاروں تک پہنچ کر پلٹ بھی آئے گا۔ تو جب تمہاری آنکھوں کے نور کا چاند تاروں تک جانا اور پلٹ آنا۔ ایک سیکنڈ سے بھی کم میں روزانہ لاکھوں بار ہوسکتا ہے تو وہ ذات انور جو صرف نور ہی نہیں بلکہ نورٌ علیٰ نور بلکہ اصل ہر نور ہے۔ جو ساری خدائی کا بھی نور ہے۔ اور خدا کا بھی نور ہے۔ اگر وہ مدینہ سے ہماری محفل میلاد میں جلوہ گر ہو جائیں اور پھر مدینہ تشریف لے جائیں۔ تو اس میں کون سا تعجب کا مقام ہے؟ کیا ہماری آنکھوں کے نور سے خدا کا خاص نور کروڑوں درجے افضل واعلیٰ نہیں ہے؟ تو پھر ایک پل بھر میں ان کے یہاں آنے اور جانے میں کون ہے جو شک یا انکار کرسکتا ہے؟

عزیزو اور دوستو! حضرت مولانا آسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون پر کیا خوب قطعہ لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو ؎

عشق بازو ! جو شہ ہر دوسرا تک پہنچا
وہ خدا تک ، وہ خدا تک ، وہ خدا تک پہنچا
کیا نہ پہنچے گا وہ فریاد کو میری پل میں ؟
جو پلک مارنے میں عرش خدا تک پہنچا ؟

مسلمانو! اسی طرح یہ بھی ایمان رکھو کہ در رسول وہ مقدس چوکھٹ ہے کہ یہاں قسمت بنتی بھی ہے اور بگڑتی بھی ہے۔ اجی کون نہیں جانتا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک حبشی غلام تھے نہ کوئی عزت تھی نہ کوئی وقار۔ مگر جب یہی بلال حضور احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچ کر ان کی مقدس چوکھٹ سے چپٹ گئے تو ان کی قسمت بن گئی۔ کہ جب مدینے کی گلیوں میں چلتے پھرتے تھے تو وہ جنتی صحابہ رضی اللہ عنہم جن کی آنکھوں میں نورِ بصارت کے ساتھ ساتھ نورِ بصیرت بھی تھا۔

Marfat.com

جب وہ بلال رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھتے تھے تو زبان حال سے پکار اٹھتے تھے کہ

بدر اچھا ہے فلک پر نہ ہلال اچھا ہے
چشم بینا ہو تو دونوں سے بلال اچھا ہے

اور ثعلبہ بن ابی حاطب جو دور صحابہ میں اتنے عبادت گزار، اور مقبول خلائق تھے کہ لوگ محبت و پیار میں ان کو ''حمامۃ المسجد'' یعنی مسجد کا کبوتر کہتے تھے۔ مگر جب انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور رحمتِ عالم نے ان سے روٹھ کر ان کو اپنی چوکھٹ سے ٹھکرا دیا۔ تو ایک دم ان کی قسمت اس طرح بگڑ گئی کہ ایمان دولت برباد ہوگئی۔ اور یہ سر پٹک پٹک کر مر گئے۔ مگر مردودیت کا بدنما داغ ان کی پیشانی سے نہ دھل سکا۔ اور یہ دونوں عالم میں ذلیل وخوار ہو گئے۔ اللہ اکبر! بالکل سچ کہا کسی عارف نے کہ ؎

خدا کا قہر ہے ان کی نگاہ کا پھرنا
گرا جو ان کی نظر سے سنبھل نہیں سکتا

بہرکیف حضرات گرامی! میں نے خطبہ کے بعد سورۂ ''صف'' کی ایک آیت مبارکہ کی تلاوت کی ہے جو اسی مضمون پر شاہد عدل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی تاریخ عید، اور خوشی منانے کی تاریخ ہے۔

اس آیت کریمہ میں خدا کے ایک اولوالعزم پیغمبر حضرت مسیح مریم علیہ السلام کا ایک نورانی وعظ ہے جسے وہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو برسوں سناتے رہے۔

حضرات! جناب عیسیٰ علیہ السلام کے اس مقدس وعظ پر ایک نگاہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ بارہویں شریف کی تاریخ صرف اسی اُمت مسلمہ کے لئے مسرت وشادمانی کا دن نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح اس تاریخ کے آنے سے سینکڑوں برس پہلے اپنی قوم بنی اسرائیل کو یہ درس دے رہے ہیں کہ ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تاریخ بلا شبہ مسرت وشادمانی اور عید منانے کا دن ہے۔ چنانچہ اب آپ

Marfat.com

اس آیت کا ترجمہ سن کر بغور ملاحظہ فرمایئے۔ کہ کس طرح حضرت مسیح اس تابناک حقیقت پر اپنی مہر تصدیق ثبت فرما رہے ہیں کہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہویں شریف فرح وسرور کے نور سے منور، اور اہل ایمان کے لئے خوشی منانے کا دن ہے۔ لہٰذا یہ تاریخ ایک مسلمان کے نزدیک سب سے بڑی عید کا دن ہے۔

حضرات گرامی! ارشاد ربانی ہے کہ!۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقاً لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ○ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ۔

یعنی اے محبوب! اس وقت کو یاد کیجئے جب عیسیٰ بن مریم نے یہ فرمایا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوکر آیا ہوں اور میرے دو تبلیغی مشن ہیں ایک تو یہ کہ مجھ سے پہلے جو خدا کی کتاب توریت نازل ہوئی ہے۔ میں اس کی تصدیق کرنے کے لئے آیا ہوں کہ وہ حرف بحرف صحیح اور منزل من اللہ ہے۔ اور دوسرا یہ کہ میں اس عظمت والے رسول کی خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام ''احمد'' ہے۔ لیکن جب وہ رسول معجزات لے کر تشریف لائے تو لوگوں نے یہ کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے''۔

بشارت:

برادرانِ اسلام! غور فرمایئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر کو مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ کے لفظ سے بیان فرما رہے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے مُخْبِرًا بِرَسُوْلٍ نہیں فرمایا کہ میں ایک رسول کے آنے کی خبر دے رہا ہوں۔ یا مُعْلِناً بِرَسُوْلٍ نہیں کہ میں ایک رسول کی آمد کا اعلان کرنے کے لیے آیا ہوں، بلکہ یہ فرمایا کہ مبشراً برسول یعنی میں ایک رسول کی بشارت اور خوشخبری دینے کے لیے آیا ہوں!

Marfat.com

اس لئے کہ ''خبر'' تو خوشی کی بھی ہوتی ہے۔ اور ''خبر'' غم کی بھی ہوتی ہے۔ اور ایسی بھی ''خبر'' ہوتی ہے جو نہ خوشی کی ہو نہ غمی کی۔ اسی طرح ''اعلان'' بھی تین قسم کا ہوتا ہے۔ خوشی کا اعلان، غمی کا اعلان۔ ایسا اعلان جو نہ خوشی کا ہو نہ غم کا۔ مگر ''بشارت'' تو وہی خبر کہلائے گی جو خوشی کی خبر ہو۔ چنانچہ علامہ بیضادی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ۔

اَلْبَشَارَةُ هُوَ الْخَبَرُ السَّارُّ فَاِنَّهٗ يَظْهَرُ اَثَرُ السُّرُوْرِ فِى الْبَشَرَةِ۔

(بیضادی ۴۷) یعنی بشارت اسی خبر کو کہتے ہیں جو خوش کر دینے والی ہو۔ اور خوشی کی خبر کو ''بشارۃ'' اس لئے کہتے ہیں کہ اس خبر کا اثر انسان کے ''بشرہ'' یعنی کھال پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بشارت اور خوشی کی خبر سن کر فطری طور پر انسان کے رخسار پر ایک خاص قسم کی بشاشت کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔

برادرانِ ملت! جب آپ نے قرآن کی زبان سے سن لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور نبی آخر الزماں خاتم پیغمبراں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر کو بشارت اور خوشخبری کہا۔ تو ثابت ہو گیا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن شادمانی و مسرت اور خوشی منانے کا دن ہے۔ اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ بارہویں شریف مسلمانوں کی ایک بہت بڑی عید کا دن ہے۔

عید میلاد پر خوشی منانا:

حضرات! کیوں نہ ہو؟ کہ حضرت حق جلالہ کا ارشاد ہے کہ:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ○

ترجمہ: ''یعنی اے محبوب! آپ فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لوگوں کو چاہیے کہ خوشی منائیں۔ یہ ان کے سب دھن دولت سے بڑھ کر ہے جس کو لوگ جمع کرتے ہیں''۔ (یونس)

Marfat.com

میرے بزرگو اور بھائیو! جب خدا کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی منانے کا خداوند قدوس نے حکم فرمایا ہے۔ تو غور کیجئے کہ حضور نبی آخرالزماں، چارہ ساز دردمنداں شفیع عاصیاں کی اس دنیا میں تشریف آوری سے بڑھ کر ایک مومن کے لئے اور کون سا فضل خداوندی ہوگا! اور رحمۃ للعالمین کا ملہ سے بڑی اور کون سی رحمت ہوگی جو ایک مسلمان کے لئے فلاح دارین کا سامان بنے گی۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یوم ولادت پر خوشی منانا یہ احکم الحاکمین کا فرمان ہے۔ لہٰذا جس مسلمان کے سینے میں دولت ایمان ہوگی وہ یقیناً بارہویں شریف پر خوشی منائے گا۔

خوشی منانے کے طریقے:

مسلمانو! اب تم ہی بتاؤ کہ مسلمانوں کے خوشی منانے کے کیا کیا اور کون کون سے طریقے ہیں؟ تم جانتے ہو کہ اظہار مسرت اور خوشی منانے کے یہی طور طریقے تو ہیں کہ انسان جب خوشی مناتا ہے تو اپنے جسم اور لباس کو زینت دیتا ہے۔ اپنے مکان، اپنی دوکان، اپنے سامان کو صاف ستھرا کر کے سجاتا ہے، آرائش کرتا ہے۔ جھنڈے جھنڈیاں لگاتا ہے روشنی کرتا ہے۔ اپنے دوست اور احباب کو اپنے گھر بلاتا ہے۔ قسم قسم کے پکوان پکاتا ہے اور خوش ہو ہو کر کھانا کھلاتا ہے۔ اپنے چہرے پر شگفتگی اور بشاشت کا اظہار کرتا ہے۔ تم ہی بتاؤ کہ اگر کسی کے گھر کوئی خوشی ہوگی تو کیا وہ اظہار خوشی کے لئے میلے کچیلے، پھٹے پرانے کپڑے پہنے گا؟ کیا وہ اپنے مکان، دوکان اور سارے سامان کو پھوہڑ اور گندہ رکھے گا؟ کیا وہ اپنے مکان اور صحن کو اظہار مسرت کے لئے بالکل اندھیرا رہنے دے گا؟ کیا وہ خوشی کے دن اچھے اچھے کھانے نہیں کھائے کھلائے گا؟ کیا وہ خوشی کے دن خوشی منانے کے لئے مکئی اور باجرے کا ستو کھائے گا؟ اور کھلائے گا؟ جس کو منہ میں رکھ کر جب گردن پر گھونسہ مارے تو وہ حلق سے اُترے؟

Marfat.com

تو میرے بھائیو! جب بارہویں شریف عید اور خوشی منانے کا دن ہے۔ تو ظاہر ہے کہ خوشی منانے کے تمام جائز طریقے اس دن برتے جائیں گے۔ چنانچہ اہل سنت وجماعت چونکہ بارہویں شریف کو عید میلاد اور خوشی منانے کا دن مانتے ہیں۔ اس لئے مکانوں، دوکانوں، سڑکوں اور گلیوں کو سجاتے ہیں۔ جھنڈے اور جھنڈیاں لگاتے ہیں۔ شامیانے تان کر جلسوں کو روشنیوں اور قسم کی قسم کی آرائشوں سے مزین کر کے ذکر میلاد کی مجلسیں منعقد کرتے ہیں۔ مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔ زردہ پلاؤ، بریانی، حلوے وغیرہ قسم قسم کی غذائیں تیار کر کے نیاز فاتحہ دلاتے ہیں۔ اور کھاتے کھلاتے ہیں۔ اور اچھے اچھے کپڑے پہن کر، اور نعت شریف اور صلاۃ وسلام پڑھ پڑھ کر اپنی ایمانی بشاشت اور روحانی شادمانی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور زبان حال وقال سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ؎

غرض ہے انسداد نجدیت ہو
رسول حق کا چرچا جابجا ہو

اور جن لوگوں کے نزدیک رحمۃ للعالمین کی ولادت کا دن خوشی کا دن نہیں ہے وہ اس دن اپنے گھروں کو گندہ، پھوہڑ اور اندھیرا ہی رکھتے ہیں۔ نہ اچھا کھاتے کھلاتے ہیں۔ نہ صاف ستھرا کپڑا پہنتے ہیں۔ نہ اپنے چہروں پر ہنسی خوشی کے آثار ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ ''ابجد ہوز'' بنے منہ لٹکائے پھرتے ہیں اور سینوں کے جشن مسرت کی زینتوں اور آرائشوں پر نتھنے پھلاتے اور جلتے بھنتے رہتے ہیں۔

اَب مسلمانو! فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے کہ کون قرآن کے فرمان پر عمل کر رہا ہے؟ اور کون فرمانِ قرآن سے منہ موڑ رہا ہے؟ قرآن نے تو ولادتِ رسول ''بشارت'' یعنی خوشخبری اور خوشی منانے کا دن بتایا ہے۔ اَب جو قرآن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ بارہویں کے دن ضرور خوشی منائے گا۔ اور خوشی منانے کے جتنے جائز طریقے ہیں۔ وہ سب کرے گا اور جو اس دن کو خوشی کا دن نہ مان کر اظہار شادمانی ومسرت کا اعلان نہیں کرتا۔ وہ لاکھ بار کہے کہ میں قرآن پر ایمان

Marfat.com

رکھتا ہوں۔ مگر خدا کی قسم! اس کا عمل اس کے قول کی تکذیب کر رہا ہے۔ کہ وہ بارہویں شریف کو خوشی کا دن نہیں مانتا!

پڑھئے درود شریف۔

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی اٰلہ واصحابہ وبارك وسلم۔

شبِ قدر:

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ قرآن مجید رمضان شریف کی ایک رات میں لوحِ محفوظ سے آسمان اوّل پر نازل کیا گیا۔ اور آسمانِ اوّل سے تیئس برس میں رفتہ رفتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا۔ تو رمضان شریف کی وہ ایک مقدس رات جس رات میں قرآن مجید لوحِ محفوظ سے آسمان اوّل پر نازل ہوا اس رات کی عظمت اور بزرگی کا خطبہ پڑھتے ہوئے قرآن مجید میں حضرت حق جل مجدہ نے ارشاد فرمایا کہ۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○

ترجمہ: ''یعنی ہم نے بیشک قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے''۔

مسلمانو غور کرو کہ رمضان کی ایک رات میں قرآن مجید لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر اُترا تو وہ ایک رات عظمت وفضیلت میں اتنا بلند مرتبہ رکھتی ہے کہ اس کا نام ہی ''شب قدر'' یعنی مرتبہ والی رات ہے۔ اور وہ اکیلی ایک رات ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

تو پھر بھلا سوچئے کہ پورا قرآن جس ذات اقدس پر نازل ہوا۔ جو قرآن کے امین اور رسول رب العالمین ہیں۔ وہ جس تاریخ میں روئے زمین پر تشریف لائے۔ کیا وہ تاریخ سال کی تین سو ساٹھ تاریخوں میں ایک خاص حیثیت

Marfat.com

سے افضل واعلیٰ اور بہتر وبالا نہ ہوگی؟ ہوگی اور ضرور ہوگی۔

حضرات گرامی! اسی لئے جولوگ بارہویں شریف کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، اور جلسوں کو قسم قسم کی آرائشوں سے آراستہ کرتے ہیں۔ اور اسی طرح اپنے فرح وسرور، اور شادمانی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں وہ لوگ یقیناً قرآن کے فرمان پر عمل پیرا ہوکر اپنے ایمان وعمل کی دنیا کو نورایما کی روشنی سے اس طرح جگمگا دیتے ہیں کہ ان کے وجود وہستی کا ہر ہر ذرّہ رشکِ آفتاب وماہتاب بن جاتا ہے۔ اور جولوگ اس دن کی کوئی قدر نہیں کرتے بلکہ اس دن کی عظمت کو گھٹاتے رہتے ہیں۔ وہ یقیناً خسران ومحرومی کے اتنے عمیق غار میں گر پڑتے ہیں۔ جہاں آفتاب سعادت کی شعاعیں بھی نہیں پہنچ سکتی ہیں!

اس لئے پیارے مسلمانو! میں آخری دم تک تم سے یہی کہتا رہوں گا کہ ؎

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

کیونکہ سلفِ صالحین اور موجودہ دور کے تمام علماء اور اولیاء اہلسنت ہمیشہ بارہویں شریف کی محفلیں اور مجالس میلاد شریف منعقد کرتے رہے اور اس کی برکتوں سے مالا مال ہوتے رہے؟

یہاں تک کہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو علماء دیوبند ار علماء اہلسنت دونوں کے شیخ الحدیث اور مسلم الثبوت مقتدا اور پیشوا ہیں۔ انہوں نے تو بارہویں شریف کی مجلس میلاد شریف کے بارے میں ایک ایسا واقعہ لکھا ہے۔ کہ اگر علماء دیوبند واقعی ان کو اپنا پیشوا اور استاذ حدیث مانتے ہیں تو اس کو پڑھ کر انہیں چاہیے کہ میلاد شریف کی مخالفت سے توبہ کرلیں!

Marfat.com

دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں چنے:

حضرت مولانا ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے غالباً اپنی کتاب الدرالثمین میں لکھا ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب قبلہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر سال بارہویں شریف کے میلاد شریف میں طعام اور شیرینی تقسیم کرتا تھا۔ مگر ایک سال کچھ تنگدستی ہوگئی۔ تو میں نے بھُنے ہوئے چنے پر فاتحہ دے کر بارہویں شریف کے میلاد شریف میں تقسیم کر دیا۔ تو مجھے خواب میں حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئی اور میں نے یہ دیکھا کہ میرے وہی چنے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہورہے ہیں۔

سبحان اللہ، ماشاء اللہ! اس بشارت عظمیٰ پر ہماری جان قربان اور رحمتِ عالم فداہ ابی وامی کتنے کریم ورحیم آقا ہیں۔ کس قدر اپنی اُمت پر مہربان اور مسکین نواز ہیں کہ اپنے ایک مسکین اُمتی کے بھُنے ہوئے چنوں کے تحفہ کو قبول فرما کر اپنے دیدار پُر انوار کی دولت سے مالا مال فرما دیا۔ سبحان اللہ!

کیوں تاجدارو! خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد واله وصحبه اجمعین

Marfat.com

آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

ابوالبیان علامہ مولانا محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست

نور اور کتاب سے مراد کون؟	135
آمد کا ذکر	136
خِلقت اور ولادت کا فرق	137
آنے کی دُھوم	138
حدیثِ لولاک	140
آنے سے پہلے	141
تو یوں سمجھ لیں!	142
بشر یا نور؟	143
تخلیق نور	144
مِنْ نُوْرِہٖ کا مطلب	150
مضمون حدیث	150

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ یَانُوْرُ یَانُوْرُ النُّوْرِ یَانُوْرَ قَبْلَ کُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرَ بَعْدَ کُلِّ نُوْرٍ یَا مَنْ لَّهُ النُّوْرُ وَبِهِ النُّوْرُ وَمِنْهُ النُّوْرُ وَاِلَیْهِ النُّوْرُ وَهُوَ النُّوْرُ وَیَاخَالِقَ کُلِّ نُوْرٍصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی نُوْرِ النُّوَّارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ الَّذِیْ خَلَقْتَهٗ مِنْ نُوْرِكَ وَخَلَقْتَ مِنْ نُوْرِهِ الْخَلْقَ جَمِیْعًا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِیْنٌ ○

حاضرین محترم! اس آیت کریمہ کی روشنی میں دو باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں۔

نمبرا۔ نور سے مراد کون ہے؟ اور..... نمبر۲۔ کتاب سے مراد کیا ہے؟

توجہ کے ساتھ سماعت فرمائیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِیْنٌ ○

ترجمہ: تحقیق (بے شک) آ گیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک شان والا نور اور ایک روشن کتاب۔

نور اور کتاب سے مراد کون؟:

مفسرین اُمت کی واضح اکثرت اس بات پر متفق ہے کہ اس آیت میں نور سے مراد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔

حضرات مکرم! قرآن مجید میں غالباً ۴۴ بار نور کا لفظ آیا ہے۔ ہر جگہ نور کی مختلف توجیہات و تعبیرات ہیں۔ لیکن چار مقام ایسے ہیں۔ جہاں نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

مثلاً: "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ..... الخ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ..... الخ

Marfat.com

مَثَلُ نُوْرِہٖ كَمِشْكٰوةٍ ..... الخ۔ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ'' ان تمام آیات میں لفظ نور سے مراد ذات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے جیسا کہ تفسیر ابن عباس، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر جلالین، تفسیر مدارک وغیرہ میں تصریحات موجود ہیں۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (رسولٌ یعنی مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ملاحظہ فرمائیں: (تفسیر ابن عباس صفحہ ۷۲ مطبوعہ مصر)

اہلحدیث (غیر مقلدین) کے مشہور عالم و مفسر ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ..... الخ۔ تمہارے پاس اللہ کا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔ (تفسیر ثنائی سورۃ المائدہ ص ۱۱ مطبوعہ امرتسر)

مسلک دیوبند کے معروف مفسر محمد ادریس کاندھلوی نے لکھا: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ..... الخ۔ تمہارے پاس ایک نور آیا مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (دیکھئے معارف القرآن جلد چہارم صفحہ ۴۲)

سامعین ذی وقار! غور فرمائیں اَلْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَآءُ۔ اپنے تو رہے اپنے، بیگانوں نے بھی تسلیم کرلیا کہ محبوبِ خدا نور ہیں اور اس آیت میں نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ ○

آمد کا ذکر:

قرآن حکیم میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و تشریف آوری کا ذکر کہیں تو لفظ جآ کے ساتھ فرمایا گیا اور کہیں بعث اور ارسل کے صیغوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری کا بیان ہوا۔ مثلاً:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ۔ (پ۔۶، المائدہ۔ آیت نمبر ۱۵)

Marfat.com

تحقیق آ گیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً۔ (پ ۲۸ ع ۱۱)

اللہ وہ ذات ہے جس نے اُمیوں میں رسول بھیجا

هَوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی۔ (پ ۲۸ ع ۹)

وہ ذات جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت کے ساتھ

قرآن پاک میں آپ کی تشریف آوری کے سلسلے میں جَآءَ بَعَثَ، اَرْسَلَ کے الفاظ ملتے ہیں یعنی آپ کی مجیت، بعثت اور رسالت کا تذکرہ ہے۔ خلقت یا تخلیق کے الفاظ استعمال نہیں کئے گئے یعنی یہ نہیں فرمایا هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ (اللہ وہ ہے جس نے آپ کو پیدا کیا)۔ حالانکہ یہ حقیقت واضح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں۔ آپ پیدا ہوئے ہیں اور یہی ہر مسلمان کا عقیدہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود جب وہ ہماری جانب تشریف لائے تو ہمارا دعویٰ ہے کہ پورے قرآن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کو لفظ خَلَقَ یا خُلِقَ سے بیان نہیں کیا گیا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیدا ہونے اور آنے میں فرق ہے۔ خلقت اور چیز ہے، ولادت کچھ اور ہے۔

خِلقت اور ولادت کا فرق:

خلقت، عدم سے وجود میں لانے کو کہتے ہیں اور ولادت شکم مادر سے عالم دنیا میں ظہور کا نام ہے، فرق واضح ہے، وجود پیدا ہونے کا نام ہے، اور ظہور آنے کا نام ہے، پیدا ہونا اور ہے آنا اور ہے، دیکھئے میں یہاں آیا ہوں، یہاں پیدا نہیں ہوا۔ جب کہا جائے کہ فلاں شخص آ گیا تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ وہ یہاں آنے سے پہلے جہاں (دوسرے مقام پر) موجود تھا وہاں سے آ گیا۔ تو یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کو خَلَقَ یا خُلِقَ کے لفظوں سے بیان نہ فرمایا۔ یعنی یہ

Marfat.com

نہ فرمایا کہ اے لوگو! میرا نبی تمہارے درمیان تخلیق (پیدا) ہوگیا بلکہ فرمایا: جَآءَ بَعَثَ، اَرْسَلَ ہمارا نبی تمہارے پاس آ گیا۔ مبعوث ہوا۔ ہم نے بھیج دیا۔ تشریف لے آیا۔ ظہور قدسی ہوگیا۔ وردود مسعود ہوگیا۔

ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول کو دنیا میں آئے ہیں۔ ولادت ہوئی ہے۔ آپ کی تخلیق بارہ ربیع الاول کو نہیں ہوئی تخلیق آپ کی تو اس وقت ہوئی تھی جب کچھ بھی پیدا نہ ہوا تھا۔

کیونکہ آنا، مبعوث ہونا اور ارسال ہونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ پہلے سے موجود تھا، یعنی جس کا وجود پہلے موجود ہوگا وہی آئے گا، مبعوث ہوگا اور بھیجا جائے گا۔

آنے کی دُھوم:

حضرات محترم! قرآن حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی دھومیں مچی ہوئی ہیں تمام نبی ورسول اپنے اپنے زمانے میں حضور کی آمد کے چرچے کرتے رہے۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ ..... الخ سے لے کر مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْ بَعْدِى اِسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ..... الخ تک آپ کی تشریف آوری کے اعلانات ہیں۔ مبشرات ہیں۔ آپ کی آمد کی تصدیقات ہیں..... تحریکات ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور تشریف آوری کو معمولی واقعہ خیال کرنے والے لوگ غور کریں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ایک عام نوعیت کی بات ہوتی، تو قرآن میں اتنی اہمیت کے ساتھ بار بار آمد کے اعلانات نہ ہوتے اور میثاق انبیاء علیہم السلام کے اجلاس میں اتنی تاکیدیں نہ ہوتیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اُمتوں کو بار بار بشارتیں نہ سناتے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کی توبہ اور نوح علیہ السلام کی نجات حضور کے صدقے مقبول ومعتبر ہوئی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اگر نام محمدؐ را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرقِ نَجَّیْنَا

☆.....ابراہیم علیہ السلام کی دعا آپ کی جلوہ گری کا پیغام ہے۔

☆.....عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت آپ کے ہی ظہور قدسی کا نام ہے۔

☆.....توریت وانجیل وزبور میں آپ کے ہی تذکرے ہوتے رہے۔

☆.....تمام آسمانی صحیفوں میں آپ پر ہی تبصرے ہوتے رہے۔

☆.....ہر دور میں آپ کے قصے نبیوں کے ورد زبان رہے۔

☆.....ہر زمانے میں آپ کے قصیدے اُمتوں کے حرزِ جان رہے کسی نے آپ کو فارقلیط کہہ کر پکارا

☆.....کوئی آپ کو منحمنا پکارتا رہا۔

☆.....آسمانوں میں آپ کا نام احمد مشہور ہوا۔

☆.....زمینوں میں نام محمد کے چرچے ہوئے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

غرضیکہ آپ ہی مقصود کائنات اور محبوب ممکنات ہیں۔ آپ ہی باعث تکوین عالم اور سبب تخلیق آدم ہیں۔ آپ ہی نور اول اور روح اول ہیں۔ آپ ہی قلم اول اور لوح اول ہیں۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا جھومر آپ ہی کے روئے انور پر سجتا ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ کا تاج آپ ہی کے سر اقدس پر پھبتا ہے۔

اور سچ تو یہ ہے کہ:

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی اُبھر نہ سکتا، وجود لوح وقلم نہ ہوتا
یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امام امم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا

Marfat.com

حدیثِ لولاک:

حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اس مفہوم کی مؤید ومصدق ہے بعض حضرات اس حدیث کو موضوع ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ لیکن محققین علماء اہل سنت نے صراحت فرمائی ہے کہ یہ حدیث لفظاً موضوع ہوسکتی ہے، لیکن معنی کے اعتبار سے ہرگز موضوع نہیں، اپنے معنی ومفہوم کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے کیونکہ اس حدیث کا مفہوم اس کے علاوہ بھی کئی احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ موضوعات کبیر میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لٰکِنَّ مَعْنَاهُ صَحِيْحٌ یعنی حدیث لولاک معنی کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک دن جبریل امین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

يَا مُحَمَّدُ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتَ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ النَّارَ۔

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں یہ جنت پیدا کرتا نہ دوزخ پیدا کرتا۔ (دیکھیں! موضوعات کبیر صفحہ ۱۵۹)

اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد ومنور الف ثانی قدس سرہ السبحانی نے مکتوبات شریفہ میں حدیث قدسی نقل فرمائی ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ

یعنی اے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا نیز آپ نے یہ حدیث قدسی بھی تحریر فرمائی ہے۔

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے پسند کیا کہ

Marfat.com

میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا۔ (ملاحظہ فرمائیں! مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوب ۱۲۲)

ان احادیث مبارکہ سے بآسانی یہ مفہوم اخذ ہوتا ہے۔کہ ذات رسالت علی صاحبہا الصلوات ہی تخلیق کائنات کی علت غائی ہے۔

گویا حدیث قدسی کا مفہوم یوں ہوا کہ

میں سراپا مخزن راز تھا میں رہا تھا مدتوں راز میں
ترا شوق دید کشاں کشاں مجھے کھینچ لایا مجاز میں

مولانا ظفر علی خاں کا یہ شعر بھی اسی مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

گر ارض وسماء کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

جس طرح مرتبہ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے باقی اسی کے پر تو وجود سے موجود۔ یونہی مرتبہ ایجاد میں صرف ذات مصطفیٰ ہے باقی سب پر اسی کے عکس کا فیض وجود۔

مرتبہ کون میں نور احدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے
مرتبہ تکوین میں نور احمدی آفتاب ہے اور سارے جہاں اس کے آئینے۔ (صلواۃ الصفا ص ۲۰)

آنے سے پہلے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ کے الفاظ قرآنی صاف طور پر بتا رہے ہیں کہ خاکدان عالم میں تشریف لانے سے پہلے حضور بارگاہ غفور میں بصورت نور، محو سرور وحضور تھے، پس ثابت ہوا کہ آپ کا وطن حقیقی، حریم قدرت ہے، آپ کا خیز اصلی

Marfat.com

عالم وحدت ہے، آپ کا شہر ادنیٰ فَتَدَلّٰی ہے آپ کا محلّہ عرش معلیٰ ہے۔

صاحبان ذوق سلیم! توجہ فرمائیں!

ایک جملہ عرض خدمت ہے کہ

آپ کا آنا مِنَ اللّٰہِ .....آپ کا جانا اِلَی اللّٰہِ

آپ کا رہنا مَعَ اللّٰہِ .....آپ سب مل کر بولیں سُبْحَانَ اللّٰہِ

آپ یہاں آنے سے پہلے کہاں تھے؟ تو سن لیجئے

آپ عرصہ ہاہوت میں محو انوار ذات تھے
عالم لاہوت میں مہبطِ اسرار شیونات تھے
حریم جبروت میں مظہر ابحار صفات تھے
خلوت ملکوت میں مرکز اظہار تجلیات تھے

تو یوں سمجھ لیں!

خدا نے آپ کو آغوش رحمت میں بٹھا کر
علوم اولین و آخرین پڑھا کر
راز دار ماکان ومایکون بنا کر
اول ما خلق اللہ نوری کا تاج پہنا کر
لولاک کا سہرا ماتھے پہ سجا کر
بزم کائنات کا مہماں بنا کر
برات دو عالم کا دولہا بنا کر

پورے اہتمام وانصرام اور تزک واحتشام کے ساتھ ہماری طرف بھیج کر اعلان فرما دیا۔ قَدْ جَاءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ.....الخ

نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں
انہیں دولہا بنا کر بھیجنا تھا بزم امکاں میں

Marfat.com

بشر یا نور؟:

اب دیکھنا یہ ہے کہ آنے والا، آنے سے پہلے اپنی ذات کے اعتبار سے کیا تھا؟

تو حضرات محترم! بات یہ ہے کہ قرآن نے اس امر کی بھی یوں وضاحت فرما دی ہے۔ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ یعنی وہ مرتبہ تخلیق میں ذات کے اعتبار سے نور تھے۔ اور حدیث نبوی میں کُنْتُ نَبِیًّا آدم بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنَ سے بھی یہی مفہوم ثابت ہوتا ہے کہ آپ تخلیق آدم سے پہلے بھی نبی تھے اور بالفعل نبی تھے نہ کہ بِالْقُوَّۃِ۔ اگر بِالْقُوَّۃِ نبی مانا جائے تو آپ کی تخصیص اور شان انفرادیت واضح نہیں ہوتی۔

حاضرین مکرم! بشریت آپ کی صفت ہے اور نورانیت آپ کی ذات ہے بشریت صورت ہے۔ نورانیت حقیقت ہے۔ بشریت عرض ہے اور نورانیت آپ کا جوہر ہے۔ ایک ہوتی ہے ذات اور ایک ہوتی ہے صفت۔ ذات ہمیشہ صفت سے مقدم ہوتی ہے۔

ہمارے نبی کی ذات سابق ہے اور بشریت مسبوق۔ آپ کی نورانیت مقدم ہے اور بشریت مؤخر۔

معلوم ہوا تحقق نبوت کے لئے بشریت شرط نہیں۔ ابھی بشریت کا مادہ بھی تیار نہ ہوا تھا، ابھی بشریت روح وجسم کی کش مکش میں تھی۔ ابھی بشریت آب وگل کی منزل میں تھی، ابھی بشریت کے عناصر اربعہ (ہوا، پانی، آگ، مٹی) جمع نہ ہوئے تھے۔ ابھی بشریت بنانے کے ارادے ہو رہے تھے اور نور مصطفیٰ شرف نبوت سے مشرف ہوکر ازل کی تاریک راتوں میں آفتاب کی طرح جگمگ جگمگ

Marfat.com

کر رہا تھا۔ (سبحان اللہ)

آفتاب شرع دریائے یقین
نور عالم رحمۃ للعالمین
خواجہ کونین و سلطان ہمہ
آفتاب جاں و ایمان ہمہ
نور او مقصود مخلوقات بود
اصل معدومات و موجودات بود

(خواجہ عطار رحمۃ اللہ علیہ)

تخلیق نور:

حضور سرکار ابد قرار، احمد مختار نور الانور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ (مکتوبات امام ربانی، مدارج النبوۃ اور نشر الطیب) میں یہ حدیث موجود ہے۔

یعنی سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا کیا وہ میرا نور تھا تو حضور کا فرمان یہ ہے کہ میرا نور اول مخلوق ہے۔ یعنی میں اول مخلوق ہوں!

اب دیکھنا یہ ہے کہ مخلوق کیا کیا چیز ہے اور جو جو شے مخلوق ہے حضور اس سے اول ثابت ہوں گے تو مسئلہ یہ ہے کہ ہر ماسوی اللہ مخلوق ہے۔ مثلاً

زمین مخلوق اور حضور اول مخلوق..... آسمان مخلوق اور حضور اول مخلوق
سورج مخلوق اور حضور اول مخلوق..... چاند مخلوق اور حضور اول مخلوق
جمادات مخلوق اور حضور اول مخلوق..... نباتات مخلوق اور حضور اول مخلوق
حیوانات مخلوق اور حضور اول مخلوق..... معدنیات مخلوق اور حضور اول مخلوق
ہوا مخلوق اور حضور اول مخلوق..... پانی مخلوق اور حضور اول مخلوق

Marfat.com

جنات مخلوق اور حضور اول مخلوق.....انبیاء مخلوق اور حضور اول مخلوق

حضرات مکرم! توجہ فرمائیں!

موت مخلوق اور حضور اول مخلوق

زندگی مخلوق اور حضور اول مخلوق

اور یہ بات قرآن سے پیش کرتا ہوں، آؤ رب سے پوچھیں، خداوند بتا موت کیا ہے اور حیات کیا ہے، اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاتَ○ (پارہ ۲۹ ع ۱)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا

ایک طرف قرآن کی آیت رکھیں ایک طرف حدیث رکھیں پھر اس کا معنی سمجھیں خدا فرماتا ہے موت وحیات دونوں مخلوق ہیں اور حضور فرما رہے ہیں کہ میں اول مخلوق ہوں۔

معلوم ہوا موت بعد میں بنی، کملی والا پہلے بنا، موت بے چاری کل بنی، بے چاری ہمارے لئے نہیں، موت کے آگے ہم بے چارے ہیں، لیکن موت میرے نبی کے آگے بے چاری ہے، موت تو اس کو مارے جو موت کے بننے کے بعد بنے، موت کا قبضہ اس پر ہو جو موت کے دور سلطنت میں آئے۔ موت ابھی بنی نہیں، موت کا نام ونشان نہیں، جو موت سے بھی پہلے بنا تھا۔ موت اس کا کیا بگاڑے گی۔

حضرات گرامی! حیات بھی مخلوق ہے، یہ جو کائنات میں زندگی ہے، تابندگی ہے، یہ جو نشوونما ہے، ارتقا ہے، جو حرکت ہے، برکت ہے، یہ جو حسن ہے، بہار ہے، جوبن ہے، نکھار ہے، پھول مہک رہے ہیں، بلبل چہک رہے ہیں، غنچے چٹک رہے ہیں، یہ ساری کائنات کا جو نظام ہست وبود ہے، اس میں زندگی کی جو

Marfat.com

تاثیر دوڑتی ہوئی نظر آ رہی ہے یہ سب کچھ مخلوق ہے۔

حضرات! یہ زندگی جو ہے، مخلوق ہے اور میرے حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ میں اول مخلوق ہوں، معلوم ہوا زندگی بعد میں بنی، کملی والا پہلے بنا، اس مسئلے پر غور فرمایئے جب زندگی بھی بعد میں بنی اور حضور ﷺ زندگی سے پہلے بنے تو معلوم ہوا کہ ساری کائنات اپنی بقاء کے لئے محتاج ہے زندگی کی۔ اور زندگی اپنی بقاء کے لئے محتاج ہے میرے نبی ﷺ کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِالذَّاتِیِّ وَالسِّرِالسَّارِیِّ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

تو سنئے! ہم زندگی کے محتاج، زندگی حضور کی محتاج، ہم زندگی سے بنے، زندگی حصور ﷺ سے بنی، تو مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ موت بعد میں بنی۔ حضور ﷺ پہلے بنے، زندگی بعد میں بنی حضور ﷺ پہلے بنے، موت وحیات تو ان کے در کی کنیزیں ہیں، ان کے حکم پر قربان ہیں۔ ان کے زیرِ فرمان ہیں جس پر نگاہ پڑ گئی حیات آ گئی جس سے نگاہ پھر گئی موت آ گئی، ان کے قدموں کی ٹھوکر میں زندگی کا جام ہے ان کے مزاج کی برہمی میں موت کا پیغام ہے۔ غرضیکہ!

قدم قدم پہ برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں
جدھر جدھر سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں سے گزر گیا

سامعین مکرم! ایک حدیث پیش کرتا ہوں، اپنی طرف سے نہیں کسی مولوی کی بات نہیں کرتا، بات اس کی کہہ رہا ہوں جس کی بات پہ ہر بات ختم ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

اگر میں کہوں کوئی نہ مانے تو اس کا بگڑتا کچھ نہیں۔ لیکن میرا نبی فرمائے جو نہ مانے اس کا رہتا کچھ نہیں۔

لہٰذا آؤ میرے نبی سے پوچھو..... ذرا منظر کشی کر رہا ہوں، توجہ فرمائیں!

مدینے کا شہر ہے ..... رحمت کی لہر ہے
مدینے کی گلیاں ہیں ..... مصری کی ڈلیاں ہیں
مدینے کی ہوائیں ہیں ..... جنت کی فضائیں ہیں
ریاض الجنۃ کی بہاریں ہیں ..... صحابہؓ کی قطاریں ہیں
حضور بادہ فروش ہیں ..... صحابہؓ بادہ نوش ہیں
ساقی ساغر بدست ہے..... ہر مے کش سرمست ہے
ساقی کی دھوم ہے ..... رندوں کا ہجوم ہے
مجمع لگا ہوا ہے ..... ماحول سجا ہوا ہے

یکا یک ایک صحابیؓ کھڑا ہوتا ہے، ہاتھ باندھے ہوئے، سر جھکائے ہوئے، مجسم نیاز ہے، سراپا سوال ہے، حضور ﷺ نے اس کی ہیئت کذائی کو دیکھ کر فرمایا اے میرے صحابیؓ تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ صحابیؓ عرض کرتا ہے: ''یارسول اللہ ﷺ بڑی دیر سے میرے ذہن کی سطح پر ایک سوال اُبھرتا ہے۔ سوچتا ہوں آپ سے پوچھوں پھر خیال آتا ہے کہ کہیں آواز اُونچی نہ ہو جائے بے ادبی نہ ہو جائے بارگاہِ نبوت کے آداب میں کوئی فرق نہ آ جائے۔ وہ سوال میرے ذہن پہ سوار ہے۔ اس کا جواب سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر اجازت ہو تو میں سوال پیش کرو ورنہ خاموس رہوں، یہ سن کر تاجدارِ مدینہ ﷺ مسکرائے جب حضور مسکرائے،

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہرے تمتمائے۔ سامعین کرام!

جب حضور مسکراتے تھے
رحمت کے پھول برساتے تھے
فیض کے دریا بہاتے تھے
کرم کے موتی لٹاتے تھے
تو صحابہؓ پھولے نہ سماتے تھے

میرے آقا نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے صحابیؓ! تو پوچھ میں بتاؤں''۔

پوچھنا تیرا کام ..... بتانا میرا کام
سوال کرنا تیرا کام ..... جواب دینا میرا کام
مانگنا تیرا کام ..... جھولی بھرنا میرا کام
تو گدا ہے ..... میں شاہ ہوں
تو بھکاری ہے ..... میں داتا ہوں
تو صحابیؓ ہے ..... میں نبی ہوں

تو سوال نہ کرے تو صحابیؓ کیسا، میں جواب نہ دوں تو نبی کیسا؟

یہ صحابی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، بڑے ادب سے عرض کرتے ہیں:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَآءِ۔

''یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ بتایئے! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو بنایا تھا''۔

Marfat.com

اور میں اکثر یہ سوچتا رہتا ہوں
جب خدا نے کائنات کو بنایا ہو گا
بساط زمین کو بچھایا ہو گا
آسمان کو ستاروں سے سجایا ہو گا
تو سب سے پہلے کون سی شے کو بنایا ہو گا

سامعینِ کرام دیکھئے! کیا عجیب سوال ہے؟ (سبحان)

اس حدیث کو حدیث جابر کہا جاتا ہے، یہ حدیث حافظ الحدیث امام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۱۱ھ بغداد) نے اپنی مصنف میں اپنی سند کے ساتھ نقل فرمائی ہے۔ امام عبدالرزاق اس امت کے وہ جلیل القدر امام اور محدث ہیں جو حضرت امام مالک کے شاگرد اور حضرت احمد بن حنبل کے استاد ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم کے دادا استاد ہیں۔ یہ حدیث دلائل النبوۃ مواہب اللدینہ، مدارج النبوت اور زرقانی میں بھی ہے۔

تو سنئے! حضرات، میرے آقا کے لب مبارک حرکت میں آئے۔

میرے نبی بولنے لگے ..... حکمت کے موتی رولنے لگے
صحابہؓ کی قسمت جگانے لگے ..... ہماری بگڑی بنانے لگے
اور اپنی کہانی ..... اپنی زبانی سنانے لگے

میرے نبی کا فرمان سنو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَاجَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ۔

اے جابر تیرا سوال یہ ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے کس کو پیدا کیا؟
اے جابر تو کتنا خوش قسمت ہے کہ
سوال بھی اسی سے پوچھ رہا ہے جو سب سے پہلے بنا

Marfat.com

اے جابر سن اللہ نے چودہ طبق کی کائنات بنانے سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے بنایا تھا۔

مِن نُورِہٖ کا مطلب:

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نور نبی پاک کے نور کے لئے مادہ تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مادے اور مادیت، ظرف اور ظرفیت، کم اور کمیت، کیف، اور کیفیت سے پاک ہے۔

محدثین فرماتے ہیں۔ من نورہ میں اضافت تشریفیہ یا بیانیہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف حضور کا نور تشریفاً منسوب ہے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نور کو اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ پیدا فرما دیا۔ کیونکہ اللہ کا نور تقسیم و تجزی سے پاک ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہو جاتا ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

حضرت میاں محمد بخش عارف کھڑی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

سارے نور اوسے دے نوروں اس دا نور حضوروں
اسنوں تاج عرش دا ملیا، موسیٰ نوں کوہِ طوروں

مضمون حدیث:

معزز سامعین! حدیث کا اگلا مضمون کچھ یوں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فَجَعَلَ ذَالِكَ النُّوْرُ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں اس نے چاہا دورہ کرتا رہا۔

وَلَمْ يَكُنْ فِىْ ذَالِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَآءٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ (الخ) اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

Marfat.com

وَالسَّلَامُ۔

سرورِ کائنات نے فرمایا: اے جابر جب اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے بنایا تھا اس وقت کچھ نہیں تھا۔

نہ لوح ..... نہ قلم ..... نہ عرب ..... نہ عجم

نہ جنت ..... نہ نار ..... نہ آتش ..... نہ گلزار

نہ ملک ..... نہ فلک ..... نہ سماک ..... نہ سمک

نہ افلاک ..... نہ فلک ..... نہ بلبل ..... نہ چہک

نہ غنچہ ..... نہ چٹک ..... نہ پھول ..... نہ مہک

نہ شمس ..... نہ قمر ..... نہ شجر ..... نہ حجر

نہ جن ..... نہ بشر ..... نہ خدر ..... نہ مدر

نہ برگ ..... نہ ثمر ..... نہ بحر ..... نہ بر

نہ خشک ..... نہ تر ..... نہ ادھر ..... نہ اُدھر

نہ کدھر ..... نہ جدھر

غرضیکہ

نہ ہواؤں کے فراٹے ..... نہ فضاؤں کے سناٹے

نہ میکدے کی چھل بل ..... نہ ساغر کی ہل چل

نہ رندوں کی اُفتاد ..... نہ زاہدوں کی فریاد

نہ گنگا کی موجیں ..... نہ جمنا کی لہریں

نہ فلک بوس کوہسار ..... نہ نشاط انگیز آبشار

حتیٰ کہ

نہ زمیں تھی ..... نہ زماں تھا

نہ مکیں تھا ..... نہ مکاں تھا

Marfat.com

نہ چنیں تھا ..... نہ چناں تھا
نہ ایں تھا ..... نہ آں تھا

گویا کہ

کچھ بھی نہ تھا ..... اور ''تھا'' بھی نہ تھا
بس پہلے خدا تھا ..... پھر اس کے بعد ..... مصطفیٰ تھا
کیا بتاؤں ! وہ کیا تھا اور یہ کیا تھا ؟
جب ، کچھ نہ تھا ..... تو میں کہاں تھا ؟
پھر بتاؤں تو کیا سناؤں تو کیا ؟ بس اتنا پتہ چلا کہ:
وہ نور تھا ..... یہ اس کی تنویر تھا
وہ مصور تھا ..... یہ اس کی تصویر تھا
وہ قادر تھا ..... یہ اس کی تقدیر تھا
وہ مدبر تھا ..... یہ اس کی تدبیر تھا

یا یوں کہہ لیجئے۔

وہ خالق تھا ..... یہ مخلوق تھا ..... وہ محبّ تھا ..... یہ
محبوب تھا ..... وہ احد تھا ..... یہ احمد تھا .....
وہ حمید تھا ..... یہ محمد تھا

تو اب مجھے کہنے دیجئے!

محمد سر بسر حمد خدا ہیں ..... محمد جان ہر حمد و ثنا ہیں
محمد ہیں محمد ہی محمد ..... محمد مصطفیٰ ہی مصطفیٰ ہیں

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

مفکرِ اسلام علامہ سیّد حامد سعید کاظمی

Marfat.com

فہرست

ناموں کی کہکشاں	156
یہ میرا زور بیاں نہیں	158
تم بہترین اُمت ہو	158
قرآن کا اندازِ بیان	159
سب سے بہتر زمانہ	160
پہلا اعتراض	165
دوسرا اعتراض	166
تیسرا اعتراض	167
چوتھا اعتراض	168
ایک مشکل سوال کا جواب	176

Marfat.com

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضللہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لااللہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ ونشھد ان سیدنا ونبینا وحبیبنا و کریمنا ورؤفنا ورحیمنا ومولنا وملجنا وما ونا محمدًا عبدہ ورسولہ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین صدق اللہ مولانا العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم الامین ونحن علی ذالك لمن الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العلمین۔

جان محفل زینت محفل علماء ومشائخ ثناء خوانان حضرات مہمانانِ گرامی اور مکرم ومعزز حاضرین محفل اس خوبصورت محفل میلاد میں جو ایک روایت اور تسلسل کے ساتھ جاری ہے مجھے بھی وعظ وخطاب کا موقع میسر آیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سبب شاید یہ ہے کہ محفل نعت چونکہ ذوق اور تسکین کا سامان ہوتی ہے اس میں اگر مگر سوال جواب اور چون وچراں کی گنجائش نہیں ہوتی سب ماننے والے ہوتے ہیں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عقیدتوں محبتوں کا خراج پیش کیا جاتا ہے جس طرح بات کہی جاتی ہے اسی طرح قبول کرلی جاتی ہے لیکن آج کل ذہنوں میں جالے اتنے ہوگئے ہیں کہ سچ اور جھوٹ میں صحیح اور غلط میں التباس ہوگیا ہے تمیز اور پہچان مشکل ہوگئی ہے بہرحال بات نظم کی ہو یا نثر کی ہو کسی نہ کسی بہانے سے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عقیدوں اور محبتوں کا خراج پیش کرنا ہوتا ہے۔

جناب محترم ذکر ہے اس شاہ شمشاد کداں کا۔ خسروشیریں دہناں کا۔ جان عاشقاں کا۔ روح دلبراں کا۔ جس کے لئے یہ بساط ہستی بچھائی گئی ہے اور نگارخانۂ قدرت سجایا گیا ہے۔

Marfat.com

حضرات محترم! میں نہیں کہتا خود زبان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پہ رب کائنات نے ارشاد فرمایا:۔

لولاك لما خلقت الدنيا لولاك لما خلقت الافلاك۔ لولاك لما اظهرت الروبوبية۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو نہ ہوتا یہ ارض وسماء نہ ہوتے۔ یہ شمس وقمر نہ ہوتے۔

یہ دشت وجبل نہ ہوتے۔

یہ کوہ دامن نہ ہوتے۔

یہ برگ وشجر نہ ہوتے۔

یہ قطرہ اور دُریا نہ ہوتے۔

یہ ذرّہ اور صحرا نہ ہوتے۔

یہ مظاہر کائنات نہ ہوتے۔

یہ مناظر فطرت نہ ہوتے۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام نگار خانۂ قدرت تیرے حسن مستور کو منکشف کرنے کے لئے سجایا گیا ہے۔ گویا رب کائنات یہ فرماتا ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو مزہ تیرا رب ہونے میں ہے وہ کسی اور کا رب ہونے میں کہا ہے میں اگر تیرا رب نہ ہوتا تو اس کائنات میں کسی کا رب نہ ہوتا۔

ناموں کی کہکشاں:

حضرات محترم! رب کائنات نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ نمائی کے لئے اس کائنات آب وگل اور جہان رنگ وبو میں تشریف آوری کے لئے یہاں ماحول

Marfat.com

پیدا فرمایا ہے میں ایک مختلف زاویے سے بات کرنے کا عادی ہوں ممکن ہے آپ کے کانوں کو یہ بات ذرا اجنبی لگے اور پیرایا اظہار شاید آپ کے ذوق کے معیار سے ذرا ہٹا ہوا ہو لیکن ہٹا ہوا ہو سکتا ہے ان شاء اللہ العزیز گرا ہوا نہیں ہو سکتا۔

جناب محترم! آپ جانتے ہیں کہ جس زمانے میں میرے آقا حضور ﷺ دنیا میں جلوہ گر ہوئے وہ وقت وہ تھا جب ہر طرف کفر اور شرک کی تاریکیاں مسلط تھیں توحید اور ایمان کا پتا نہیں ملتا تھا جب لوگ بھٹکے ہوئے تھے گم گشتہ منزل تھے اپنے ہاتھوں کے تیرا شدہ اصنام کو اپنے معبود اور خدا سمجھ کے ان کے سامنے سجدہ ریز ہوتے تھے شرف انسانیت سے محروم ہو چکے تھے جھوٹے خداؤں کی پرستش میں مبتلا تھے۔ یارو ذرا سوچو تو سہی ایسے ماحول میں جب کہ لوگ جھوٹے خداؤں سے محبت کی پینگیں بڑھا رہے تھے اور ان سے بندگی کا رشتہ جوڑ رہے تھے ایسے میں میرے نبی ﷺ کے والد محترم کا نام ہے عبداللہ (اللہ کا بندہ) ان کی عبدیت کی نسبت اس وقت بھی اللہ سے تھی کسی بت سے نہیں تھی اور ظاہر ہے ان کا نام تو اس وقت رکھا گیا ہو گا جس وقت ان کی ولادت ہوئی ہو گی جب ان کی پیدائش ہوئی ہو گی اگر صرف اس بات کو ذہن میں رکھیں تو پتا چلتا ہے کہ جس کا نام رکھا جا رہا ہے اور جس نے یہ نام رکھا ہے اس کا عقیدہ کیا ہو گا؟ افکار کیا ہونگے؟ نظریات کیا ہوں گے؟ کیا وہ اس ماحول میں بھی ایمان کے حوالے سے منفرد اور ممتاز نہیں ہونگے بے شک ہونگے۔

حضرات محترم! آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ وقت وہ تھا جب قتل و غارت گری لوگوں کا شیوہ تھی خون بہانا بہادری کی علامت اور ضمانت تھی اگر کوئی امن وسکون کی بات کرتا تو یہ بزدلی کی علامت ہوتی تھی اگر کوئی سکون کی بات کرتا

Marfat.com

تحمل و برداشت کی بات کرتا تو اس علامت کو لوگ بے ہمت اور کم حوصلہ ہونے کی دلیل بنا دیتے تھے یہ خون بہانا نسل در نسل خونریزی کا سلسلہ جاری رکھنا یہ ان کے لئے سبب افتخار تھا اور باعث امتیاز تھا یارو آپ نے کبھی سوچا جہاں پر خونریزی لوگوں کا شیوہ تھی وہاں میرے نبی ﷺ کی والدہ ماجدہ کا نام ہے آمنہؓ (امن والی)

یارو جہاں پر لوگ بات بات پہ آپے سے باہر ہو جاتے تھے چھوٹی چھوٹی بات پر وہ خونریزی کا طوفان برپا کر دیتے تھے حوصلہ اور تحمل کا نام ونشان نہیں تھا ایسے ماحول میں میرے نبی ﷺ کی دائی اماں کا نام ہے حلیمہؓ (حلم والی) اگر صرف ناموں کی اس کہکشاں کی طرف توجہ ہو تو اندازہ ہوتا ہے کہ رب کائنات میرے نبی ﷺ کی جلوہ نمائی کے لئے ماحول پیدا فرما رہا ہے۔

یہ میرا زور بیاں نہیں:

حضرات محترم! سرکار دو عالم ﷺ کو اللہ نے ہمارے لئے سبب عزت بنا دیا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کائنات میں جس کو عزت ملتی ہے میرے نبی ﷺ کے صدقے سے ملتی ہے ممکن ہے کہ یہ بات آپ میرا زور بیان سمجھ رہے ہوں جوش خطابت تصور کر رہے ہوں یہ محض انداز بیان کی ایک روانی، آپ کے خیال میں ہو یہ خیال وگمان کا ہذیان نہیں یہ وہ حقیقت ہے جس کی قرآن وحدیث سے تصدیق اور تائید ہوتی ہے قرآن کو ایک مختلف زاویے سے سمجھنے کی ضرورت ہے میں ایک دو مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

تم بہترین اُمت ہو:

حضرات محترم! رب کائنات قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: کنتم خیر اُمة تم سب سے بہترین اُمت ہو اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نمازی بڑے

Marfat.com

اچھے ہو بڑے خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے ہو بڑی شاندار دیدہ زیب مساجد تعمیر کرتے ہو اللہ نے یہ نہیں فرمایا تم روزے دار بڑے اچھے ہو سحری اور افطاری کا بڑا اہتمام کرتے ہو روزہ بڑے اہتمام سے رکھتے ہو یہ نہیں فرمایا تم حاجی بڑے اچھے ہو زر کثیر خرچ کر کے حج کرنے جاتے ہو تم اگر عالی شان مکان میں رہنے کے عادی ہو تو جا کے خیموں کا شہر اور ویرانے آباد کرتے ہو تو اگر تاج وتخت کے وارث ہو تو ننگے سر اور ننگے پاؤں نکل کھڑے ہوتے ہو تم اگر اچھا لباس پہننے کے عادی ہو تو دو چادریں کفن کی صورت میں لپیٹ کر نکل کھڑے ہوتے ہو تم اگر عقل مند مشہور ہو تمہاری فہم وفراست کی قصیدہ گوئی ہوتی ہے تو اب دیوانگی کا لبادہ اوڑھ لیتے ہو اور لبیك اللّٰھم لبیك کی صدائیں لگاتے پھرتے ہو یہ سب کچھ رب کائنات نے نہیں فرمایا اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ تم مجاہد بڑے اچھے ہو جہاد کے ذریعے تم نے ساری دنیا کو نتھ ڈال کے رکھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے گویا یہ فرمایا کنتم خیر امة تم اُمت بہترین ہو اُمت تو نبی علیہ السلام کی ہوتی ہے ناں تم سب سے بہترین اس لئے ہو کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہو۔

قرآن کا اندازِ بیان:

یہ تو قرآن سمجھنے کا ایک انداز ہے ناں رب کائنات فرماتا ہے۔

ینساء النبی لستن کاحدمن النساء

اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویوں دُنیا کی کوئی عورت تم جیسی نہیں ہوسکتی دنیا کی تمام عورتیں تمہاری ہمسر نہیں ہوسکتیں اگر کوئی شخص بارگاہِ الوہیت میں سوال کرنے کی جسارت کرے کہ مولا تو فرماتا ہے کہ دنیا کی کوئی عورت میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں جیسی نہیں ہوسکتی مولا کچھ ہمیں پتہ چل جائے کس

Marfat.com

بات میں ان جیسی نہیں ہوسکتی۔

مولا کیا شکل وصورت میں نہیں ہوسکتی۔

کیا حسن وجمال میں نہیں ہوسکتی۔

کیا سیرت وکردار میں نہیں ہوسکتی۔

کیا عادات واطوار میں نہیں ہوسکتی۔

کیا زہدوتقویٰ میں نہیں ہوسکتی۔

کیا حسب ونسب میں نہیں ہوسکتی۔

کیا امورخانہ داری میں نہیں ہوسکتی۔

کیا کشیدہ کاری میں نہیں ہوسکتی۔

کیا سلیقہ شعاری میں نہیں ہوسکتی۔

مولا کس چیز نہیں ہوسکتی۔

ارے قرآن کا انداز بیان جواب دے رہا ہے: نیسا النبی اے میرے محبوب ﷺ کی بیویوں دنیا کی کوئی عورت تم جیسی کیسے ہوسکتی ہے تم تو میرے محبوب ﷺ کی بیویاں ﷺ ہو، ارے جو عورت میرے آقا ﷺ کے نکاح میں آجائے دنیا کی کوئی عورت اس عورت جیسی نہیں ہوسکتی تو دنیا کا کوئی مرد میرے نبی ﷺ جیسا کیسے ہوسکتا ہے؟

سب سے بہتر زمانہ:

کائنات میں کسی کو عزت ملتی ہے تو میرے آقا ﷺ کے دامن سے ملتی ہے ارے زبان رسالت ﷺ سے اظہار ہوتا ہے خیر والقرون قرنی سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے اگر کوئی تاریخ کا طالب علم تاریخ کے اوراق کی ورق

Marfat.com

گردانی کرے اور پھر بارگاہِ رسالت ﷺ میں سوال کرنے کی جسارت کرے آقا جب ہم اپنے وطن کی تاریخ کھنگالتے ہیں ہم کہتے ہیں فلاں دور اچھا تھا اس میں غربت نہیں تھی بے روزگاری نہیں تھی مہنگائی نہیں تھی امن عامہ کا مسئلہ نہیں تھا۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں سب سے اچھا زمانہ میرا زمانہ ہے اب جو زمانہ آپ ﷺ سے موسوم اور منسوب ہے۔

یارسول اللہ ﷺ اس وقت تو مسلمانوں کی حالت بڑی خستہ حال تھی بڑی پتلی تھی۔

یارسول اللہ ﷺ اس وقت آپ نے بھی تو شکم مبارک پہ پتھر باندھے تھے ناں۔

کھجور کی چٹائی پہ آپ نے بھی تو استراحت فرمائی تھی ناں۔

پیوند لگے کپڑے آپ ﷺ نے بھی تو زیب تن کئے تھے ناں۔

یارسول اللہ ﷺ اپنی نعلین پاک کو مرمت آپ خود بھی تو کرتے تھے ناں۔

یارسول اللہ ﷺ یہ فقر و فاقہ کشی آپ ﷺ نے بھی تو اختیار کی تھی ناں۔

یارسول اللہ ﷺ روکھی سوکھی آپ نے بھی کھائی تھی ناں۔

یارسول اللہ ﷺ یہ ساری کیفیات آپ کے سامنے ہیں مسلمانوں کی چھوٹی سی ریاست مدینہ منورہ تھی یا زیادہ سے زیادہ مکے پر قبضہ ہوا تھا۔ ابھی دنیا میں مسلمانوں کی فتوحات کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا۔

ابھی مسلمانوں کے پاس وہ عظیم الشان عسکری قوت اور لاؤ لشکر تو نہیں تھا۔

ابھی مسلمانوں کو عظیم الشان سلطنت اور حکومت تو میسر نہیں آئی تھی۔

ابھی مسلمانوں کے پاس وہ درہم و دینار نہیں تھے مال و منال نہیں تھا۔

Marfat.com

شان وشوکت نہیں تھی۔ کروفر نہیں تھا۔ طمطراق نہیں تھا۔ آن بان نہیں تھی۔ یہ سب کچھ نہیں تھا۔ سب کچھ تو بعد میں ملا ہے اور یارسول اللہ ﷺ آپ فرماتے ہیں سب سے اچھا زمانہ میرا زمانہ ہے اگر کوئی تاریخ کا طالب علم یوں سوال کرنے کی جسارت کرے تو میرے آقا ﷺ جواب عطا فرمائیں گے اے میرے غلاموں تم کیا سمجھتے ہو عزت وعظمت وہ کیا مال وملال سے ملتی ہے کیا درہم ودینار سے ملتی ہے کیا شان وشوکت سے ملتی ہے کیا لاؤلشکر میں ہے کیا شان وشوکت میں ہے کیا عسکری قوت میں ہے ارے نہیں عزت وعظمت تو مجھ سے نسبت کی وجہ سے ہے میرا زمانہ سب سے بہتر اور اچھا زمانہ اس لئے ہے کہ وہ میرا زمانہ ہے جس کو بھی عزت ملتی ہے وہ میرے آقا ﷺ کے دامن سے ملتی ہے۔

حضرات محترم! یہاں پہ آپ اگر محفل نعت کے سحر سے آزاد ہو گئے ہوں تو ایک ایسی بات کرنا چاہتا ہوں جس کے لئے مجھے جاگتے ذہن چاہئیں، روشن آنکھیں چاہئیں، آپ کی توجہ چاہیے آپ کے رویے کا گداز چاہیے تو ایسے میں میں کچھ بات کرنے کی جسارت کروں۔

انسان اشرف المخلوقات ہے کچھ دوست کہتے ہیں ہمیں بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نورانیت کا ذکر نہ کرو وہ اس لئے کہ اگر نبی پاک ﷺ کو نور کہو گے تو ان کی عظمت وشان سے محروم کردو گے کہ اشرف المخلوقات تو انسان ہے اسلئے ان کو انسان کہو ان کو بشر کہو تا کہ اشرف المخلوقات ہونے کی فضیلت ان کو میسر آئے۔

حضرات مکرم! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے تمام مخلوقات سے افضل ہے اعلیٰ ہے۔ انسان کو یہ فضیلت اور عزت کیوں میسر آئی۔ بعض علماء نے قرآن سے استدلال کیا قرآن پڑھا بتایا اور سنایا: واذقال

Marfat.com

ربك للملٰئِكة انی جاعل فی الرض خلیفة۔ اے محبوب ﷺ یاد ہے ناں وہ وقت جب آپ ﷺ کے رب عزوجل نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں ویسے یہاں پر کتنے نکات پوشیدہ ہیں اور علماء کرام قرآن کے اسرار و معنی کے یہاں دریا بہا کے رکھ دیں لیکن میں تو اپنی حیثیت اور بساط کے مطابق ہی گفتگو کر پاؤں گا۔ صرف ایک نقطہ عرض کرتا ہوں رب کائنات کس وقت کی بات کر رہا ہے ابھی حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت کا تاج پہنایا نہیں گیا ابھی فرشتوں سے مشاورت ہو رہی ہے ابھی نسلِ انسانی نہیں چلی ابھی نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری نہیں ہوا اس وقت کی بات رب کائنات عزوجل فرما رہا ہے۔ واذقال ربك اے محبوب ﷺ ابھی آدم علیہ السلام کو خلافت تو نہیں ملی تھی رب تو میں اس وقت بھی تیرا تھا ناں۔ ارے محبوب ﷺ تو نہ ہوتا میں کائنات میں کسی کا رب نہ ہوتا۔

اے محبوب ﷺ اگر ہوائیں چلتی ہیں تو تیرے لئے
پھول کھلتے ہیں تو تیرے لئے
غنچے چٹکتے ہیں تو تیرے لئے
کلیاں مسکراتی ہیں تو تیرے لئے
پرندے چہچہاتے ہیں تو تیرے لئے
اگر شاخیں ثمر بار ہوتی ہیں تو تیرے لئے
اگر سیپ کی کوکھ میں گوہر آب دار ہے تو تیرے لئے
اگر قم قم کی صدائیں ہیں تو تیرے لئے
اور بلبل کی نوائیں ہیں تو تیرے لئے

Marfat.com

اور ہر گل کی ادائیں ہیں تو تیرے لئے اور غرور وشعور آدمیت ہے تو تیرے لئے سب کچھ تیرے لئے اور تو میرے لئے۔ اچھا سلسلہ کلام کو آگے بڑھانے سے پہلے میں آپ کو ذرا یہ بتادوں منتظمین نے مجھے کہا ہے کہ آپ کم ازکم سوا گھنٹہ تو ضرور لیں اور باقی سامعین کے ظرف اور حوصلے پر چھوڑ دیں چلئے گھنٹہ سوا گھنٹہ تو آپ کو مجھے بھگتنا ہے اس کے بعد پھر آپ کا رویہ بتائے گا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔

رب کائنات قرآن مجید میں فرماتا ہے: واذقال ربك للملٰئكة انى جاعل فى الرض خليفة۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی آدم علیہ السلام کو خلافت نہیں ملی تھی رب تو میں اس وقت بھی تیرا تھا ناں تو تجھے یاد ہے تیرے رب نے فرشتوں سے کیا فرمایا تھا کہ میں زمین پہ خلیفہ بنانے والا ہوں فرشتوں نے عرض کی تھی۔

قالو اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدمآ ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك○

فرشتوں نے عرض کی مولا تو اس انسان کو زمین پہ خلیفہ بنائے گا جو زمین پہ فساد کرے گا خون بہائے گا جب کہ ہم تیری حمد وتسبیح کرتے ہیں تیری کبریائی تیری حمد بیان کرتے ہیں۔ رب کائنات نے فرمایا: قال انى اعلم مالا تعلمون۔ رب کائنات نے گویا یہ فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ وعلم آدم الاسمآء كلها۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے حضرت آدم علیہ السلام کو ثم عرضهم على الملئكة پھر ان کو پیش کیا فرشتوں کے سامنے فقال انبئونى باسمآء هٰولاء ان كنتم صٰدقين۔ رب کائنات نے فرمایا اگر تم

Marfat.com

سچے ہوتو مجھے ان سب چیزوں کے نام بتاؤ فرشتوں نے عرض کی قالو سبحانك لا علم لنا الا ماعلمتنا۔ انہوں نے عرض کی مولا پاک ہے تو ہم تو ان چیزوں کے نام نہیں جانتے سوائے ان کے جو تو نے ہمیں سکھائے ہیں انك انت العلیم الحکیم۔ علیم وحکیم تو تیری ذات ہے جب فرشتوں نے معذرت کی پھر آدم علیہ السلام کو حکم ہوا فلما انبئهم باسمائهم۔ اے آدم علیہ السلام! ذرا تم ان چیزوں کے نام بتاؤ ناں تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرفر سب چیزوں کے نام بتادیئے تو پھر حکم ہوا فرشتوں کو اب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو علماء نے دلیل دی کہ فضیلت انسان کا سبب شرف آدمیت کا سبب اصل میں علم ہے یہ علم کی وجہ سے ہے۔ علم کا مظاہرہ ہوا تو انسان کو یہ عزت ملی اگر یہ بات مان لی جائے کہ انسان کو یہ فضیلت علم کی وجہ سے ملی تو اس پر بھی چند ایک بہت بھاری اعتراضات ہوتے ہیں۔

پہلا اعتراض:

فرض کیجئے آپ کسی سکول میں ٹیچر ہیں معاف کیجئے مجھے انگریزی زبان بولنے کا زیادہ شوق نہیں فرض کیجئے اگر میں یہ کہتا کہ آپ کسی سکول میں استاد ہیں تو آپ کہیں گے بڑے استاد ہیں تو اس لئے میں نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا فرض کیجئے آپ سکول ٹیچر (Teacher) ہیں بچوں کو پڑھاتے ہیں اور کلاس کے اندر کچھ بچے آپ کے رشتہ داروں کے ہیں آپ کے گھر کے بچے ہیں ان پر تو آپ پوری توجہ دیتے ہیں محنت کرتے ہیں ان کو تسلی کے ساتھ محنت کرواتے ہیں۔ لیکن جو کلاس میں دوسرے بچے ہیں ان پر توجہ نہیں دیتے انہیں محنت نہیں کرواتے انہیں لفٹ نہیں کراتے انہیں علم نہیں دیتے ظاہر ہے جن بچوں کو آپ نے محنت کروائی ہے جب امتحان ہوگا تو وہ اچھے نمبروں سے کامیاب ہو

Marfat.com

جائیں گے اور جن بچوں کو علم نہیں پہنچا ان کو نہیں پڑھایا نہیں سکھایا نہیں محنت نہیں کروائی وہ فیل ہو جائیں گے ناکام ہو جائیں گے نمبر تھوڑے آئیں گے لیکن یہ ناکامی ان بچوں کے کمتر ہونے کی دلیل نہیں ہے ہوسکتا ہے ان بچوں میں کوئی جوہر قابل بھی ہو جیسے کہتے ہیں۔ ''ذرا نم ہو یہ مٹی تو بڑی زرخیز ہے ساقی''، ممکن ہے ان بچوں پر محنت کی جائے تو وہ ملک وقوم کا نام روشن کریں کون بدتر ہے کون بہتر ہے کون اعلیٰ ہے کون ادنیٰ ہے کون لائق ہے کون نالائق ہے۔ یہ پتہ تو اس وقت چلے گا جب سب بچوں پر برابر محنت کی جائے استاد جو ہے وہ سب بچوں کو یکساں پڑھائے پھر امتحان ہوں پھر جس کے نمبرز زیادہ ہوں گے وہ اعلیٰ ہوگا وہ بہتر ہوگا اور جس کے نمبر کم ہوں وہ ادنیٰ ہوگا کمتر ہوگا بدتر ہوگا بات تو ٹھیک ہے تمام چیزوں کے نام اللہ نے کس کو سکھائے حضرت آدم علیہ السلام کو۔ فرشتوں کو تو سکھائے ہی نہیں اور فرشتے بھی یہی پیٹ رہے ہیں کہ مولا ہم کوئی نالائق شاگرد نہیں ہیں محنت سے جی چرانے والے نہیں ہیں مولا جو کچھ تو نے ہمیں سکھایا ہے ہمیں آتا ہے وہ ہم سے پوچھ لے الا ما علمتنا ان چیزوں کے نام تو نہیں آتے لیکن جو کچھ تو نے سکھایا ہے وہ ہمیں آتا ہے لیکن مولا آؤٹ آف کورس (Out Of Course) سوال آجائیں تو ہم کیا کریں۔

دوسرا اعتراض:

حضرات محترم! دوسرا اعتراض ان کنتم صادقین اگر تم سچے ہو اب فرشتے تو تمام چیزوں کے نام نہیں بتا سکے تو قرآن گواہی دے رہا ہے فرشتے سچے نہیں تھے حالانکہ فرشتوں نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ ہی تو تھا کہ مولا انسان دنیا میں فساد کرے گا، خون بہائے گا، ہم تیری حمد و تسبیح کرتے ہیں لیکن کیسے پتہ چلا کہ وہ

Marfat.com

سچے نہیں تھے۔

اچھا کچھ علماء فرماتے ہیں کہ بات دراصل یہ ہے فرشتوں کے کہنے کی مراد یہ تھی کہ مولا انسان خون بہائے گا اسے خلفیہ نہیں بننا چاہیے ہم حمد و تسبیح کرتے ہیں ہمیں خلیفہ ہونا چاہیے اس بات میں سچے نہیں تھے اگر یہ بات ہوتو میں دست بستہ عرض کروں گا اگر کوئی شخص بات کرے اور دلیل سے کرے تو اس کی بات کو ردّ کرنے کے لئے دلیل سے جواب دینا چاہیے ناں دلیل تو ہونی چاہیے ویسے تھپڑ مار کر کوئی چپ کرادے تو اور بات ہے اصولاً تو یہی ہونا چاہیے کہ کوئی بات کرے دلیل سے تو اس کا جواب دلیل سے ملنا چاہیے تو فرشتوں نے اگر کہا مولا جو فساد کرے، خون بہائے اسے تیرا خلیفہ نہیں ہونا چاہیے جو حمد و تسبیح کرے خلافت کا تاج اسی کے سر پہ ہونا چاہیے یہ بات اصولاً صحیح ہے یا نہیں ہے بات تو صحیح ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس دلیل کا جواب تو دیا نہیں۔

تیسرا اعتراض:

آپ میں سے کوئی دوست کھڑا ہو اور کہے کہ کاظمی صاحب میں بڑا ذہین ہوں بڑا سمجھ دار ہوں بڑا عقل مند ہوں میں کہوں اچھا آپ بڑے ذہین ہیں چلئے دیکھتے ہیں ذرا نکلیں سڑک پر ذرا دوڑ لگا کے دکھائیں ناں پتہ چلے آپ کتنے ذہین ہیں آپ کہیں گے جناب میں کہتا ہوں میں ذہین ہوں آپ کہتے دوڑ کر دکھاؤ دوڑنے کا ذہانت سے کیا تعلق ہے بھئی آپ نے میری ذہانت کو سوجھ بوجھ کو پرکھنا ہے تو کوئی سوال کیجئے کوئی آئی کیو لیول (IQ Level) میرا چیک کیجئے ٹیسٹ کیجئے تب پتہ چلے گا میں کہاں کھڑا ہوں آپ کہتے ہیں تیز دوڑ کے دکھاؤ تیز دوڑنے کا ذہانت سے تعلق کیا ہے بات صحیح ہے یا غلط ہے فرشتے کہتے ہیں مولا

Marfat.com

انسان زمین پر خون بہائے گا فساد کرے گا ہم تیری حمد و تسبیح کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم سچے ہو تو مجھے کائنات کی سب چیزوں کے نام بتاؤ بھئی کائنات کی ان چیزوں کے نام کا فرشتوں کی بات سے تعلق کیا تھا معاف کیجئے یہ میں نے الجھنیں تو خاصی پیدا کر لیں لیکن وقت پر سلجھاؤں گا کیونکہ ابھی سلجھایا تو گفتگو کا تسلسل جاری نہیں رکھ سکوں گا۔

چوتھا اعتراض:

بہرحال ایک اعتراض اور بھی ہوتا ہے وہ کیا ہے محض علم کی وجہ سے فضیلت ہوتی تو کیا خیال ہے شیطان کا علم زیادہ ہے یا آپ کا شیطان کو کوئی معمولی چیز مت سمجھئے وہ فرشتوں کا بھی پروفیسر (Professor) رہا ہے علم کے حوالے سے اس کا بڑا ڈنکا پیٹا ہے ہمیں تو اللہ نے ایمان کے صدقے میں عزت دی ہے اور وہ کافر ملعون ہے مردود ہے اگر صرف علم کی وجہ سے فضیلت ہوتی تو شیطان کا مرتبہ ہم سے بلند ہوتا۔

ایک اور بات میں عرض کرتا ہوں آپ کہتے ہیں کہ دراصل آدم علیہ السلام کی بنیاد علم ہے میں دست بستہ عرض کروں گا اس سارے قصے میں تو اللہ حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ہی نہیں کرتا یہ بات کانوں کو اجنبی تو لگے گی لیکن ذرا بات سنئے چلیئے۔

حضرات محترم! دیکھئے جب فرشتوں نے کہا مولا انسان فساد کرے گا خون بہائے گا انسان فساد کی جڑ ہے ہم تیری حمد و تسبیح کرتے ہیں اللہ نے کیا فرمایا تھا۔ قال انی اعلم مالا تعلمون جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے اللہ نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ جو آدم علیہ السلام جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے اچھا جب تمام چیزوں کے نام حضرت آدم علیہ السلام نے بتا دیئے تو کم

Marfat.com

ازکم اب تو اللہ تعالیٰ فرما دیتا کہ دیکھو بھئی آدم علیہ السلام پڑھا لکھا ہے یہ ڈگری ہولڈر(Degree Holder) ہے ماشاء اللہ اب تو ہمارے ملک کے اندر اسمبلی تک پہنچنے کیلئے ڈگری کی ضرورت ہوتی ہے تو خلافت کا تاج پہننے کیلئے بھی تو کوئی نہ کوئی ڈگری چاہیے ناں

حضرات محترم! رب کائنات نے کیا فرمایا تمام چیزوں کے نام بتائے حضرت آدم علیہ السلام نے اور اللہ نے کیا فرمایا۔ قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السمٰوٰت والارض واعلم ماتبدون وما کنتم تکتمون۔ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ زمین وآسمان کا غیب تو میں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم دکھاتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو سب چیزوں کے نام بتائے حضرت آدم علیہ السلام نے اور اللہ فرماتا ہے علم میرا زیادہ ہے حضرات مکرم اس تمام واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ اس واقع میں رب کائنات دراصل اپنے علم کا ذکر کر رہا ہے حضرت آدم علیہ السلام کے علم کا ذکر نہیں کر رہا ارے جس کا ذکر ہی نہیں ہے تم اسے فضیلت کا سبب بناتے ہو سوال اپنی جگہ برقرار رہا کہ انسان اشرف المخلوقات کیوں ہے؟

بعض علماء نے فرمایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ انسان وہ ہے جس کو فرشتوں نے سجدہ کیا اب جو مسجود ملائکہ ہو جس کو فرشتے سجدہ کریں اسے تو ساری مخلوق سے اعلیٰ افضل ہونا ہی چاہیے تھا۔ میں عرض کروں گا کہ اگر یہ بات مان لی جائے تو یہاں پر بھی چند ایک اعتراضات ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے سجدہ عظمت کی وجہ سے ہوتا ہے اگر سجدہ عظمت کی وجہ سے ہوتا تو پہلے ہم مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے سجدہ کرتے تھے اور آج اگر سجدہ کریں مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے تو کیا جائز ہے؟ نہیں تو۔ کیا مسجد اقصیٰ کی عظمت میں کوئی کمی آ گئی ہے؟ عظمت میں کمی

Marfat.com

نہیں آئی لیکن اب سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اس طرح یہ بھی سوچئے رب کائنات کی عظمت میں تو کبھی کمی نہیں ہوسکتی لیکن جب سورج نکلتا ہو یا غروب ہوتا ہو یا زوال کا وقت ہو اس وقت اللہ کو سجدہ کرنے کی اجازت ہے؟ نہیں تو۔ اگر سجدہ عظمت کی وجہ سے ہوتا رب کائنات کی عظمت تو ہر وقت پائی جاتی ہے پھر سجدے کی بھی ہر وقت اجازت ہوتی لیکن سجدے کی اجازت ہر وقت نہیں ہے پتا یہ چلا کہ سجدے کی علت عظمت نہیں ہے۔ اچھا اگر کوئی سوچے کہ نہیں جی دراصل سجدہ کرنے کے بعد عظمت بڑھ جاتی ہے میں عرض کروں گا اس کا بھی جواب قرآن مجید میں موجود ہے۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام نے سجدہ کیا حضرت یوسف علیہ السلام کو لیکن علماء سے پوچھئے مرتبہ کس کا زیادہ ہے مرتبہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا بلند ہے حالانکہ سجدہ بھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کیا جب یہ تمام حقائق ہمارے سامنے موجود ہیں تو پھر یہ کہنا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس لئے فرشتوں نے سجدہ کیا تو سوال اپنی جگہ برقرار رہا کہ انسان اشرف المخلوقات کیوں ہے؟ کچھ علماء نے فرمایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ انسان کے اندر خیر بھی ہے شر بھی ہے انسان جب خیر کے راستے پر چلے صراطِ مستقیم کو اختیار کرے نیکی اور بھلائی کو اپنائے تو اسے شر سے برسرِ پیکار ہونا پڑتا ہے شر کی قوتوں سے لڑنا پڑتا ہے انسان، شیطان سے اپنے نفس سے برسرِ پیکار ہوتا ہے لڑتا ہے محنت کرتا ہے محنت مشقت کر کے اس جہاد و قتال کے نتیجے میں پھر کہیں جا کے اس کو صراطِ مستقیم ملتا ہے تو جب اتنی محنت اور مشقت کرتا ہے تو پھر تو اسے یہ عزت و عظمت ملنی ہی چاہیے۔

آپ دیکھیں اگر کوئی شخص آنکھوں سے معذور پیدا ہوا ہو وہ آپ سے کہے میں نے آج تک کسی کو بری نظر سے نہیں دیکھا تو آپ ہنسیں گے بھائی تو تو

Marfat.com

دیکھ ہی نہیں سکتا اچھی یا بری کا کیا سوال ہے ٹھیک ہے ناں تو فرشتوں کے اندر تو شر کی قوت ہے ہی نہیں انسان میں خیر بھی ہے اور شر بھی ہے جب انسان نیکی کے راستے پہ چلے گا اس کو ورغلایا جائے گا بہکایا جائے گا دلوں میں وسوسے پیدا کئے جائیں گے اور جب یہ نیکی کے راستے پر استقامت سے چلے تو شیطان سے لڑے گا اپنے نفس سے لڑے گا تو ظاہر ہے اس محنت ومشقت کے نتیجے میں اسے یہ فضیلت وعظمت ملنی چاہیے میں عرض کروں گا کہ یہ بات سننے میں بڑی اچھی لگی ہے لیکن اس میں بھی ایک مشکل ہے اب زیادہ تفصیل میں نہیں جاتا آسان سی ایک دلیل دیتا ہوں یہ بتایئے ایک رات آپ عبادت کریں ایک رات کی عبادت کرنا زیادہ مشکل ہے یا ایک ہزار مہینے عبادت کرنا زیادہ مشکل ہے ظاہر ہے ایک ہزار مہینے آدمی مسلسل عبادت کرتا رہے وہ تو بڑا مشکل کام ہے ایک رات کی عبادت کا تو اس میں سے کوئی کمپیریزن (Comperison) نہیں ہے کوئی موازنہ نہیں ہے کوئی تقابل نہیں ہے اب محنت تو ہزار مہینوں میں زیادہ ہے لیکن قرآن مجید کہتا ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ قدر کی ایک رات وہ ہزار مہینوں سے زیادہ افضل ہے اگر فضلیت کا انحصار محنت ومشقت پہ ہوتا تو لیلۃ القدر کو یہ فضیلت کبھی نہ ملتی تو ایسی صورت میں سوال اپنی جگہ برقرار رہا کہ انسان اشرف المخلوقات کیوں ہے؟

حضرات مکرم! میں اس بحث کو طول دینے کی بجائے اسے نقطہ انجام تک پہنچاتا ہوں بات دراصل یہ ہے کہ رب کائنات چونکہ جانتا تھا اس نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں ایک انسان کے روپ میں بھیجنا تھا ایک بشر کی صورت میں بھیجنا تھا کیونکہ بشریت اور انسانیت کا تعلق حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے جڑنا تھا اس

Marfat.com

لئے رب کائنات نے اپنے محبوب ﷺ سے نسبت کے صدقے میں ساری بنی نوع انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا ارے انسان کو جو عظمت ملی ہے وہ تو میرے نبی ﷺ کے صدقے سے ملی ہے اگر میرے آقا ﷺ کسی اور مخلوق کی صورت میں دنیا میں جلوہ فگن ہوتے تو اللہ اس مخلوق کو اشرف المخلوقات قرار دے دیتا لیکن نہیں میرے نبی ﷺ نے انسان کی شکل وصورت میں آنا تھا بشر کے روپ میں آنا تھا اس لئے یہ انسان کو عظمت ملی یہ عزت ملی ارے تم کہتے ہو نبی پاک ﷺ کو انسان کہو بشر کہو تا کہ نبی پاک ﷺ کو اشرف المخلوقات ہونے کی عزت ملے ارے انسان کو عزت میرے نبی کریم ﷺ کی نسبت کی وجہ سے میسر آئی ہے۔

حضرات محترم! جو آیت کریمہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی اس پر چند باتیں اور اس سے پہلے کہ آپ کے صبر کا پیمانہ چھلکے اور ہم نگاہوں نگاہوں میں معذرت کی رسم ادا کریں اور خوش دلی سے ایک دوسرے سے رخصت ہوں رب کائنات گویا یہ فرماتا ہے۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔

اے محبوب ﷺ فرما دیجئے کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت یہ سب کچھ کس کے لئے للہ رب العالمین سب اللہ کے لئے ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا جب میں نے یہ آیت پڑھی معنی اور مفہوم تک کچھ ذہن پہنچا تو ذہن میں ایک خلش پیدا ہوئی علماء سے سنا کہ رب کائنات قرآن مجید میں بطور خاص جب کوئی بات اپنے محبوب ﷺ سے کہلواتا ہے اے محبوب ﷺ کہہ دیجئے تو اس کے اندر کوئی نقطہ پوشیدہ ہوتا ہے اس کے اندر علم وحکمت کا کوئی خاص درس موجود ہوتا ہے جب کہ یہاں تو بڑی سیدھی سی بات ہے کہ اے محبوب ﷺ

Marfat.com

کہہ دیجئے میری نماز قربانی زندگی موت جینا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا اس کے اندر تو بظاہر نقطہ سنجی اور عرق ریزی کی زیادہ گنجائش نظر نہیں آتی جب میں نے اس پہ غور کیا تو مجھے اس مسئلے کی کنجی ملی، لـــلّٰـــہ رب العالمین۔

حضرات محترم! میں نے ابھی بار بار مرتبہ حدیث قدسی کا ذکر کیا اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔ ذرا اسی تسلسل کو لے کر آگے چلتے ہیں جناب والا اب ذرا سوچئے اگر کوئی چاہنے والا ہو عاشق ہو محبت کا دم بھرنے والا ہو اور اپنے محبوب سے الفت و چاہت کا اظہار کرے اور اعلان کرے۔ مثلاً کہے محبوب میں آسمان سے تیری خاطر ستارے توڑ لاؤں۔ ہر ناممکن کو ممکن کر دکھاؤں۔ تجھے پانے کے لئے اگر مجھے تاج و تخت چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دوں۔ اور تیری خلوت کا امین بننے کے لئے اگر رشتہ داروں سے منہ موڑنا پڑے تو ان سے منہ موڑ لوں۔ میں دنیا کو ترک کر دوں صرف تجھے پانے کے لئے۔ جب کوئی چاہنے والا اس طرح اظہارِ محبت کرے اعلان محبت کرے تو کیا خیال ہے اس کی یہ خواہش ہوگی کہ محبوب بھی جواباً دو لفظ کہہ دے جس سے اس کے جذبات کی تسکین ہو جائے اور اسے پتا چل جائے کہ وہ بھینس کے آگے بین نہیں بجا رہا۔ کسی پتھر کے آگے نہیں گڑگڑا رہا۔ بلکہ کسی انسان سے جیتے جاگتے شخص سے جس کے اندر جذبات ہیں اور محبت کی پذیرائی کی صلاحیت ہے۔ جس سے وہ اظہارِ محبت کر رہا ہے محبت تو ظاہر ہے اپنی پذیرائی چاہتی ہے ناں۔

عاشق بھی چاہتا ہے محبت کرنے والا بھی چاہتا ہے کہ جب وہ کہے کہ اے محبوب میں تیری خاطر ساری دنیا کو چھوڑ سکتا ہوں۔ ترک کر سکتا ہوں۔ منہ موڑ

Marfat.com

سکتا ہوں۔ تو اس کی بھی خواہش ہو گی محبوب بھی کہے کہ اے چاہنے والے اگر تو میرے لئے سب کچھ چھوڑ سکتا ہے۔

تو میرے یاقوتی ہونٹوں پر بھی نام تو تیرا مچلتا ہے ناں۔

پھر میری آنکھوں میں بھی جگنو تو تیری وجہ سے جھلاتے ہیں ناں۔

پھر میرے گالوں پر بھی شفق تو تیرے تصور سے پھوٹتی ہے ناں۔

میرے جمال کی درخشندگی بھی تیرے لئے ہے۔

پھر میرے قریب کی آنچ بھی تیرے لئے ہے۔

ارے جب چاہنے والا اس طرح اعلان محبت کرے دوسری طرف سے بھی وہ جواب کی توقع رکھتا ہے ناں۔ جب رب کائنات فرماتا ہے اے محبوب ﷺ یہ تمام کائنات بنائی تیرے لئے ہے۔ تو پھر محبوب ﷺ کو کہنا ہے پھر میرا سب کچھ بھی تیرے لئے ہے۔ بات تو ٹھیک ہے سمجھ میں آتی ہے لیکن یہاں پر پھر ایک خلش ایک سوال ہے وہ کیا ہے جب آپ اظہارِ محبت کریں اور آپ اس امید میں ہوں کہ اب آپ کے محبوب کی آواز آپ کے کانوں میں رس گھولے گی آپ کا محبوب آپ کے جذبات کی پذیرائی کرے گا تو ظاہر ہے جو کچھ کہنا ہے محبوب کو خود کہنا چاہیے ناں۔ لیکن اگر کوئی اسے پٹی پڑھا رہا ہو کوئی سبق سکھا رہا ہو یا آپ کو کہنا پڑے کہ اے محبوب اب میرے اظہارِ محبت کے جواب مین تو یہ کہہ دے تو یہ عجیب سی بات لگتی ہے ناں۔ تو اگر اللہ کی طرف سے اس اعلان کے بعد کہ مولا یہ تمام کائنات تو نے بنائی میرے لئے ہے۔ اگر نبی کریم ﷺ کو یہ رب کے اس فرمان کے جواب میں کہنا تھا مولا میرا سب کچھ بھی تو تیرے لئے ہے۔ تو ظاہر ہے اگر نبی پاک ﷺ اپنی طرف سے کہتے مولا میرا سب

Marfat.com

کچھ تیرے لئے ہے تو یہ بتائیں جو کچھ بھی پیش کرتے وہ کس کی عطا ہوتی ظاہر ہے اللہ کی عطا ہوتی۔

ان پے جو وارا انہی کی دین تھی
ہم پشیماں ہیں کہ وارا کچھ نہیں

بھئی ظاہر ہے جیسے شاعر نے کہا کہ

جان دی دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہ وہ بات ہے ناں کہ اگر کوئی خدا کی راہ میں جان قربان کر کے سمجھے بڑی قربانی دی ہے بھئی کیا تیر مارا ہے اس نے جان دی تھی واپس اس کی خدمت میں پیش کر دی کون سی بڑی قربانی دی ہے تو۔

حضرات محترم اگر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے مولا اگر تو نے یہ تمام جہاں میرے لئے بنایا ہے تو مولا میرا سب کچھ بھی تیرے لئے ہے یہ میرا جینا مرنا تیرے لئے یہ زندگی موت تیرے لئے یہ عبادت و ریاضت تیرے لئے تو ممکن ہے کوئی ہرزہ سرا کوئی یاوا گو کہہ دیتا ارے جو کچھ بھی پیش کیا اپنا کیا تھا جو کچھ بھی دیا اسی کا دیا ہوا تو تھا۔

تو اللہ نے گویا یہ فرمایا اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو خود کہے گا کوئی اعتراض کر سکتا ہے اس لئے تو خود نہ کہہ میرے کہنے پہ کہہ دے تا کہ کسی کو انگشت نمائی کا موقع نہ ملے۔

اور اس بات کو ایک اور زاویے سے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ویسے تو اس محفل میں بھی کھڑا ہو کے کوئی شخص کہہ دے کہ میرا جینا مرنا میری زندگی موت میری آل

Marfat.com

اولاد میری زمین جائیدار میرا سب کچھ اللہ کے لئے ہے۔ کہنے میں کیا جاتا ہے کوئی بھی کہہ دے لیکن دیکھنا پڑے گا کہ اس نے تو کہہ دیا پتہ نہیں اس نے قبول کیا ہے یا نہیں قیامت کے دن کتنے لوگ ہوں گے جن کی عبادت و ریاضت تک روزہ نماز تک ان کے منہ پر مار دیا جائے گا مقبول نہیں ہوگا مردود ہوگا اگر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم خود کہتے مولا میری زندگی موت جینا مرنا سب تیرے لئے ہے تو ممکن ہے کوئی پوچھتا کہ جناب آپ نے تو کہہ دیا اس نے پتا نہیں قبول کیا یا نہیں کیا تو رب کائنات نے فرمایا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم خود نہ کہہ جس نے قبول کرنا ہے اس کے کہنے پر کہہ دے تا کہ مردود و مقبول کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔

حضرات مکرم! آخر میں نعت کے چند اشعار محفل نعت کی مناسبت سے مماثلت سے منیر نیازی کا ایک بند ہے ؎

کہ روگ دل میں اس قدر تھا اس جہانِ حُسن کا
اور باب روشن اس قدر تھا اس بیانِ حُسن کا
یہ حوصلہ دل میں نہ تھا تو بات کہتا کس طرح
یہ میرا منصب نہ تھا. تو نعت کہتا کس طرح

اسی طرح ملتان کا ایک شاعر کا شعر ہے۔

طیبہ میں سدا صبح مسلسل کا سماں ہے
جس شہر میں سورج ہے وہاں رات کہاں ہے

ایک مشکل سوال کا جواب:

کاظمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ یہ بتائیں اللہ تعالیٰ نے دنیا اچھائی کے لئے بنائی یا برائی کے لئے بنائی ممکن ہے آپ کہیں گے کہ اچھائی کے لئے

Marfat.com

بنائی ہے۔ ذرا اپنے گردوپیش پر نظر ڈالئے آس پاس دیکھئے دنیا کا جائزہ لیجئے اور بتایئے کہ اچھائی زیادہ ہے یا برائی زیادہ ہے اس دنیا میں برائی زیادہ ہے اچھائی کم ہے کافر زیادہ ہیں اور مؤمن کم ہیں اور مؤمنوں میں بھی دیکھو تو متقی پرہیزگار و پارسا کم ہیں خطا کار، گنہگار زیادہ ہیں۔ پتا چلا دنیا میں اچھائی کم اور برائی زیادہ ہے دنیا تو بنائی اللہ نے اچھائی کے لئے۔ اچھائی کم ہوگئی برائی زیادہ ہوگئی تو دنیا بنانے کا مقصد تو پورا نہ ہوا اور اگر کوئی چیز اپنے مقصد تخلیق کو پورا نہ کرے جس مقصد کے لئے وہ چیز بنائی گئی ہے اگر وہ پورا نہ کرے تو الزام آتا ہے بنانے والے پر قلم بنایا تھا لکھنے کے لئے قلم نہیں لکھتا تو قلم کا کیا قصور؟ قصور ہوگا تو بنانے والے کا ہوگا جس نے کوئی ایسا نقص چھوڑ دیا ایسی خامی چھوڑ دی کہ اب وہ قلم نہیں لکھتا کپڑا بُنا تھا ستر پوشی کے لئے اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اس سے بدن نہ چھپے تو کپڑے کا کیا قصور ہے؟ قصور ہوگا تو بُننے والے کا ہوگا تو جب کوئی چیز اپنے مقصد تخلیق کو پورا نہ کرے تو الزام آتا ہے بنانے والے پر دنیا تو بنائی اللہ نے اچھای کے لئے اچھائی کم ہوگئی برائی زیادہ ہوگئی تو مقصد تخلیق کائنات تو پھر پورا نہ ہوا؟

جواب: حضرات مکرم! سوال تو بڑا مشکل ہے میں عرض کروں گا ظاہر ہے اللہ نے یہ دنیا اچھائی کے لئے بنائی ہے رب کائنات تو کوئی کام برائی کے لئے کرتا بھی نہیں بلکہ برائی کو اس کی ذات سے نسبت دینا بھی جائز نہیں دیکھیں آپ بے شک لاہور جیسے شہر میں رہتے ہیں لیکن اتنے بے خبر تو نہیں ہوں گے کہ آج کل گندم کی کٹائی کا موسم ہے اور اچھا لاہور کے حوالے سے یہ اس قسم کی باتیں زیادہ سامنے نہیں آتیں کراچی کے بارے میں ذرا بات مشکل ہو جاتی ہے ایک دفعہ ہمارے کچھ عزیز و اقارب کراچی سے آئے اور ان کے بچے کہنے لگے انکل

Marfat.com

(Uncle) ہم نے کماد کے شوگر کین (Sugercane) کے کھیت دیکھنے ہیں میں نے کہا کیوں بیٹے اس میں کیا خصوصیت ہے کہنے لگے دراصل ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہاں کے لوگ کھیتوں میں کتنی چینی ڈالتے ہیں گنوں کو میٹھا کرنے کے لئے تو اب یہ باتیں کراچی کے حوالے سے ہیں لیکن یہاں لاہور کے رہنے والے تو الحمدللہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہم گندم اُگاتے ہیں کھیت لہلہاتے ہیں فصل پکتی ہے پھر فصل کو کاٹتے ہیں اسے تھریشر میں ڈالتے ہیں اور تھریشر بھی عجیب سمجھدار قسم کی مشین ہے وہ پہچانتی ہے کہ یہ بھوسہ ہے یہ دانے ہیں دانے علیحدہ نکال دیتی ہے بھوسہ علیحدہ نکال دیتی ہے ایک طرف دانوں کا ڈھیر ہوتا ہے دوسری طرف بھوسے کا ڈھیر ہوتا ہے کچھ اندازہ ہے آپ کو کہ کون سا ڈھیر بڑا ہے ظاہر ہے بوسے کا ڈھیر بڑا ہوتا ہے یارو گندم تو اُگائی تھی دانوں کے لئے اب دانے تھوڑے ہو گئے بھوسہ زیادہ ہو گیا تو آئندہ پھر گندم تو نہیں اُگانی چاہیے آپ لاہور شہر سے گئے کسی دیہات میں مہمان بنے رات کو ٹھہرے آپ کے دیہاتی دوست نے سوچا کہ شہر سے مہمان آیا ہے تو صبح ناشتے میں تازہ مکھن پیش نہ کریں تو مزہ تو نہیں آئے گا اس نے رات کو دہی جمایا کہ صبح ناشتے میں مہمان کو مکھن پیش کرنا ہے صبح ہوئی دہی کو بلویا دھی کو رِڑکا مکھن نکل آیا مکھن تو تھوڑا سا نکلا اور لسی سے ساری چاٹی بھر گئی دہی جمایا تھا مکھن کے لئے مکھن تھوڑا نکلا لسی زیادہ ہو گئی تو پھر آئندہ دہی بھی نہیں جمانا چاہیے لیکن لوگ بھی بڑے ضدی ہیں روز دہی جما لیتے ہیں ہر سال گندم اُگا لیتے ہیں نہیں بھائی بات ضد کی نہیں ہے بات دراصل یہ ہے کہ کبھی کبھار مقصد کو مقدار کے ذریعے نہیں ناپتے بلکہ معیار کے ذریعے ناپتے ہیں یہ نہیں دیکھتے کہ چیز کتنی ہے یہ دیکھتے ہیں چیز کیسی ہے۔

Marfat.com

حضرات مکرم اگر چہ گندم کا ڈھیر چھوٹا ہے لیکن اگر کھانے کے لائق ہے پیٹ بھرا جاسکتا ہے غذائی ضرورت پوری کرتا ہے تو مقصد پورا ہوگیا لیکن اگر بھوسے سے دگنا ڈھیر ہو مگر گھن لگا ہو کھانے کے لائق نہ ہو گلا سڑا ہوا ہو تو مقصد پورا نہیں ہوا اگر چہ مکھن تھوڑا ہے لیکن خوش ذائقہ ہے لذیز ہے مزیدار ہے مہمان کے سامنے رکھا جاسکتا ہے تو مقصد پورا ہوگیا اگر مکھن بہت ہو مگر بدبودار ہو زبان پہ رکھنے کے لائق نہ ہو مقصد پورا نہیں ہوا کبھی کبھار مقصد کو مقدار کے ذریعے نہیں ناپتے بلکہ معیار کے ذریعے ناپتے ہیں یہ نہیں دیکھتے کہ چیز کتنی ہے یہ دیکھتے ہیں کہ چیز کیسی ہے۔ رب کائنات نے گویا یہ فرمایا اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یہ دنیا میں نے اپنے لئے تو نہیں بنائی۔

اگر ندیوں کی گنگناہٹ ہے تو تیرے لئے۔

اگر جھرنوں کا ترنم ہے تو تیرے لئے۔

اگر دریاؤں میں روانی ہے تو تیرے لئے۔

اگر سمندروں میں تلاطم ہے تو تیرے لئے۔

اگر یہ فلک بوس پہاڑ ہیں تو تیرے لئے۔

آسمان پر کہکشاں کی محفل سجی ہے تو تیرے لئے۔

اور فرش زمین پر سبزہ بچھا ہے تو تیرے لئے۔

یہ تمام کائنات تیرے لئے۔ اور تو میرے لئے۔ اب کوئی میرے نام کا کلمہ پڑھے نہ پڑھے میری بارگاہ میں جھکے نہ جھکے مجھے سجدہ کرے نہ کرے۔ جب تو نے میری بارگاہ میں ایک سجدہ کر دیا کائنات بنانے کا مقصد پورا ہوگیا وہ اس لئے کہ کبھی کبھار مقصد کو مقدار کے ذریعے نہیں ناپتے معیار کے ذریعے ناپتے ہیں۔

Marfat.com

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام انسانیت کے سجدے ایک طرف یہ تمام فرشتوں کی حمد و تسبیح ایک طرف یہ تمام مخلوقات کی عبادت و ریاضت ایک طرف اور تیرا ایک سجدہ ایک طرف۔ یہ تمام کائنات مل کر تیرے ایک سجدے کے معیار کو نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے کہ جب تیرا حُسن سراپا میری بارگاہ میں ایک دفعہ جھک گیا تو کائنات بنانے کا مقصد پورا ہو گیا۔

(وآخر دعونا ان الحمدللّٰہ رب العالمین)

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

مفکر اسلام علامہ سیّد حامد سعید کاظمی

Marfat.com

فہرست

قتل وغارت گری شیوۂ انسانیت تھی	185
جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نور میں دیکھے	186
علامتی زبان	189
میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واہتمام خدا	192
جلوس کا اہتمام	196
احسان عظیم	198
مثال	199

Marfat.com

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضللہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لااللہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ ونشھد ان سیدنا ونبینا وحبیبنا وکریمنا ورؤفنا ورحیمنا ومولنا وملجنا وماونا محمدًا عبدہ ورسولہ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین صدق اللہ مولانا العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم الامین ونحن علی ذالك لمن الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العلمین۔

واجب التعظیم لائق صد تکریم علماء ومشائخ ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ اور مکرم ومعزز حاضرین محفل۔ اللہ کے فضل وکرم سے سابقہ روشن اور تابناک روایت اور دستور کے مطابق اس مرتبہ بھی رحیم یار خان کی سرزمین پر رنگ ونور کا سیلاب ہے اور اس نورانی محفل میں آقا کریم ﷺ کے دیوانے مستانے اپنی عقیدتوں اور محبتوں کے اظہار کے لئے دیوانہ وار حاضر ہیں بستر کو چھوڑ کر نیند آرام سے منہ موڑ کر اپنی ضرورتوں سے ناطہ توڑ کر وہ یہاں خوبصورت محفل سجائے بیٹھے ہیں اور اس محفل پر یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ اور میں بات شروع کروں اپنے والد گرامی علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کے حوالے سے بارہا آپ کے سامنے یہ بات کہی ہوگی لیکن ذہن کے دریچے کھولنے کے لئے تفہیم کے لئے بات سمجھانے کے لئے غزالیٔ عصر کے ارشادات ہمارے لئے چراغِ راہ ثابت ہوتے ہیں میرے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ اگر کوئی فصل اُگائیں اگر آپ کوئی کھیتی اپنے نفع کے لئے اُگانا چاہیں تو آپ اس کی دیکھ بھال کریں گے اسے پانی دیں گے کھاد ڈالیں

Marfat.com

گے اب آپ پانی دے رہے ہیں اس فصل کو جو آپ نے کاٹنی ہے آبیاری اس کھیتی کے لئے جس سے آپ نے نفع اُٹھانا ہے لیکن کچھ جڑی بوٹیاں کچھ گھاس پھوس اس کھیت کے اندر فصل کے درمیان اُگی ہوئی ہوتیں ہیں آپ پانی ان جڑی بوٹیوں کو نہیں دینا چاہتے آپ آبیاری صرف اس فصل کی کرنا چاہتے ہیں جو آپ نے اُگائی ہے لیکن چونکہ وہ جڑی بوٹیاں اس فصل کے ساتھ اُگی ہوئی ہیں انہیں بھی پانی مل جاتا ہے تو اللہ کی رحمتیں نازل تو اس کے محبوبوں پر ہوتی ہیں لیکن ہم جیسے جب جڑی بوٹیوں کی طرح ان کے ساتھ لگے رہتے ہیں تو ہمیں بھی اس کی رحمتوں سے حصہ مل جاتا ہے۔

حضرات محترم یہ ماہِ مقدس یہ ماہ ربیع الاول شریف میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا جشن مسلمانان عالم چاردانگ عالم میں عقیدتوں محبتوں کا خراج پیش کررہے ہیں مجھے بہت لمبی چوڑی باتیں نہیں کرنی آپ کے صبروحوصلے کا زیادہ امتحان نہیں لینا چاہتا الحمدللہ یہ محافل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم روز سج رہی ہیں الفت ومحبت کے زمزمے بہہ رہے ہیں تو یقینی طور پر آپ کو اتنی ہمت رکھنی چاہیے کہ روز ان محفلوں کی رونق آپ بڑھا سکیں اس لئے بات کو زیادہ طول دینے اور کھینچنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے مختصر سے وقت میں چند گزارشات وقف سماعت کرکے میں اپنی گفتگو کی بساط کو لپیٹ دوں گا اور ویسے بھی کہنے والے کہتے ہیں کہ بسیار گوئی زیادہ کھانا اور زیادہ بولنا بسیار خوری اور بسیار گوئی یہ بچوں کا شیوہ ہے اب میرا خیال ہے میں ذرا بڑا ہوگیا ہوں اس لئے اگر تھوڑا سا بولوں تو بھی کام چل جائے گا۔

Marfat.com

قتل وغارت گری شیوۂ انسانیت تھی:

حضرات مکرم! آپ جانتے ہیں جس علاقے میں جس ماحول میں میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہاں بت پرستی تھی شرک تھا آدمی اپنے ہاتھوں کے تراشیدہ اصنام کے سامنے سجدہ ریز ہوتا تھا اس کو اپنے انسان ہونے کا اشرف المخلوقات کا لحاظ نہیں رہا تھا۔ اور وہ دیگر مخلوق کو اپنا معبود سمجھتا تھا اور ان کے سامنے جھکتا تھا لیکن کبھی آپ نے غور کیا جہاں کفر تھا جہاں شرک تھا جہاں توحید اور ایمان کی بظاہر کوئی رمق دکھائی نہیں دیتی تھی ایسے ماحول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام ہے عبداللہ (اللہ کا بندہ) کسی بت سے بندگی کا رشتہ نہیں جوڑا کسی جھوٹے کی بندگی کا اقرار نہیں کیا اگر بندگی کا رشتہ جوڑا ہے تو اللہ سے جوڑا ہے اور ظاہر ہے ان کا نام تو اس وقت رکھا گیا ہوگا جب ان کی پیدائش ہوئی ہوگی تو نام رکھنے والے کا عقیدہ کیا ہوگا؟ افکار کیا ہوں گے نظریات کیا ہوں گے؟ اور جس کا نام رکھا گیا ان سے متعلق بھی سوچیں کہ رب کائنات نے اس کفر وشرک کے ماحول میں ان کے ایمان کی کس طرح حفاظت فرمائی ہوگی۔

اسی طرح وہ زمانہ وہ تھا جُہاں پرلوگ قتل وغارت گری کو باعث فخر سمجھتے تھے کوئی امن وسکون کی بات کرتا تو یہ اس کے بزدل ہونے کی علامت ہوتی تھی کم حوصلہ ہونے کی دلیل ہوتی تھی بے ہمت ہونے کا جواز ہوتا تھا کہ دیکھو یہ امن کی بات کرتا ہے سکون کی بات کرتا ہے اسے تلوار اُٹھاتے ہوئے ڈر لگتا ہے یہ میدان کارزار کا شخص نہیں۔ یہ مرد میدان نہیں رہا لوگ اس کے بارے میں یہ تصور کرتے تھے نسل در نسل دشمنیاں چلتی تھیں خون بہتا تھا قتل وغارت گری ہوتی تھی ایسے ماحول میں میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ ہے۔

Marfat.com

حضرات مکرم! جس ماحول میں لوگوں میں تحمل اور برداشت نام کو نہ ہو ذرا ذراسی بات پر آپے سے باہر ہو جاتے تھے اور یہ باعث فخر سمجھتے تھے بات کو تحمل سے برداشت کرنا سہنا یہ ان کے لئے ذِلت و رسوائی کی علامت تھا وہ خوار ہونے کی ضمانت تھا اور ذراسی بات پر چمک جانا اُکھڑ جانا یہ ان کے لئے وجہ افتخار اور سبب امتیاز ہوا کرتا تھا لیکن ایسے ماحول میں جہاں لوگوں میں تحمل اور برداشت نام کو نہیں ایسے میں میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی اماں کا نام حلیمہ رضی اللہ عنہا (حلم والی برداشت والی) یہ جو ناموں کی کہکشاں ہے یہ ہمیں بتارہی ہے کہ رب کائنات اس نگار خانہ قدرت میں اس کائنات آب وگل میں اس جہان رنگ وبو میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ نمائی کے لئے ماحول پیدا فرمارہا ہے۔

جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نور میں دیکھے:

حضرات مکرم! میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کرتی ہیں جیسے ہوتا ہے ناں عورتیں بتاتی ہیں جب میرا فلاں بچہ پیدا ہونے والا تھا تو یہ واقعہ ہوا تھا ان کو سن یاد نہیں رہتے سال یاد نہیں رہتے کون سا زمانہ تھا وہ بھٹو کی حکومت تھی یا ایوب خاں کی، وہ ضیاء الحق کا دور تھا یا جونیجو کا یہ یاد نہیں انہیں بس یاد ہوتا ہے تو صرف یہ کہ میرا فلاں بچہ جب پیدا ہونے والا تھا اس وقت یہ کام ہوا تھا خواتین کا یہ ماہ وسال ناپنے کا یہ اپنا ایک انداز ہے یہ اپنا پیمانہ ہے ان کا ایک طریقہ ہے بہرحال وہ بچوں کی زچگی کے حوالے سے واقعات کو یاد کرتی ہیں پاکستان کو بھی یاد کرتی ہیں تو یوں کہتی ہیں کہ میرا فلاں بچہ ہونے والا تھا پھر پاکستان بنا یہ نہیں کہتیں جب پاکستان بنا تھا یہ عورتوں کا اپنا ایک مزاج ہے اپنا ایک طریقہ ہے۔

Marfat.com

میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی ماں کے پیٹ میں ہیں شکم مادر میں ہیں اس وقت کے جو تجربات سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ملاحظہ فرماتی ہیں وہ تو اپنی جگہ پر لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کرتی ہیں تو کن الفاظ میں اور کس انداز میں کرتی ہیں فرماتی ہیں: خرج منی نور۔ مجھے نہیں پتہ زچگی کی تکلیف کیا ہوتی ہے؟ مجھے نہیں پتہ اس عالم کا درد کیا ہوتا ہے؟ مجھے نہیں پتہ کہ اس وقت کیا کیفیات ہوتی ہیں؟ وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے تو بس نور ہی نور ظاہر ہوا اور ہوسکتا ہے تمہیں مغالطہ ہو تمہیں دھوکا ہو کہ نور کا یہاں مفہوم کیا ہے یہاں مطلب کیا ہے اس سے مراد کیا ہے؟ اگلا جملہ تائید کر رہا ہے تصدیق کر رہا ہے وہ فرما رہی ہیں نور بھی ایسا ظاہر ہوا کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے اچھا یہ بھی عجیب بات ہے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ہیں کہاں پر مکے میں ہیں، میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مکے میں ہوئی ہے اور ظاہر ہے ولادت ہو رہی ہے صبح صادق کے وقت صبح صادق کے وقت تو اتنی روشنی نہیں ہوتی چلئے روشنی ہو نہ ہو وہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن اصل چیز یہ ہے کہ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ اپنے کمرے میں ہوں گی اس کمرے کی دیواریں ہوں گی اور ظاہر ہے زچگی کا وقت ہے دروازے بھی بند ہوں گے پھر مکان کے در و دیوار ہوں گے پھر مکہ شہر ہے آس پاس آبادی بھی ہے پھر آپ کو پتہ ہے کہ مکہ پہاڑوں میں گھرا ہوا شہر ہے۔ آج کل تو چلئے وہاں آبادی بہت بڑھ گئی ہے پہاڑوں کے اُوپر بھی آبادی ہو گئی ہے لیکن آج بھی ہم جانتے ہیں کہ مکے کے آس پاس تو پہاڑ ہیں ناں اور پھر شام کا فاصلہ ہزاروں میل کا ہے۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھ سے نور ہی نور ظاہر ہوا اور نور بھی ایسا کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے بھئی چلئے اگر صبح صادق کا وقت تھا اس وقت ایسی خیرہ کن روشنی ظاہر ہوئی چکا چوند ہوئی ایسی آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی ہوئی کہ اس

Marfat.com

کے سامنے سورج ماند پڑ جائے چلئے یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے، لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ تو اپنے حجرے میں ہیں اپنے کمرے میں ہیں اپنے گھر میں ہیں مکہ شہر میں ہیں اگر شام تک کی مسافت کا فاصلہ کرو تو چلو یہ بھی مانا آسمان چمکنے والے چاند سورج یہ تو لاکھوں کروڑوں میل کی مسافت پر ہیں یہ بھی تو نظر آجاتے ہیں بے شک آجاتے ہیں لیکن آخر راستے میں دیواریں ہیں پہاڑ ہیں درخت ہیں یہ دوریاں ہیں یہ مسافتیں ہیں یہ تمام حجابات ہیں یہ تمام نظر کو روکنے والی چیزیں ہیں تو ایسے میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا شام کے محلات کو کیسے دیکھ سکتی ہیں؟ یہ سوچنے کی بات ہے ناں آدمی کے ذہن میں قدرتی طور پر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے یہ سوال پیدا ہوتا ہے یہاں خیال اور گمان آتا ہے پتہ نہیں یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں ہے اور اگر ہے تو اس کا مفہوم کیسے ہے؟ یہ بات پلے نہیں پڑی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ہیں مکے میں اپنے حجرے میں اپنے کمرے میں اور ہزاروں میل کے فاصلے پر اگر شام کے محلات اس نور کی روشنی سے اگر چمک بھی گئے تھے روشن ہو بھی گئے تھے تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو پتہ کیسے چلا ارے وہ تو اپنے کمرے میں ہیں آس پاس مکانات ہیں دیواریں ہیں پہاڑ ہیں تو ان کے پار دیکھنا بھلا کیسے ممکن ہے؟

حضرات محترم یہ ہے زاویہ نظر کی بات یہ ہے سوچ کے انداز کی بات، اس حدیث کا مفہوم یہ نکلا مطلب یہ نکلا کہ ہمیں یہ بتایا جارہا ہے کہ اے لوگو! سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں ہیں اپنے کمرے میں ہیں اور میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور میں دیکھ رہی ہیں تو گویا جو میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور میں دیکھے تو یہ در و دیوار یہ پہاڑ یہ شجر یہ حجر یہ دوریاں یہ مسافتیں اس کی نگاہ کے سامنے پردہ نہیں بن سکتیں اس کی نظر کے سامنے رکاوٹ نہیں بن سکتیں اگر کوئی میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور میں دیکھے ارے اس کی نگاہ کا عالم یہ ہے تو میرے نبی

Marfat.com

کریم ﷺ تو خود نور علی نور ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ کا عالم کیا ہوگا؟

علامتی زبان:

حضرات مکرم! سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی دیکھئے عام طور پر جب میلاد کی محافل ہوتیں ہیں تو لوگ بتاتے ہین کہ سرکار دو عالم ﷺ کی صبح صادق کے وقت ولادت باسعادت ہوئی۔ اچھا یہاں پر مجھے وہ ابا جی قبلہ کی بات یاد پڑتی ہے فرماتے ہیں صبح صادق کا وقت کیوں رب کائنات نے منتخب فرمایا اس میں حکمت دراصل یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت اگر دن میں ہوتی تو سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت کے شرف اور فضیلت سے رات محروم رہ جاتی اور اگر رات میں ولادت ہوتی تو دن محروم رہ جاتا اور پھر دن اور رات کو ایک دوسرے پر ترجیح دینے کی ایک صورت بن جاتی اگر دن میں ولادت ہوتی تو رات کو عبادت کرنے والے رات بھر جاگ کر اپنے رب کی بارگاہ میں گریہ زاری کرنے والے سجدہ ریز رہنے والے پھر ان کو طعنہ دیا جاتا کہ یہ تو رات کو عبادت کرتے ہیں حالانکہ دن میں میرے نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی ہے فضیلت تو دن کو حاصل ہے اگر رات کو میرے آقا ﷺ کی ولادت ہوئی ہوتی تو وہ لوگ جو اپنے کاروبار زندگی سے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر کام کاج چھوڑ کے روزی کے ذرائع میں سے وقت نکال کر رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں عبادت کرتے ہیں ریاضت کرتے ہیں دن بھر روزہ رکھتے ہیں ان کو کوئی کہہ سکتا تھا بھائی یہ تمہاری دن بھر کی عبادت بھلا کس کام کی میرے آقا کریم ﷺ کی ولادت تو ہوئی ہے رات میں رات کی کیا بات ہے رات کی فضیلت کا اپنا مقام ہے اس کی فضیلت کچھ اور ہے اور پھر دن کو بھی شکایت ہوسکتی تھی رات کو بھی گلہ ہوسکتا تھا رب کی

Marfat.com

بارگاہ میں عرض کر سکتے تھے مولا ہمارا قصور کیا ہے؟ ہمیں اس شرف سے محروم رکھا تو رب کائنات نے صبح صادق کے وقت اپنے محبوب ﷺ کو اس جہاں آب وگل میں بھیجا کہ جہاں پر رات اور دن کا ملاپ ہو رہا ہے رات جانے لگی ہے دن آنے لگا ہے رات بھی ہے اور دن بھی ہے اندھیرا بھی ہے اور اُجالا بھی ہے یہ ملی جلی کیفیت ہے تا کہ دونوں کو حصہ مل جائے اور اگر کسی کے ذہن میں یہ خیال ہو گمان ہو سوال ہو کہ رات تو مغرب کے وقت بھی ہوتی ہے اس وقت بھی دن اور رات اکٹھے ہو رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی اندھیرا اور اُجالا وہ گڈ مڈ ہو چکا ہوتا ہے تو یہ دن اور رات کو فضیلت دینے کی بات تھی تو یہ مغرب کے موقت بھی ہو سکتا تھا۔

حضرات مکرم! نہیں میرے آقا ﷺ کی ولادت کے لئے رب کائنات نے صبح صادق کے وقت کا اس لئے انتخاب فرمایا کہ یہ ایک علامتی زبان ہے ایک سمبولک لینگوئج (Symbolic Language) ہے یہاں پہ ایک سبق دیا جا رہا ہے یہ بتایا جا رہا ہے کہ اے لوگو یہ وقت وہ ہے جب اندھیرا جا رہا ہے اور اُجالا آ رہا ہے رات جا رہی ہے اور دن آ رہا ہے تاریکیاں جا رہی ہیں اور روشنی پھیل رہی ہے تو میرے آقا ﷺ کی ولادت یہ علامتی زبان میں بھی اگر سمجھا جائے جیسے میں عرض کرتا ہوں کہ جب میرے آقا ﷺ نے پہلی بار اعلان نبوت فرمایا صفاء کے پہاڑ پر جلوہ فگن ہیں لوگوں کو بلاتے ہیں عرب کے دستور کے مطابق پکارتے ہیں جمع کرتے ہیں وہ پکارنے اور جمع کرنے کا مفہوم وہ بھی میں سمجھاتا چلوں دیکھئے آج آپ نے اگر اپنی کوئی بات پبلیسائز (Publisize) کرنی ہو پروپیگیٹ (Propogate) کرنی ہو لوگوں تک پہنچانی ہو اور آپ چاہتے ہو کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس بات سے واقف ہوں تو ہزار طریقے ہیں آپ جائیے ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں ایڈ دیجئے، اشتہار دیجئے اخبارات میں پوسٹر

Marfat.com

چھپوایئے ہینڈ بیج (Hand Badge) بنوایئے بلکہ انٹرنیٹ اس سے بھی ماشاء اللہ اب تشہیر ہوتی ہے پبلی سٹی ہوتی ہے آپ یہاں پاکستان میں ہیں تو اگر چاہیں تو رکشے پہ لاؤڈ سپیکر لگا کے گھما دیجئے لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ آپ کیا مسیج کنوے کرنا چاہتے ہیں لیکن اس زمانے میں تو یہ سب چیزیں نہ تھیں اس وقت اگر کسی شخص کو اپنی بات عوام تک پہنچانی ہوتی تھی تو وہ کیا کرتے تو اس کا طریقہ یہ تھا وہ کسی اونچی جگہ پر کھڑا ہو کر لوگوں کو آواز دے جب وہ آواز دے گا جو بھی سنے گا وہ سمجھ جائے گا کہ اس نے کوئی اہم بات کرنی ہے جو لوگوں تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اب سننے والا خود جانے سے پہلے وہ باقی لوگوں کو بتائے گا چلو بھائی وہ بلا رہا ہے پتہ نہیں کیا اہم بات ہے وہ کچھ کہنا چاہتا ہے چلو اور دیکھتے دیکھتے لوگ جمع ہو جاتے تھے پرانا زمانہ تھا آبادی بھی بہت کم تھی اور چند لمحات میں یا چند گھڑیوں میں لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے اور بات ان تک پہنچ جاتی تھی تو عرب دستور کے مطابق اس زمانے کے دستور کے مطابق میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی صفاء کے پہاڑ پر جلوہ فگن ہیں اور لوگوں کو بلاتے ہیں اور جب لوگ جمع ہوتے ہیں تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے ہیں کہ اے لوگو بتاؤ! اگر میں تمہیں خبر دوں کے پہاڑ کی دوسری طرف ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے کیا میری بات مانو گے سب نے کہا بے شک مانیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو صادق ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں کذب بیانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیوہ نہیں ہے جھوٹ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں سے نسبت نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو جب بھی کہتے ہیں سچ ہی کہتے ہیں ناں، تو اس لئے ہم ضرور مانیں گے جو آپ کہیں گے پھر میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ جو پتھر اور لکڑی کے بت ہیں جن کی تم پوجا کرتے ہو یہ تمہارے خدا نہیں ہیں اللہ ایک ہے وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور میں اس کا بھیجا ہوا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

Marfat.com

حضرات یہاں پر بھی ایک علامتی زبان ہے جیسے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ایک علامتی انداز سے ہورہی ہے صبح صادق کے وقت میں ہورہی ہے کہ اے لوگو اب اندھیرا جارہا ہے اور اُجالا آرہا ہے رات جارہی ہے اور دن آرہا ہے تاریکیاں چھٹ رہی ہیں اور روشنیاں پھیل رہی ہیں اور یہی علامتی زبان یہاں پر بھی پائی جاتی ہے وہ کیسے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم گویا یہ فرمارہے ہیں کہ اے لوگو تم تو پستیوں مین رہتے ہو ناں تم تو نیچے بستے ہو تمہیں تو نہیں پتہ کہ دوسری طرف کیا ہے لیکن جو بلندیوں پہ ہوتا ہے وہ تو دونوں طرف دیکھتا ہے ناں جو نیچے ہے اسے نہیں پتہ کہ پہاڑ کی دوسری طرف کیا ہے دیوار کے دوسری طرف کیا ہے لیکن اگر کوئی پہاڑ پر ہے یا دیوار پر ہے اگر بلندی پر ہے وہ تو دونوں طرف دیکھتا ہے۔ اعلان نبوت کے وقت میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم علامتی زبان میں دنیا کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ اے لوگو یاد رکھو نبی اس بلندی پر ہوتا ہے کہ ادھر بھی دیکھتا ہے اُدھر بھی دیکھتا ہے ادھر والوں کی ادھر کی خبر دیتا ہے ادھر والوں کی ادھر کی خبر دیتا ہے اور دونوں اس پر اعتبار کرتے ہیں کیونکہ وہ صادق ہوتا ہے۔

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واہتمام خدا:

حضرات مکرم! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی لیکن اگر اس طرح ولادت کا ذکر ہو میلاد کا ذکر ہو کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی بارہ ربیع الاول شریف کو پیر کا دن تھا صبح صادق کا وقت تھا مکے شہر میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلوہ نمائی فرمائی اور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا طیبہ طاہرہ کے بطن مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی یہ تمام باتیں حق ہیں سچ ہیں درست ہیں اور یہ کہنا باعث ثواب بھی ہے لیکن میں عرض کروں گا کہ یہ باتیں بتانے سے اور یہ باتیں کہنے سے دراصل

Marfat.com

میلاد بیان نہیں ہوتا اس لئے کہ اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہو۔

حضرات مکرم! صبح صادق کے وقت اور بھی تو بہت سے بچے پیدا ہوتے ہیں ناں تو اسی طرح پیر کے دن اگر بچوں کی ولادت آپ شمار کریں تو شمار بھی نہیں کر سکتے کتنے بچے پیدا ہوئے ہوں گے سوموار کو پیر کے دن اسی طرح اگر آپ مکہ شہر میں تو مکہ شہر میں بھی ماشاء اللہ وہ بچوں کی ولادت کا مستقل سلسلہ جاری ہے۔

میں عرض کروں گا بے شک یہ تمام باتیں تمہیں سچ ہیں درست ہیں اور ان میں حکمتیں بھی پوشیدہ ہیں لیکن جیسے میں نے بتایا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے نام میں ہمارے لئے کیا سبب پوشیدہ ہے۔

لیکن آمنہ رضی اللہ عنہا نام کی اور بھی تو بہت سی عورتیں ہیں ان کے گھر بھی بچے پیدا ہوتے ہیں تو یہ کوئی ایسی خصوصیت تو نہیں ہے۔

اسی طرح مکہ شہر میں بچے بہت سے پیدا ہوتے ہیں یہ بھی کوئی کمال نہیں ہے۔

صبح صادق کے وقت بھی بچے بہت سے پیدا ہوتے ہیں یہ بھی کوئی انفرادیت نہیں ہے۔

اسی طرح پیر کے دن بچے بہت سے پیدا ہوتے ہیں یہ بھی کوئی انفرادیت نہیں ہے۔

بارہ ربیع الاول شریف کو بھی بہت سے بچے پیدا ہوتے ہیں یہ تمام باتیں ایسے ہیں جس میں بے شمار بچے ان تمام اوصاف اور خصوصیات میں شریک ہو سکتے ہیں اس لئے یہ باتیں بیان کرنے سے میلاد بیان کرنے کا حق ادا نہیں ہوتا میلاد بیان کرتا ہو تو یوں کہو کہ بارہ ربیع الاول کو پیر کے دن صبح صادق کے

Marfat.com

وقت مکہ شہر میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے اس بچے نے جنم لیا جس کی ولادت سے کعبہ کے اندر جو تین سو ساٹھ بت تھے جن کی پوجا ہوتی تھی وہ اوندھے منہ گر پڑے تھے۔ اس بچے کی ولادت ہوئی کہ ان کے پیدا ہوتے ہی وہ قیصر وکسریٰ کے محلات کے چودہ کنگرے گر پڑے تھے۔ یہ بتاؤ کہ اس ہستی کی ولادت باسعادت ہوئی کہ جن کی ولادت باسعادت کے ساتھ آتش کدۂ فارس اچانک بجھ گیا۔ اب یہ لفظ ترکیب مشکل ہو جاتے ہیں لوگوں کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اب اس کی جب تک ڈیٹیل (Detail) بیان نہ کی جائے اس وقت تک لوگوں کو بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بات سمجھانے بیٹھیں تو تقریر کا لطف جاتا رہتا ہے بہرحال آپ جانتے ہیں کہ کچھ لوگ مجوسی ہوتے ہیں جو آگ کی پوجا کرتے ہیں ایران کے اندر قدیمی جو ان کا مذہب تھا وہ آگ کی پوجا تھا وہاں مجوسی تھے تو وہاں پر ایک آتش کدہ تھا جو ہزار سال سے روشن تھا ہزار سال سے مسلسل اس کی پوجا کرنے والوں نے اس کی آگ بجھنے نہیں دی تھی موسم کیسا ہوتا ،بارش ہوتی، آندھی ہوتی، طوفان ہوتا، سردی ہوتی، گرمی ہوتی بہار ہوتی یا خزاں ہوتی جو کچھ بھی ہوتا وہ آتش کدۂ فارس اس میں ہمیشہ آگ جلتی رہتی تھی کیونکہ آگ کے پجاری ہر وقت آگ جلانے کا اور اس کے جلتے رہنے کا اہتمام کرتے تھے لیکن جب میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو آتش کدہ فارس بجھ گیا وہ جو ہزاروں سال سے آگ روشن تھی وہ ختم ہوگئی میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد اس طرح بیان کرو کہ وہ ہستی آئی ہے جن کے آنے سے تبدیلیاں رُو پذیر ہو رہی ہیں۔ یہ انقلاب نظر آرہا ہے۔

حضرات مکرم! دنیا محو حیرت ہے۔ یہ دنیا کے اندر کیا تبدیلی آئی ہے کہ اس طرح یہ ماحول بدلا ہوا دکھائی دیتا ہے اور میرے رب نے فرشتوں کو حکم دیا۔

Marfat.com

اے فرشتو! آج کی رات کسی کی روح قبض نہیں کرنی۔

آج کی رات کسی پر موت کا قانون طاری نہیں ہوگا۔

آج کی رات ہر وہ گھر جہاں بچے کی ولادت کی توقع ہے ہر گھر میں بیٹے پیدا ہوں گے۔ کسی گھر میں بیٹی نہیں ہوگی۔ مولا کیوں نہیں ہوگی؟ بیٹیوں کا کیا قصور؟ رب کائنات نے گویا یہ فرمایا فرشتو! بیشک:

بیٹیاں میری رحمت ہیں۔

بیٹیاں میری نعمت ہیں۔

بیٹیاں میری رحمت ہیں۔

رحمت کا نشان ہیں۔

لیکن ماحول ایسا ہے جہاں پر بھی بیٹی پیدا ہوگی وہاں رونا پیٹنا ہوگا۔ صف ماتم ہوگی۔ لوگ افسردہ ہوں گے۔ غمگین ہوں گے۔ رنجیدہ ہوں گے۔ آہ وفغاں ہوگی۔ آہ زاری ہوگی۔ اور میری غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف فرما ہو رہا ہو اس رات کہیں ماتم ہو۔ رونا پیٹنا ہو۔ آہ وزاری ہو۔ افسردگی ہو۔

حضرات مکرم! نہیں نہیں فرشتو! آج کی رات میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو رہا ہے۔

آج کی رات کسی کی روح بھی نہیں قبض کرنی۔

آج کی رات کسی پر موت کا قانون بھی طاری نہیں ہوگا۔

آج کی رات کسی گھر میں موت واقع نہیں ہوگی۔

آج کی رات ہر طرف خوشیوں کے شادیانے مسرتوں کے زمزمے ہوں گے۔ ہر طرف فرحت وانبساط کی کیفیت ہوگی۔

Marfat.com

آج کی رات سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ہر گھر میں بیٹے پیدا ہوں گے۔ یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا اہتمام میرے مولا نے فرمایا۔ بعض اوقات لوگ ہم پہ اعتراض کرتے ہیں یہ اہلِ سنت یہ سنی یہ لنگر شیرینی بانٹتے ہیں میں عرض کروں گا بھئی ہماری اوقات تو یہی ہے ہم تو شیرینی بانٹ سکتے ہیں لیکن وہ ذات اللہ رب العزت جو بیٹے بانٹ سکتا ہے۔ اس نے بیٹے بانٹے یہ تو اپنی اپنی ہمت کی بات ہے۔

جلوس کا اہتمام:

حضرات مکرم! میں نے جو آیت کریمہ آپ کے سامنے تلاوت کی اس کی روشنی میں اپنی گفتگو کو آگے بڑھاؤں اور اس سے پہلے کہ نیند آپ کی آنکھوں میں ڈیرے ڈال دے اور تھکاوٹ آپ کے ایثار محبت کو شل کر دے اور بستر کی لذت دامن گیر ہو اور آپ اس محفل رنگ ونور سے رخصت ہونے کے بہانے ڈھونڈنے لگیں مجھے خود آپ سے رخصت طلب کر لینی چاہیے اور ویسے بھی ان شاء اللہ العزیز کل صبح بارہ ربیع الاول شریف ہے جلوس کا ایک اپنا سماں ہوگا ہم سب کو اپنی توانائیاں بچا کر رکھنی چاہئیں صبح میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن ہوگا اور میں عرض کروں کہ یہ جو ہم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر جلوس نکالتے ہیں صرف اپنی غلامی کے اظہار کے لئے نہیں، غلامی کے اظہار کے لئے تو کوئی اور راستہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے یہ جلوس دراصل اس لئے نکالتے ہیں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن کے مخالفوں پر ہیبت طاری کرنے کے لئے رعب اور دبدبہ قائم کرنے کے لئے جلوس میں جتنے دیوانے ہوں گے مستانے ہوں گے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام جس قدر زیادہ ہوں گے اسی قدر مخالفوں پر رعب اور دبدبہ زیادہ طاری ہوگا اس لئے

Marfat.com

ان شاء اللہ العزیز جلوس میں ہم سب نے شامل ہونا ہے۔

حضرات مکرم! جلوس کے حوالے سے بات چلی ہے تو ایک بات بتاتا چلوں وہ لوگ جو میلاد النبی ﷺ کے جشن کے جلوس کے مخالف ہیں یارو ذرا موقع ملے تو ان سے پوچھنا کل بارہ ربیع الاول شریف ہے پاکستان کا ایک شہر ہے ڈیرہ اسماعیل خان اگر کسی نے دیکھا نہیں تو کوئی بات نہیں نام تو سب نے سنا ہے ہاں اگر ڈیرہ اسماعیل خان جانے کا اتفاق ہو تو بارہ ربیع الاول شریف کے دن وہاں جا کر ملاحظہ فرمائیں وہ لوگ جو میلاد النبی ﷺ کو شرک اور بدعت سے تعبیر کرتے ہیں ان کے سربراہ ان کے پیشوا مولانا فضل الرحمٰن صاحب ڈیرہ اسماعیل خان میں میلاد النبی ﷺ کے جلوس کی قیادت فرماتے ہیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ کام ڈیرہ اسماعیل خان میں تو جائز ہے باقی آس پاس جائز نہیں آخر ایسا وہاں کیوں کرتے ہیں کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ وہاں میلاد النبی ﷺ کے جلوس کی صدارت کرتے ہیں اور آس پاس میلاد النبی ﷺ کے جشن کو جلوس کو شرک بدعت سے تعبیر کرتے ہیں مسئلہ کیا ہے؟

حضرات مکرم! دراصل بات یہ ہے سن 70 سے لے کر آج تک ڈیرہ اسماعیل خان میں پہلے مولانا مفتی محمود صاحب اور ان کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن صاحب الیکشن لڑتے آ رہے ہیں ہم سینوں کی تمام تر کوتاہیوں کے باوجود تمام تر نالائقیوں کے باوجود ہمارے احتجاج کے باوجود آج تک ڈیرہ اسماعیل خان کے اندر اور پاکستان کے ہر علاقے میں یارسول اللہ ﷺ کہنے والوں کی اکثریت ہے میلاد النبی ﷺ کا جشن منانے والوں کی اکثریت ہے اور چونکہ انہوں نے ووٹ حاصل کرنے ہوتے ہیں اور انہیں معلوم ہے یہ

Marfat.com

میلا دالنبی ﷺ کا جشن منانے والے ہیں دیوانے ہیں، شیدائی ہیں یارسول اللہ ﷺ کہنے والے ہیں اگر ہم نے یہاں پہ فتویٰ دے دیا میلا دالنبی ﷺ کا جشن منانا جائز نہیں، جلوس نکالنا جائز نہیں تو ووٹ کیسے ملیں گے؟ یہ تو سارے یارسول اللہ ﷺ کہنے والے ہیں۔

حضرات مکرم! جو اعتراض کرنے والے ہیں ان سے پوچھتا ہوں میلا دالنبی ﷺ کا جشن جلوس ووٹ لینے کے لئے جائز ہے اور آقا ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ناجائز ہے۔ لوگ جو کہتے ہیں وہ سمجھتے نہیں رب کائنات سمجھ عطا فرمائے۔

احسان عظیم:

حضرات مکرم! رب کائنات نے فرمایا میں نے مؤمنین پر احسان رمایا کہ ان میں اپنا عظمتوں والا رسول ﷺ بھیجا عام آدمی حیران پریشان کہ مولا تو نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے: وما ارسلنك الا رحمةللعالمين۔ مولا تو نے اپنے محبوب ﷺ کو تمام جہالوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

وہ زمین وآسمان ہوں۔

وہ ارض وسماء ہوں۔

وہ شمس وقمر ہوں۔

وہ جمادات نباتات ہوں۔

وہ حیوانات ہوں۔

وہ انسان ہوں۔

مولا تیرا محبوب ﷺ تو تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کے آیا ہے اب

Marfat.com

وہ رحمت تمام جہانوں کے لئے ہیں لیکن مولا احسان صرف مؤمنوں پہ چڑھایا ہے مولا یہ بات تو کچھ سمجھ نہیں آئی جب تیرا محبوب ﷺ تمام جہانوں کے لئے تمام کائنات کے لئے رحمت ہے تو پھر احسان بھی تو تمام کائنات پر ہونا چاہیے تھا آخر یہ احسان صرف ہم مؤمنوں پر کیوں جتایا ہے۔

مثال:

حضرات مکرم! دراصل بات یہ ہے کہ اس بات کو ایک مثال کے ذریعے سمجھئے فرض کیجئے آپ استاد ہیں کسی ادارے میں کسی مدرسے میں کسی مکتب میں سکول میں پڑھاتے ہیں تو طالب علم تو ہر طرح کے ہوتے ہیں کچھ وہ ہوتے ہیں جو محنتی ہوتے ہیں استاد سے فیض اور علم حاصل کرتے ہیں اور اس علم کے سہارے زندگی کے میدان میں کامیابیوں کے میدان سر کرتے ہیں ترقی کے زینے طے کرتے ہیں اور کچھ وہ بھی ہوتے ہیں جو محنت سے جی چرانے والے ہوتے ہیں جو ایک کان سے سنتے ہیں اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں وہ کورے کے کورے رہتے ہیں کچھ توجہ نہیں دیتے استاد تھک ہار جائے لیکن وہ کچھ سیکھ نہیں پاتے اب استاد کا احسان تو سب پر ہے کہ وہ پڑھا رہا ہے وہ محنت کروا رہا ہے عرق ریزی کر رہا ہے ان کو تعلیم دے رہا ہے لیکن اگر استاد احسان جتائے گا تو صرف ان پر جن بچوں نے جن طالب علموں نے ان سے فیض پایا اور علم حاصل کر کے ترقی کی منازل طے کیں اور اگر کبھی وہ دوسرے طالب علموں کو بھی کہیں کہ میرا تم پر احسان ہے تو ممکن ہے وہ منہ پھٹ کہہ دیں کہ استاد صاحب ماسٹر صاحب پتہ نہیں آپ کس طرح پڑھاتے تھے ہمارے تو پلے کچھ نہیں پڑتا تھا دیکھئے اس وقت بھی کورے تھے آج بھی کورے ہیں اس وقت بھی جاہل تھے اور

Marfat.com

آج بھی جاہل ہیں۔ یہ آپ کی تعلیم ہمارا تو کچھ نہیں سنوار سکی ہم تو ویسے کے ویسے ہی رہ گئے نہ جانے آپ کا انداز تدریس کیسا تھا؟

حضرات مکرم! کہنے کا مطلب یہ ہے یہ احسان تو سب پر ہے۔

لیکن جتایا ان پر ہے جنہوں نے فیض پایا ہے۔

جنہوں نے فائدہ اُٹھایا ہے۔

جنہوں نے علم حاصل کیا ہے رب کائنات کا احسان تو تمام کائنات پر ہے اس نے عظمتوں والا رسول بھیجا ہے بلکہ کائنات کا وجود اپنے محبوب ﷺ کے صدقے میں عطا فرمایا ہے۔ لولاك لما اظهرت ربوبية۔ لیکن جب جتانے کی باری آئی تو احسان جتایا۔

ان پر جنہوں نے اس نعمت سے فیض اٹھایا ہے۔

ان کی غلامی اختیار کی ہے۔

ان کا دامن پکڑا ہے۔

ان کے نقشِ قدم کو اختیار کیا ہے۔

اور ان کی چھاؤں میں امان اور پناہ طلب کی ہے۔

(واخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین)

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

علامہ حافظ محمد فاروق خان سعیدی

Marfat.com

فہرست

کلمہ طیبہ	205
فرعون کا دعویٰ خدائی	206
ثبوت میلاد	208
قرآن میں میلاد	211
بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام	214
دعائے عیسیٰ علیہ السلام	214
نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	216
نعرہ رسالت	217
ولادتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	219
تین جھنڈے	221

Marfat.com

خطبہ مسنونہ کے بعد.....میں اس کبیر والا کے غیرت مند اور زندہ دل اہل سنت و جماعت کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنی سابقہ روشن اور تابناک روایات کے مطابق اپنے آقا ومولیٰ، تاجدار دوعالم، نورِ مجسم، پیغمبر اعظم، مختار کائنات، حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا یہ عظیم الشان جلوس نکال کر اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت ومحبت کا ثبوت فراہم کیا۔

دیکھئے دوستو! آپ ذرا اپنے عقیدے کی بات سنیں، ہم ایمان رکھتے ہیں کہ کائنات کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ ساری کائنات کو پیدا کرنے والا (سامعین کا جواب) اللہ ہے۔ اللہ کو ماننے والے، اعتقاد رکھنے والے، یقین رکھنے والے مل کر بولیں کہ ساری کائنات کو پیدا کرنے والا، روزی دینے والا (جواب) اللہ ہے۔ ہم خدا کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا کوئی شریک و ہمسر نہیں۔ آؤ کبیر والا کے اپنے پرائے سن لیں، ہمارا اعتقاد، ہمارا اعلان..... اور ہمارا ایمان کہ وہ خالق ہے اس کا محبوب مالک ہے۔

وہ رازق ہے، یہ قاسم ہے.....وہ دیتا ہے، یہ بانٹتا ہے.....وہ دینے والا، یہ دلانے والا.....وہ خلقت والا یہ اُمت والا.....وہ مغفرت والا یہ شفاعت والا..... وہ بھیجنے والا، یہ آنے والا.....وہ مُرسِل ہے، یہ مرسَل ہے.....وہ رب العالمین ہے، یہ رحمت العالمین ہے، وہ ساری کائنات کا رب ہے، یہ تخلیق کائنات کا سبب ہے.....وہ ساری کائنات کا خالق ہے، یہ ساری موجودات کا مالک ہے..... اس نے دنیا بنائی ہے، اس نے دنیا بسائی ہے.....وہ خلقت پیدا کرنے والا، یہ خلقت بخشوانے والا.....وہ جنت بنانے والا یہ جنت بسانے

Marfat.com

والا.....وہ جہنم کی آگ جلانے والا، یہ جہنم کی شعلے بجھانے والا.....وہ پکڑنے والا.....تو.....یہ چھڑانے والا.....(نعرۂ تکبر ورسالت)

سنئے! رب کائنات کا قرآن کسی مولوی پر نہیں اُترا، آمنہ کے لال (ﷺ) پر اُترا..... کائنات کے لجپال (ﷺ) پر اترا.....ہمارے آقا (ﷺ) پہ اترا.....خدا کے محبوب (ﷺ) پر اترا.....خدائی کے مطلوب (ﷺ) پر اترا.....دانائے کل غیوب (ﷺ) پر اترا.....منزہ عن کل عیوب (ﷺ) پر اترا مگر تمہارے لئے شرم کی بات ہے.....تم تہمت والے، ہم محبت والے.....تم نفرت والے، ہم الفت والے.....تم گالیاں دینے والے، ہم دعائیں دینے والے.....تم پتھر مارنے والے، ہم پھول بکھیرنے والے.....تم نبی (ﷺ) کی توہین کرنے والے، ہم رسول (ﷺ) کی تعریف کرنے والے.....تم قرآں اپنی مطلب برآری کے لئے پڑھنے والے، ہم قرآن مصطفےٰ (ﷺ) کی شان میں پڑھنے والے تم اتہام والے، ہم احترام والے.....تم اہانت کرنے والے، ہم نعت پڑھنے والے.....تم عداوت والے، ہم مودت والے.....تم نفرت والے، ہم محبت والے.....تم شرک والے ہم عشق والے.....

(نعرۂ تکبیر ورسالت)

ہم یہ مانتے ہیں کہ وہ اللہ ساری کائنات کا رب ہے مگر یہ مانو کہ وہ رب ہے تو یہ تخلیق کائنات کا سبب ہے۔ اسٹیج پر موجود حضرات توجہ فرمائیں!

وہ نبی کہ جس کی تدبیر خدا کی تقدیر ہو
جس کی حرکت میں خدا کی برکت ہو
جس کی زبان پر حق کا فرمان ہو

Marfat.com

جس کی مرضی خدا کا قانون ہو
جس کی زبان خدا کا قرآن ہو

تم سو جاؤ وضو ٹوٹ جائے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سوتا رہے، وضو باقی رہے.....
تمہاری نیند غفلت ہے، نبی کی نیند خدا کی عبادت ہے.....تمہارا جاگنا معصیت ہے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جاگنا اللہ کی زیارت ہے۔

اور سنئے! نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر ادا دین ہے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہر کام دین میں حجت ہے، شریعت میں حجت ہے، نبی جو کہہ دے وہ ہو جائے۔آؤ! میں پورے دعویٰ سے یہ بات کہتا ہوں کہ ہر نبی اس بات کا پابند تھا کہ وہی کہے جو حق ہو۔ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک سارے نبی، سارے ہادی، سارے مرسل، سارے مصلح، سارے رہبر اس بات کے پابند تھے کہ وہ وہی کہیں جو حق ہے۔مگر میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان تو یہ ہے کہ حق اس بات کا پابند ہے کہ جو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان سے نکل جائے وہی حق بن جائے۔(نعرۂ تکبیر و رسالت)

کلمہ طیبہ:

آؤ! ذرا کلمہ طیبہ پر غور کرو، ہم کلمہ پڑھتے ہیں، کون سا کلمہ پڑھتے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کلمہ پڑھا بھی اور سمجھا بھی.....مگر میں ایک نکتے کی بات عرض کرتا ہوں، میری بات پر غور کریں۔آپ کلمہ پڑھتے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ.....اس میں توحید بھی ہے، اس میں رسالت بھی ہے.....اس میں الوہیت بھی ہے، اس میں نبوت بھی ہے لا الٰہ الا اللہ، یہ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سمجھایا.....محمد رسول اللہ، یہ اللہ نے اعلان فرمایا.....اب آپ اندازہ کریں کہ: لا الٰہ الا اللہ میں 12 حرف اور محمد رسول اللہ میں

Marfat.com

بھی 12 حرف.....غور کریں کہ اللہ میرے رب کا اسم ذات ہے، 99 نام ہیں لیکن اسم ذات اللہ ہے۔ اور میرے نبی (ﷺ) کے 99 ناموں میں اسم ذات محمد ہے۔ اللہ اسم ذات، محمد اسم ذات.....اللہ میں چار حرف، محمد میں چار حرف.....اللہ پر تشدید، محمد پر تشدید.....اللہ پر کوئی نقطہ نہیں، محمد پر کوئی نقطہ نہیں۔

میرے کبیر والا کے غیرت مندو! اندازہ کو، جو اللہ اپنے نبی (ﷺ) کے نام پر نقطہ برداشت نہیں کرتا، اس پر نکتہ چینی کب برداشت کرے گا۔

(نعرۂ تکبیر و رسالت)

جب غیرت ذوالجلال نے اپنے نبی (ﷺ) کے نام پر نقطہ برداشت نہیں کیا وہ نکتہ چینی کیسے برداشت کرتا ہے؟

اب دیکھئے! جہاں اللہ کی ''ہ'' ختم ہوتی ہے، وہیں سے محمد کی ''میم'' شروع ہوتی ہے، درمیان میں ''واؤ'' بھی نہیں۔ ''واؤ'' کے معنی اور ہوتے ہیں، ''واؤ'' فرق کرنے کے لئے ہے، فصل ڈالنے کے لئے، علیحدہ علیحدہ کرنے کے لئے، بات کو جدا کرنے کے لئے، یہاں ''واؤ'' نہیں بس اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔

فرعون کا دعویٰ خدائی:

اب دوستو آؤ! ہمارا ایمان ہے کہ اللہ اپنی توہین تو معاف کر سکتا ہے مگر اپنے نبیوں کی بے ادبی برداشت نہیں کرتا۔ اب آؤ! میں آپ کو تسلسل کے ساتھ تاریخی تواتر، تاریخی تناظر کے ساتھ ایک تذکرہ سناؤں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس آئے، فرعون نے 400 سال خدا

Marfat.com

ہونے کا دعویٰ کیا، 400 سال اس نے تخت پر بیٹھ کر انا ربکم الاعلیٰ کا اعلان کیا خدا کا مقابلہ کرنے والا Parallel Government بنانے والا۔ متوازی حکومت بنانے والا، خدائی کا جھوٹا دعویدار، رب ہونے کا باطل دعویٰ کرنے والا۔ مگر 400 سال کا زمانہ گزر گیا، خدا کہلواتا رہا، بغاوت کرتا رہا، خدا کے فرامین سے بغاوت کرتا رہا، اس کے سر میں کبھی درد بھی نہیں ہوا، اسے کبھی بخار بھی نہیں ہوا، وہ کسی ڈاکٹر اور طبیب کے پاس علاج کرانے نہیں گیا۔ رب کائنات اس کو ڈھیل دیتا رہا، اسے مہلت دیتا رہا، اسے فرصت دیتا رہا، اسے وقت دیتا رہا، حالات اس کے لئے موافق رہے، اللہ نے اپنے نبی کو اس کے پاس بھیجا۔ جب اس نے موسیٰ علیہ السلام کی معمولی سی توہین کر دی تو رب بے نیاز نے فرعون کو اس کی پوری پارٹی سمیت غرق کر دیا دریائے نیل میں.....اور کہا، سنو! ہم اپنی بے ادبی تو معاف کر سکتے ہیں، اپنے نبی کی توہین برداشت نہیں کریں گے۔

(نعرۂ تکبیر)

اور پھر یہی وجہ تھی کہ جناب ابراہیم علیہ السلام آئے، نمرود کے دربار میں۔ نمرود خدا بن بیٹھا، خدائی کا دعویدار ہو گیا، خود کو خدا کہلواتا رہا، بغاوت کرتا رہا، خدا کے فرامین کی خلاف ورزی کرتا رہا، حدود الٰہی کو پامال کرتا رہا، غداری کرتا رہا، اسے کوئی تکلیف نہ ہوئی لیکن جب اس نے جناب ابراہیم علیہ السلام کی معمولی توہین کی تو اللہ نے اسے عذاب میں مبتلا کر دیا۔

دوستو! یہ بات جان لو، ہو سکتا ہے کہ اللہ اپنی توہین برداشت کر لے اپنے رسولوں کی بے ادبی معاف نہیں کرتا۔ اب تم خود فیصلہ کر لو، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام سن کر جشن منانے والے، جلوس نکالنے والے، جھنڈیاں لگانے والے، جشن کرنے والے، چراغاں کرنے والے، دکانوں کو سجانے والے، گلیوں کو آراستہ

Marfat.com

کرنے والے، بازاروں کو پیراستہ کرنے والے، دلوں کو اجلا کرنے والے، چہروں کو روشن رکھنے والے، یہ کون ہیں؟ اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت کے دن جن کے دل اور منہ داغ داغ ہو رہے ہیں وہ کون ہیں؟ دیکھ لو! آج کے دن کن پر رحمتِ خدا نازل ہو رہی ہے اور کن کے چہرے اُترے ہوئے ہیں۔

ثبوت میلاد:

تو دوستو! تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں، کہا یہ جاتا ہے کہ میلاد کا کہیں ثبوت ہے؟ آؤ! میں ان کو ثبوت دوں، آیات قرآنی سے دوں، مگر قرآن سے انہیں کیا مطلب؟ قرآن کو وہ مانے گا جو قرآن والے کو مانتا ہے، ٹھیک ہے اگر قرآن کافی ہوتا تو قرآن والے کی ضرورت نہ ہوتی، ٹھیک ہے اگر فقط کتاب کافی ہوتی تو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیا ضرورت تھی؟ کتاب کو بعد میں بھیجا، کتاب والے کو پہلے بھیجا کہ یہ بھی نور، کتاب بھی نور قرآن بھی نور، صاحب قرآن بھی نور.....صاحب قرآن کو دیکھتے جاؤ اور قرآن کو پڑھتے جاؤ۔

آیئے دوستو! میں آپ کو بتا دوں، اب آیئے اپنے عقیدے کو مضبوط و مستحکم بنایئے، یہ باتیں دلوں پر لکھ لیں، لوحِ دل پر ثبت کرلیں، قرآن میں کہاں کہاں میلاد ہے؟ تم رسول اللہ کے میلاد کا بیان کرنے سے روکتے ہو، تم سرورِ کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت کا ذکر کرنے سے روکتے ہو، منع کرتے ہو، قرآن پڑھ لو، قرآن میں اللہ نے اپنے نبیوں کا میلاد بیان کیا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام، اللہ کے نبی، اللہ کے پیغمبر، خدا کے بھیجے ہوئے، ان کی ولادت کا ذکر قرآن میں، ان کی پیدائش کا ذکر قرآن میں۔ آؤ تمہارے ایمان کی تازگی کے لئے ایک ہتھیار تمہیں دے کے جاؤں، تم اسے استعمال کرتے

Marfat.com

رہو اور دشمنانِ نبوت کا منہ کالا کرتے رہو، تم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا میلاد بیان کرتے ہو۔ جب آخر میں سلام پڑھتے ہو، کچھ لوگوں کو اس سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو اس سے بھی بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ تم اذان سے پہلے درود کیوں پڑھتے ہو؟

کبیر والا کے لوگو! علماء موجود ہیں، میرے بزرگان موجود ہیں، میں پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں، میں ملک گیر شہرت کا خطیب ہوں، کوئی گمنام نہیں کہ آپ کو مجھ تک پہنچنے میں تکلیف ہوگی، میں ہر لمحہ، ہر آن حاضر ہوں آپ کو جواب دینے کیلئے۔ آپ کہتے ہو کہ اذان سے پہلے درود نہیں پڑھنا چاہیے۔ میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ اذان پہلے تھی یا درود پہلے تھا؟ اذان سے پہلے درود سے روکنے والو! یہ بتاؤ کہ اذان پہلے تھی یا درود پہلے تھا، بتایئے مل کر جواب دیجئے۔

"درود تب سے ہے جب سے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے.....اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تب سے ہے جب سے وہ درود بھیج رہا ہے"۔

فرمایا: میں نبی تھا۔ کنت نبیا وآدم بین الماء والطین۔ میں نبوت کے منصب پر تھا ابھی جناب آدم آب وگل میں تھے، ماؤوطین میں تھے، پانی اور مٹی میں تھے، ابھی ان کا وجود بن رہا تھا، ابھی ان کی روح جسم میں ڈالی نہیں گئی تھی، میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا۔

کائنات بنی نہیں، زمین وآسمان نہیں، دشت وبیابان نہیں، حوروغلمان نہیں، جنت ورضوان نہیں، جن وانسان نہیں، مکان ولامکان نہیں، مگر نورِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود ہے۔ اللہ درود بھیج رہا ہے۔ اذان نہیں تھی، درود تھا۔

Marfat.com

جناب آدم نہیں تھے، درود تھا۔ یہ خلقت نہیں تھی، درود تھا۔ درود تھا، خاکی نہیں تھے۔ درود تھا، اب اذان ہے تو بھی درود ہے۔ اور اذان قیامت تک ہے۔ قیامت کے بعد اذان نہیں ہوگی، درود ہوگا۔ اذاب کب ہوئی؟ جب معراج کے بعد سرکار (ﷺ) واپس آئے تو نماز کے لئے اذان شروع ہوئی۔

میرے دوستو! یہ تو معراج کے بعد اذان شروع ہوئی، درود تب سے ہے جب سے نبی (ﷺ) ہے، ابھی حضور (ﷺ) کا نور جلوہ گر ہے، اور اذان نہیں ہے، درود ہے۔ اذان نہیں تھی، درود تھا۔ یہ اذان نہیں ہوگی، درود ہوگا۔

اذان کہنے والے ہم ہیں، مخلوق ہے، جب یہ مخلوق ختم ہوجائے گی تو اذاق نہیں ہوگی۔ اذان کہنے والے نہ ہوں گے تو اذان بھی نہیں ہوگی۔ میں قربان صلوٰۃ وسلام والے رسول (ﷺ) پر کہ اس پر درود اللہ بھیجتا ہے۔ اللہ بھی باقی رہے گا، صلوٰۃ وسلام بھی باقی رہے گا۔ (نعرۂ تکبیر ورسالت)

اذان سے پہلے درود وسلام سے روکنے والو.....سنو! کبیر والا کے سنّیوں، سنو! اذان فقط اعلان ہے مگر درود وظیفہ رحمان ہے، اذان توکل سے ہے، درود ازل سے ہے۔ اللہ خود درود بھیجتا ہے، صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے۔ قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰى۔ پیارے (ﷺ)! تیری ہر پچھلی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی۔ پیارے (ﷺ)! ہر آنے والے زمانہ میں تیرا چرچا زیادہ ہوگا۔ وقت گزرتا جائے گا، چرچا زیادہ ہوتا جائے گا۔ لمحات گزرتے جائیں گے، ذکر بڑھتا جائے گا۔ زندگی گزرتی جائے گی، تیری حیات کے تذکرے ہوتے جائیں گے۔ وقت گزرتا جائے گا، ماہ وسال کی طنابیں کھینچی جاتی رہیں گی اور مہینے

Marfat.com

سالوں میں بدلتے رہیں گے، تیرا تذکرہ جاری رہے گا۔ پہلے عوام مناتے تھے۔ اب اللہ اس حکومت کا بھلا کرے، سرکاری طور پر جشن میلاد النبی ﷺ منایا جاتا ہے۔ پہلے درود وسلام مساجد میں پڑھا جاتا تھا، ہماری دکانوں، مکانوں میں پڑھا جاتا تھا، اب ایوان صدر میں صلوٰۃ وسلام پڑھا جارہا ہے، پہلے ہماری مائیں بہنیں اپنے گھروں میں نبی پاک ﷺ کا میلاد پڑھاتی تھیں، تمہیں مبارک ہو اب مملکت وحکومت کے ایوانوں میں میلاد منایا جاتا ہے۔ گویا میرا رب فرماتا ہے، میرے پیارے ﷺ وقت گزرتا جائے گا، ذکر بڑھتا جائے گا۔ پیارے ﷺ میں ترا ذکر بلند کردوں گا۔

ورفعنا لك ذكرك۔ تیرا چرچا کرنے والا، تیرا نام لینے والا، تیرا تذکرہ کرنے والا، تیری تعریف کرنے والا، تیری توصیف کرنے والا، تیری تقدیس بیان کرنے والا، تیری شان بیان کرنے ولا، تیری عظمت بیان کرنے والا میں ہوں۔ پیارے چرچا ہوتا جائے گا، ذکر بڑھتا جائے گا۔

سنّیو! تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں، وہ سکڑ رہے ہیں، تم بڑھ رہے ہو، مت گھبراؤ، ادھر یہ بات ادھوری رہ جائے گی۔ سلام کی بات چلی تھی تو میں نے تھوڑا سا رخ بدلا تھا۔ قرآن میں اللہ نے نبیوں کے میلاد کا ذکر کیا تو ساتھ میں سلام بھی بھیجا کہیے سبحان اللہ!

قرآن میں میلاد:

قرآن میں اللہ نے نبیوں کا میلاد بیان فرمایا۔ یحییٰ علیہ السلام کا ذکر ولادت کیا تو پھر سلام بھیجا۔ آیئے قرآن پڑھیئے! اللہ یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کر کے کہتا ہے: وسلامٌ علیه یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا۔ میرے مولیٰ

Marfat.com

نے کہا ان پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن ان کی وفات ہوئی اور جس دن زندہ اٹھائے جائیں گے۔

سنئے! سب لوگ سن لیں وسلامٌ علیہ یوم ولد اللہ کہتا ہے، ارض وسماوات کا مالک اور رزاق، کائنات کا پروردگار، خالق کائنات کہتا ہے کہ ''نبی ﷺ کے پیدا ہونے والے دن نبی پر سلام، نبی ﷺ کے وصال والے دن نبی پر سلام اور اس دن بھی سلام جب میرا نبی ﷺ اپنی قبر سے اٹھے گا۔

اب دوسرا واقعہ سنئے! جناب موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ذکر قرآن میں ہے، حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر قرآن میں، حضرت مریم علیہا السلام کے شکمِ اقدس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کا ذکر قرآن میں..... تم ہمیں میلاد نبی ﷺ بیان کرنے سے روکتے ہو، قرآن تو انبیاء کا میلاد نامہ ہے، کہئے سبحان اللہ..... قرآن تو انبیائے کرام کا میلاد نامہ ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا۔ میرے یومِ ولادت پر مجھ پر سلام، اور جس دن میری وفات ہوگی اور جس دن میں دوبارہ زندہ اٹھایا جاؤں گا۔ نبی ﷺ کے وصال کے دن سلام، نبی ﷺ کے قبرِ مبارک سے اٹھنے والے دن بھی سلام۔

قرآن تو نبی ﷺ کا میلاد بھی بیان کرے، اور میلاد کے بعد سلام بھی بھیجے، بھلا ان کی مانیں یا خدا کے قرآن کو مانیں..... جواب دیجئے۔ اور اب عید کا لفظ ہے، کہتے ہیں کہ عید کا لفظ کہاں سے آ گیا، عید کا لفظ کہاں سے آ گیا، سیرت النبی ﷺ کا جلسہ کرنے والے سنیں! سیرت بعد میں ہے، ولادت پہلے ہے..... سیرت بعد میں ہے، پیدائش پہلے ہے..... جو میلاد کا قائل نہیں وہ سیرت کو کیسے مانے گا..... اور جو ولادت کا قائل نہیں وہ حیات کو کیسے مانے گا؟..... جو

Marfat.com

پیدائش کا قائل نہیں وہ قول کیسے مانے گا؟.....جو متکلم کا قائل نہیں، وہ کلام کو کیسے مانے گا؟.....جو داعی کا قائل نہیں، وہ دعوت کو کیسے مانے گا؟.....جو ہادی کا قائل نہیں، وہ ہدایت کو کیسے مانے گا؟ جو مرشد کا قائل نہیں، وہ ارشاد کو کیسے مانے گا؟.....جو دلیل کا قائل نہیں، وہ دعویٰ کو کیسے مانے گا؟.....جو رسول کا قائل نہیں، وہ اللہ کو کیسے مانے گا۔ (نعرۂ تکبیر و رسالت)

معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر میلاد اللہ کی سنت اور میلاد کے بعد سلام بھیجنا بھی اللہ کی سنت

آؤ! تم اپنے کام میں لگے رہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے رہو۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

تم کسی سے تعارض کئے بغیر، کسی کو خاطر میں لائے بغیر، تم چلتے رہو، تمہارا کارواں جاری رہے گا۔ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے رہو، تم غلامانِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہو، تمہیں کسی سے کیا سروکار، تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچار کرتے رہو، تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے جھنڈے اٹھاتے رہو۔

مین وہ سنّی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

ہم چرچا کرتے جائیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد بیان کرتے جائیں گے۔

آیئے! کہا جاتا ہے عید کا ذکر کہاں ہے قرآن میں؟.....موسیٰ علیہ السلام کو جانتے ہو؟ جو جانتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں، اچھا دو، دو ہاتھ کھڑے کریں۔ میں دیکھ رہا ہوں کن کے ہاتھ بلند ہیں اور کن کے ہاتھ نیچے ہیں، پھر ہاتھ بلند کرو، سب

Marfat.com

جانتے ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام کون ہیں؟ یہ وہ نبی ہیں جو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بننے کی آرزو کرتے رہے اور جس کے لئے نبی دعائیں مانگتے رہے، تمہیں بن مانگے مل گیا۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت دعا مانگی تھی، مولیٰ تیرا گھر میں نے بنا لیا، تیرا گھر تعمیر ہوگیا، اب گھر تو میں نے بنایا، گھر والے کو بھی بھیج..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ہزاروں سال پہلے: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً۔ اے اللہ! اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج..... نبی کے میلاد کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو رہا ہے.....

بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اعلان کرتے ہیں: وَمُبَشِّرًا رَسُولٍ يَّاتِي مِنْ بَعْدِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ اے میری قوم کے لوگو! عیسیٰ روح اللہ نے کہا، کلمۃ اللہ نے کہا، ابن مریم علیہ السلام نے کہا کہ میں اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ نہیں کہا کہ میں اعلان کرتا ہوں، اعلان غم کا بھی ہوسکتا ہے، خوشی کا بھی ہوسکتا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ میں خبر دیتا ہوں، خبر اچھی بھی ہوسکتی ہے، خبر بری بھی ہوسکتی ہے فرمایا: وَمُبَشِّرًا میں بشارت دیتا ہوں، میں خوشخبری سناتا ہوں..... خوشی خبری خوشی کی ہوتی ہے، اللہ کا رسول جناب عیسیٰ علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے خوشخبری دے رہا ہے..... تم خوشی منانے کو بدعت کہتے ہو.....

دعائے عیسیٰ علیہ السلام:

آپ کو اصل دروازے تک لے جاؤں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی:

Marfat.com

اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عید الاولنا وآخرنا۔ ہمارے لئے آسمان سے نعمت نازل فرما، ہمارے لئے آسمان سے کھانا نازل فرما، انعام فرما، اپنی نعمت فرما، وہ نعمت نازل کر ہمارے اگلوں کے لئے بھی عید بن جائے اور ہمارے پچھلوں کے لئے بھی عید بن جائے۔

قرآن یہ بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ بات بتاتے ہیں کہ جس دن ایمان والوں کو کوئی نعمت ملے، وہ دن ایمان والوں کے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔(نعرۂ تکبیر ورسالت)

سامعین محترم! جب خوانِ نعمت ملے تو عید کا دن ہو اور جب جانِ نعمت جلوہ گر ہوتو وہ سب سے بڑی عید کا دن۔ جس دن اللہ ایمان والوں کو کوئی نعمت دے، وہ دن ایمان والون کے لئے عید کا دن ہے۔ اب ایمان سے بتاؤ کہ اللہ نے جو اپنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیا، کیا یہ خدا کی نعمت ہے یا نہیں ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں آنا اللہ کا احسان ہے کہ نہیں ہے، احسان ہے..... جب نعمت ہے تو رب فرماتا ہے..... واما بنعمت ربك فحدث۔ میری نعمتوں کا چرچا کرو، میری نعمتوں کا ذکر کرو..... یاایھا الذین آمنوا الذکروا نعمت اللہ علیکم۔ اے ایمان والو! ذکر کرو، کس کا، میری نعمتوں کا۔

ہر مقام پر خدا نے کہا، میری نعمتوں کا چرچا کرو، جب ہر نعمت کا چرچا کرنا ضروری ہے، کیا سب سے بڑی نعمت کا چرچا کرنا حرام ہوگیا..... تو، سنو! اللہ کی سب نعمتیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے یہ سب سے بڑی نعمت، یہ نعمت عظمیٰ، یہ موہبت کبریٰ ہے۔ اس سب سے بڑی نعمت کا ذکر ضروری ہے..... میں کہہ رہا تھا

Marfat.com

کہ سیرت النبی ﷺ کا باب صحاح ستہ کی کسی حدیث میں نہیں ملتا آؤ! جامعہ غوثیہ میں تمہیں دکھاؤں..... صحیح ترمذی جلد۲ میں میلاد النبی ﷺ کا باب موجود ہے..... میلاد النبی ﷺ کا باب صحاح ستہ کی کتاب میں موجود ہے۔ ترمذی شریف جلد نمبر۲ پر میلاد النبی ﷺ کا باب موجود ہے۔ ہم سیرت کے منکر نہیں مگر سیرت بعد میں ہے میلاد پہلے ہے۔

اور سنئے! میلاد منائی جاتی ہے، سیرت اپنائی جاتی ہے۔ آؤ سیرت کے جلسے کرنے والو! خدا تمہاری نیتیں بھی درست کرے..... آؤ! پہلے ہمارے ساتھ مل کر نبی ﷺ کے میلاد کا جشن منالیا کرو، پھر ہم تمہارے ساتھ مل کر نبی ﷺ کی سیرت کا جلسہ کیا کریں گے۔

میرے دوستو! قرآن میں عید کا لفظ موجود، نبی ﷺ کے میلاد کا ذکر موجود..... اپنے اپنے کام میں لگے رہو، میرا ایمان ہے کہ نبی ﷺ کا میلاد بیان کرنا سنت خدا ہے اور نبی ﷺ کے میلاد کو سننا سنت انبیاء ہے۔

نورِ مصطفےٰ ﷺ:

آیئے دوستو! پیغمبر کا نور کب سے ہے؟ جب کائنات میں کچھ نہیں تھا..... کب سے ہے؟ ..... جب کب کا لفظ نہیں تب سے ہے..... جب تب نہیں، کائنات میں کچھ نہیں، مصطفےٰ ﷺ کا نور ہے..... کب سے ہے؟ نہ سبزے کی لہک تھی، نہ پھولوں کی مہک تھی، نہ جواہرات کی دمک تھی، نہ سورج کی چمک تھی، نہ صوت وآواز تھے، نہ کوئی سوز وساز تھے، نہ شیشہ وسنگ تھے، نہ زمزم وگنگ تھے، نہ رنگ وآہنگ تھے..... نہ پتھر کی سختی تھی نہ خوشحالی وبدبختی تھی..... نہ زمین کی نرمی تھی نہ آتش کی گرمی تھی..... نہ دریاؤں کی روانی تھی، نہ تابش کواکب آسمانی

Marfat.com

تھی.....نہ دریاؤں کے اُبھار تھے، نہ خیابان ومرغزار تھے.....نہ یادرومددگار تھی، نہ حامی وغمگسار تھے.....نہ رات کا سناٹا تھا، نہ ہوا کا فراٹا تھا.....نہ چاندی کا جھالا تھا، نہ سج کا اجالا تھا.....نہ ریشم کی جھلاہٹ تھی نہ ہوا کی سرسراہٹ تھی.....نہ آبشار کا بہاؤ تھا نہ شاخوں کا جھکاؤ تھا.....نہ دشت وبیابان تھے، نہ خطبہ واذان تھے، نہ وعظ وبیان تھے، نہ جنت ورضوان تھے، نہ سازوسامان تھے، نہ حوروغلمان تھے، نہ زمین وآسمان تھے.....نہ شجر وحجر تھے، نہ فواکہ وثمر تھے، نہ شام وسحر تھے، نہ جان وجگر تھے، نہ لعل وگہر تھے.....نہ مکان ولامکان تھے.....یاذات خدا تھی یا نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ (نعرۂ تکبیر ورسالت)

نعرہ رسالت:

آپ نے باقی نعرے لگائے اپنی مرضی سے ایک نعرہ میری مرضی سے بھی لگاؤ گے؟ ایک میری مرضی کا نعرہ لگا دو۔ ایک نعرہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا لگادو۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز آئے تو تمہارے دونوں ہاتھ فضائے بسیط میں لہرائیں، یہ طمانچہ ہو دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر اور ایک علامت ایمان ہو غلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے.....میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم گنبدِ خضرا میں بیٹھ کر تمہیں دیکھتا بھی ہے، تمہیں سنتا بھی ہے، تمہارے حالات کو جانتا بھی ہے.....تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو اور وہ تمہارے حالات پر ناظر ہے۔

دیکھئے! آپ بظاہر مدینے میں ہیں
مگر بباطن ہر سنی کے سینے میں ہیں

دیکھئے! اب یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے لگاؤ تو دونوں ہاتھ بلند کر کے لگاؤ نعرہ۔

Marfat.com

غلام احمد مختار یوں پہچانے جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یارسول اللہ
(نعرۂ رسالت.....یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

آؤ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے سے الرجک ہونے والو! قرآن پڑھ لو، موجود ہے۔ یاایھا المزمل، یاایھا المدثر، یاایھا النبی، یاایھا الرسول موجود ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا جائز، قرآن میں یاایھا الرسول ہے اور تم ہر نماز میں التحیات میں بیٹھتے ہو تو یہ پڑھتے ہو: السلام علیك ایھا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ یعنی یا نبی سلام علیک ہی تو ہے، جو تم نماز میں پڑھتے ہو.....غضب کی بات ہے نماز میں پڑھنا جائز، نماز کے بعد پڑھنا حرام.....کیا کہنے۔

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

ہم سے کہا جاتا ہے کہ دن مقرر کرنا ناجائز ہے اور تم کیوں اس مہینے میں سیرت کے جلسے منعقد کرتے ہو؟.....(نعرۂ تکبیر ورسالت)

اپنے شاگردوں کو جلوس میں آنے سے روکتے ہو، اپنے طالب علموں کو، اپنے ٹکڑوں پر پلنے والوں کو جلوس میں آنے سے روکتے ہو.....اور خود اپنے مکانوں میں، اپنی کھڑکیوں سے، اپنے روشنداروں سے، اپنے جھروکوں سے جھانک کر جلوس بھی دیکھتے اور فاروق سعیدی کی تقریر بھی سنتے ہو.....یہ عجب تماشا ہے، یہ دورنگی چال ہماری سمجھ میں نہیں آئی.....میرے دوستو!

کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں؟

آجاؤ! تم بھی کلمے کے تقاضے پورے کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں

Marfat.com

نام لکھوا لو تا کہ پتہ چل جائے کہ جلنے والے کون ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کے خوش ہونے والے کون ہیں؟

ولادتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

میرے دوستو! نماز میں پڑھا جاتا ہے: السلام علیك ایھاالنبی ..... علیك۔ حاضر کے لئے کہا جاتا ہے..... جیسا کہ ہم کہتے ہیں: یا نبی سلام علیك..... السلام علیك ایھا النبی کا مطلب یہی ہے تذکرہ میلاد شروع..... دن گزرتے گئے..... ماہ وسال گزرتے گئے..... ربیع الاول کا مہینہ آ گیا..... سبحان اللہ!..... یہ پاک مہینہ آیا..... پہلی تاریخ گزری، دوسری گزری، تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں، آٹھویں، نویں، دسویں، جب گیارہویں کا دن گزرا اور بارہویں کی نورانی رات آئی..... یہ وہ رات ہے اس جیسی کوئی رات نہیں..... اس رات کی کیا بات ہے، یہ لیلۃ القدر سے افضل ہے کہ لیلۃ القدر میں قرآن آیا اور اس رات میں صاحب قرآن آیا، اس رات کے کیا کہنے، اس رات کی کیا بات ہے..... وہ ربیع الاول کی بارہ تھی، پیر کا دن تھا، صبح صادق کا وقت تھا، منظر تھا، کیا نظارہ تھا، کیا نور تھا، کیسا سرور تھا، کیا دھوم تھی، کیا جوش وخروش تھا، گھر گھر شادی کی رسوم، ہر طرف مبارکبادی کی دھوم، آرزومندانِ جمال کی چشمِ تمنا وا ہوئی، نرگس منتظر کا فرش بچھا رحمتِ الٰہی کا شامیانہ تنا، گلشنِ تمنا میں بادِ مرادی چلی، سارا عالم نور سے معمور ہوا، فرح وطرب نے عالم پر قبضہ کیا، جہان نور سے بھر گیا، صبح امید نے چہرہ دکھایا، شب غم نے بستر اٹھایا، نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر پڑے، ایران کا آتش کدہ سرد ہو گیا، آسمان کے ستارے زمین کو سلام کرنے لگے، مغرب ومشرق اور شمال وجنوب کے جانور ایک دوسرے کو

Marfat.com

مبارک باد دینے لگے، سکانِ عرش اعلیٰ اور حسینان بزم بالا زمین پر آرہے ہیں، آسمان زمین کو سلام کہہ رہا ہے، افلاکی خاکیوں کو مبارک باد دے رہے ہیں، ہر مکان بقعہ نور بنا ہوا ہے، ہر جگہ انوار کی ضیائیں پھیلی ہوئی ہیں، ہر بام پر مشعلیں روشن ہیں، ہر مقام پر شمع ہدایت جل رہی ہے۔

میرے دوستو! یہ نظارہ ہے، یہ منظر ہے، زمین خوش ہے کہ میری دعاؤں کی قبولیت کا وقت آ پہنچا اور آسمان خوش ہے کہ مجھے مشرف کرنے والا آ گیا ہے، مکہ خوش ہے، مدینہ خوش ہے، بیت الحرم خوش ہے، بیت المقدس خوش ہے، بیت المعمور خوش ہے، خدا کا عرش خوش ہے، انسان خوش ہے، ملائک خوش ہیں، خود خدا خوش ہے کہ نبی ﷺ پیدا ہو رہا ہے۔ میری توحید کا علم بلند کرنے والا محبوب جلوہ گر ہو رہا ہے..... اگر ناراض ہے تو وہ ابلیس لعین ناراض ہے، اگر ماتم کر رہا ہے تو وہ جبل ابی قبیس پر اپنا سر ٹکرا رہا ہے، جل رہا ہے، بھن رہا ہے حسد کی آگ میں کہ یہ نبی ﷺ کیوں آ گیا..... کہ نبی ﷺ کا جشن کیوں ہو رہا ہے؟ اب مت گھبراؤ، خود فیصلہ کرلو کہ تم سنت خدا ادا کر رہے ہو اور وہ کس کے طریقے پر گامزن ہیں؟ خود فیصلہ کرو۔ (نعرۂ تکبیر و رسالت)

اب ادب سے بیٹھئے، سید دو عالم ﷺ کی ولادت کے لمحات قریب آ رہے ہیں..... کیسے..... سیدہ آمنہ فرماتی ہیں، میرے گھر میں بیبیاں تھیں، میں نے پوچھا کون ہیں، آواز آئی یہ آدم علیہ السلام کی بیوی جناب حوا ہیں..... میں نے پوچھا، یہ کون ہیں؟ کہا یہ ابراہیم علیہ السلام کی بیوی، اسماعیل کی ماں جناب ہاجرہ ہیں..... میں نے پوچھا یہ بی بی کون ہیں؟ کہا یہ عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ جناب مریم ہیں..... یہ تیری خدمت کے لئے آئی ہیں، ساری کائنات میں جشن منایا جا رہا ہے

Marfat.com

.....باادب ہو جائیں، ہوشیار ہو جائیں، ساری کائنات کا والی ﷺ جلوہ گر ہونے والا ہے.....خدا کا مالک ومختار نبی ﷺ، جنت وکوثر کا مالک، خزائن الٰہیہ پر متصرف ، ہرسیاہ وسفید کا مالک، اسودواحمر پر حاکم، کارخانہ عالم کا جاگیردار، بساط خانہ دہر کا مختار، سرفرازانِ عالم، خسرومحبوبان معظم، شاہ خوبان دوعالم، کاشف اسرارلوح وقلم، محبوبیت خاصہ اور مقبولیت عامہ کا لباس پہنے جلوہ گر ہورہے ہیں.....ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، طائران خوش الحان کے نغموں نے ساری کائنات کوسرد کردیا، ملائکہ زمین پر اترے، جبرائیل علیہ السلام آئے، میکائیل علیہ السلام آئے، اسرافیل علیہ السلام آئے .....

تین جھنڈے:

تین جھنڈے تھے، ایک کعبے پر لگایا گیا، ایک بیتِ عبداللہ پر لگایا گیا، ایک بیت المقدس پر لگایا گیا.....تم جو جھنڈیاں لگاتے ہو، یہ خدا کے فرشتوں کی سنت ہے، تم جھنڈیاں لگاتے ہو، نبی ﷺ کے میلاد کے دن فرشتوں نے جھنڈے لگائے تھے۔(نعرۂ تکبیر ورسالت)

یہ وقت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام زمین پر آئے، جناب سیدہ آمنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کھڑے ہوکر کہا.....اے کائنات کے والی تشریف لاؤ.....اے دنیا کو منور کرنے والے ..... اے ظلمتوں کو دور کرنے والے..... اندھیروں کو دور کرنے والے..... سیاہی کافور کرنے والے.....آؤ! میرے نبی ﷺ تشریف لاؤ۔

تو میرے دوستو! ساری کائنات حالت قیام میں ہے، تمام دنیا نور سے معمور ہے.....عرش سے فرش تک، فرش سے عرش تک.....شرق سے غرب تک، غرب سے شرق تک..... عرب سے عجم تک، عجم سے عرب تک.....مکان سے

Marfat.com

لامکان تک، سارے خوش ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا سلام بھیج رہی ہے۔

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام
سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام
سب کروفر سلام کو حاضر ہیں السلام

ساری کائنات سلام پڑھے، تم بھی آخر میں سنتِ کبریا ادا کرنے کے لئے درود وسلام پڑھو گے، رب کائنات تمہارا نذرانہ اپنی بارگاہ میں منظور کرے۔

صلوٰۃ وسلام☆ مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

قاری ابرار احمد قادری فاضل علوم عربیہ فیصل آباد

Marfat.com

فہرست

جلسۂ توحید	225
جلسۂ رسالت	226
میلاد کا بانی	226
بشارت عیسیٰ علیہ السلام	228
انبیاء کی یادیں منانا	229
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بزبان نبی	231
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد	232
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد	232
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد	233
علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول	233
شارح بخاری کا قول	233
صاحب بحارالانوار کا قول	234
علامہ شیخ عبدالحق کا قول	234
حسن بصری کا قول	234
امام شافعی کا قول	235
معروف کرخی کا قول	235
جلال الدین سیوطی کا قول	236
شاہ ولی اللہ کا قول	236
گنگوہی کا قول	237
میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی	238
شیطان کا واویلہ	239

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ○

اَمَّابَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذَا اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عقیدت ومحبت کے ساتھ ہدیہ درود وسلام پیش کریں۔

حضرات محترم! میں نے آپ کے سامنے قرآن مجید فرقانِ حمید کی ایک آیۂ کریمہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے روزِ ازل عالمِ ارواح میں دو جلسے منعقد کئے۔ ایک جلسۂ توحید کا اور دوسرا رسالت کا۔

جلسۂ توحید:

خالقِ کائنات نے اپنی واحدانیت کے اقرار کے لئے تمام روحوں کو جمع

Marfat.com

کیا۔ ان میں امیر بھی تھے اور غریب بھی، ادنیٰ بھی تھے اعلیٰ بھی، ماننے والے بھی تھے منکر بھی، کافر بھی تھے مسلمان بھی، عام بھی تھے اور خاص بھی، سب روحوں کو اکٹھا کر کے فرمایا: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ سب بولے قَالُوْا بَلٰی کیوں نہیں تو ہمارا رب ہے۔ شَهِدْنَا۔ ہم گواہ ہوئے۔

حضرات!

یہ تھا جلسۂ توحید۔ اب سنئے جلسۂ رسالت۔

جلسۂ رسالت:

جلسۂ توحید میں تو سبھی تھے۔ مگر جلسۂ رسالت میں صرف خاص ہی تھے یعنی اللہ تعالیٰ نے محبوب کے لئے محبوبوں کو جمع کیا۔ اس لئے کہ:

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں
وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں

خواصین یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کو بلایا گیا اور کملی والے کی ولادت باسعادت کا ذکر سنایا گیا۔

میلاد کا بانی:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا۔ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَحِكْمَةٍ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ

Marfat.com

رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ تو تم ضرور برضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ قال ء اقررتم فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا۔ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا۔ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ قَالَ فَاشْهَدُوْا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

حضرات گرامی!

یہ تھا جلسۂ رسالت جس میں وعدہ لینے والا خود خدا تھا۔ جن سے وعدہ لیا جارہا ہے۔ وہ انبیاء کی مقدس جماعت تھی اور جن کے متعلق وعدہ لیا جارہا تھا۔ وہ باعثِ تخلیق کائنات محبوب خدا افضل الانبیاء احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک تھی۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اس جلسۂ رسالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں۔

خدا خود ، میرِ مجلس بود
اندر لامکاں خسرو !
محمدؐ شمع محفل بود
شب جائے کہ من بودم

معزز سامعین!

قرآن مجید کی اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بانی خود اللہ تعالیٰ ہے اور سب سے پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا تذکرہ خود خالقِ کائنات نے انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں کیا۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ:۔

Marfat.com

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں

حضرات!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے دوسرے مقام میں حضرت زکریا علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ (پ۱۶) وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ (پ۱۶)

اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا۔ اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔

سامعین! اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق حضرت زکریا و حضرت عیسیٰ علیہما السلام اپنی ولادت پر سلام بھیجتے ہیں۔ اگر زکریا و عیسیٰ علیہما السلام کے یومِ ولادت پر بھیجا جاسکتا ہے تو پھر دو نبی جو زکریا و عیسیٰ علیہما السلام کے بھی نبی ہیں۔ ان کی ولادت پر سلام کیوں نہیں بھیجا جاسکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت سنا کر آپ کا میلاد بیان کیا۔

بشارت عیسیٰ علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

(پ۲۸ سورۂ صف آیات:۶)

''اور ان رسول کی بشارت بناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے''۔

حضرات محترم! یہ قرآن مجید کا ارشاد ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر فرماتے ہیں۔ شاید کوئی منکرِ قرآن حضرت

Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بشارت کو نہ مانے۔ میں ان کے لئے برناباس کی انجیل کا اقتباس پیش کرتا ہوں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو خطبہ ارشاد فرمانا موجود ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو خطاب:

I AM INDEED SENT TO THE HOUSE OF AZRAIL AS A PROFHET OF SALVATION. BUT AFTER ME SHELL COME THE WORLD. FOR WHOM GOD HATH MADE THE AND THEN THROUGH ALL THE WORLD. WILL GOD WORSHIPED AND MERCY RECEIVED.

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں بے شک میں تو فقط بنی اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ سارے جہان کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے۔ اسی کی کوششوں کے باعث ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔

(انجیل برناباس باب نمبر ۸۲ بحوالہ ضیاء القرآن ص ۲۲۰ ج۔۵)

حضرات! علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ذکر اور ان کی یاد منانے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

انبیاء کی یادیں منانا:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ (پ ۱۶)

Marfat.com

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَبِيًّا ○

(پ۱۶)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○

(پ۱۶)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ (پ:۱۶)

اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو۔ بے شک وہ صدیق تھا (نبی) غیب کی خبریں بتاتا۔ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو وہ چُنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا۔ اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بے شک وہ وعدہ کا سچا تھا اور رسول تھا۔ غیب کی خبریں بتاتا۔ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بے شک وہ صدیق تھا۔ غیب کی خبریں بتاتا۔

معزز سامعین! قرآن مجید کی ان آیات بنیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محبوب انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کرنا اور ان کی یادیں منانا یہ قرآن پاک سے ثابت ہے تو پھر اس محبوب کا ذکرِ ولادت اور ان کی یاد منانا جو سیدالانبیاء امام الانبیاء ہوں اور جن کے لئے ساری کائنات معرضِ وجود میں آئی ہو کیونکر جائز نہیں۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تیسویں پارہ میں اپنی نعمت کا چرچا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ خداوندِ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ (پ۳۰) اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو۔ بخاری شریف میں ہے کہ:

وَمُحَمَّدٌ نِعْمَةُ اللّٰهِ۔ (بخاری شریف ص۵۶۶ ج۔۲)

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق کہ اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو، اور بخاری شریف سے ثابت ہو گیا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ لہٰذا امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کا ذکر کرنا آپ ﷺ کے معجزات بیان کرنا آپ ﷺ کی صفات بیان کرنا۔ نعت شریف پڑھنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ ذریعہ نجات ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ کے چچا ابولہب نے آپ کی ولادت کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کیا۔ تو پیر کے روز اس پر قبر کا عذاب ہلکا ہو جاتا ہے۔ جس کا ذکر آئندہ کیا جائے گا۔ بہرحال یہ نہ سمجھیں کہ حضور ﷺ کا میلاد صرف ہم ہی بیان کر رہے ہیں۔ نہیں بلکہ سید دو عالم ﷺ کا میلاد خود خداوند تعالیٰ نے بھی بیان کیا۔ جیسا کہ تیسرے پارہ کی آیۂ کریمہ سے ثابت ہے اور حضور ﷺ نے اپنا میلاد خود بھی بیان کیا اور آپ کا میلاد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی بیان کیا۔ آپ ﷺ کا میلاد بزرگانِ دین واولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم نے بھی بیان کیا۔

آیئے سنئے کہ حضور ﷺ نے اپنا میلاد خود آپ بیان کیا ہے:۔

میلاد النبی ﷺ بزبان نبی:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبْ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُهُمْ نَفْسًا وَخَیْرُهُمْ بَیْتًا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳)

ترجمہ: میں محمد ﷺ ہوں عبداللہ کا بیٹا اور عبدالمطلب کا پوتا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو

Marfat.com

پیدا کیا تو مجھے اچھے گروہ میں بنایا پھر ان میں گروہ پیدا کئے (یعنی عرب وعجم) اور مجھے اچھے گروہ یعنی عرب سے بنایا۔ پھر عرب میں قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلے (قریش) میں بنایا پھر (قریش) میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان میں پیدا کیا، (یعنی بنو ہاشم میں) پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اچھا ہوں۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں

حضرات! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی بیان کیا۔ آیئے میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات سنئے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک پر ایک درہم بھی خرچ کیا۔ کَانَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ۔ وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بھی سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی تعظیم وتکریم کی: فَقَدْ اَحْیَاءَ الْاِسْلَامَ۔ تحقیق اس نے اسلام کو زندہ کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر ایک درہم بھی خرچ کیا۔ فَکَاَنَّمَا شَهِدَ غَزْوَةَ بَدْرٍ وَّحُنَیْنٍ۔ گویا وہ غزوہ بدر وحنین میں شریک ہوا۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے بھی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد پاک کی تعظیم کی۔ اور اسے بیان کرنے کی کوشش کی وہ دنیا سے ایمان کی حالت میں جائے گا۔

وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (النعمۃ الکبریٰ ص ۷)

اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

حضرات! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد و بزرگانِ دین واولیاء عظام نے بھی بیان کیا۔ آیئے میلادِ مصطفےٰ پر بزرگانِ دین کے اقوال سنئے۔

علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حضرت علامہ شیخ محمد اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں:۔

وَقَالَ الْاِمَامُ السُّيُوْطِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ يُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْهَارُ الشُّكْرِ لِمَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (روح البیان ص ۵۶، ج ۹۰)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر شکر کا اظہار کرنا ہمارے نزدیک مستحب ہے۔

شارح بخاری کا قول:

امام قسطلانی شارح بخاری مواہب لدینہ میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے اور دعوتِ طعام کرتے رہے ہیں اور ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے اور سرور ظاہر کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور

Marfat.com

نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں جس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوتا رہا ہے اور اس کے خواص سے یہ تجربہ شدہ عمل ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لئے حفظ وامان کا سال ہو جاتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

فَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَاً اِتَّخَذَ لَيَالِیْ شَهْرَ مَوْلِدِهٖ الْمُبَارَكَ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ۔ (زرقانی علی المواہب ص ۱۳۶، ج۔۱)

صاحب بحارالانوار کا قول:

مَظْهَرُ مَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَالرَّحْمَةِ شَهْرُ رَبِيْعُ الْاَوَّلُ وَاِنَّهٗ شَهْرٌ اُمِرْنَا بِاَظْهَارِ الْفَرَحِ فِيْهِ كُلَّ عَامٍ۔ (مجمع بحارالانوار صف ۵۵۰، ج۔۳)

ربیع الاول کا مہینہ منبع انوار اور رحمت کا مظہر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال ہمیں اظہار وسرور کا حکم دیا گیا ہے۔

علامہ شیخ عبدالحق کا قول:

علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ماثبت بالسنہ ص ۷۹)

اور اہل اسلام ہمیشہ محفلیں منعقد کرتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلادِ مبارک کے زمانے میں۔

حسن بصری کا قول:

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو

Marfat.com

فَاَنْفَقْتُهٗ عَلٰی قِرَاَةِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلادِ پاک پر خرچ کردوں۔

امام شافعی کا قول:

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے محفلِ میلاد میں دوستوں کو جمع کیا۔ کھانا کھلایا، مکان خالی کرایا اور میلاد خوانی کا سبب بنا۔

بَعَثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَیَکُوْنُ فِیْ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ۔

اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور اس کا ٹھکانہ جنت النعیم ہوگا۔

معروف کرخی کا قول:

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کھانا پکایا۔ لوگوں کو جمع کیا، نیا لباس پہنا، اور خوشبو سے میلاد کی جگہ کو معطر کیا اور چراغاں کیا۔

حَشَرَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الْغُرْفَۃِ الْاُوْلٰی مِنَ النَّبِیِّیْنَ ۔تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو انبیاء کرام کا ساتھی بنا دے گا۔

اور جس گھر میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گھر کو قحط وبا، غم، غرق ہونا اور تمام آفات وبلیات، بری نظر اور چوروں سے محفوظ رکھتا ہے۔

فَاِذَا مَاتَ ھَوَّنَ اللّٰہُ عَلَیْہِ جَوَابَ مُنْکَرٍ نَّکِیْرٍ ۔(النعمۃ الکبریٰ ص ۹)

جب فوت ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر منکر نکیر کے سوالوں کے جواب

Marfat.com

آسان فرمادے گا۔

جلال الدین سیوطی کا قول:

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں مسجد میں جس محلّہ میں امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلادِ پاک پڑھا جائے اللہ کی رحمت کے فرشتے اس مکان، اس مسجد اور اس محلّہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس مکان والوں پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ (باالوسائل فی شرح الشمائل)

شاہ ولی اللہ کا قول:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن مکہ معظّمہ میں جس جگہ آپ پیدا ہوئے اس مقام پر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ وہاں آپ پر درود شریف پڑھتے ہیں اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے۔

جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھیں۔ پس میں نے ذرا تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس پر موکل و مقرر ہوتے ہیں۔

وَرَأَيْتُ بِخَالِطِهِ أَنْوَارَ الْمَلٰئِكَةِ وَأَنْوَارَ الرَّحْمَةِ۔ (فیوض الحرمین ص ۱۷)

اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ اور انوارِ رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

یہی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد کے دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکواتا تھا۔ ایک سال سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ میسر نہ آیا۔ تو میں نے وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ:

Marfat.com

فَرَأَيْتُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ هٰذِهِ الْحِمَصَ مُتَبَهْجًا بِشَاشًا۔(درالثمین ص۸)

پس میں نے دیکھا کہ وہی بھنے ہوئے چنے آپ کے روبرو پڑے ہیں اور آپ بہت ہی مسرور وخوش ہیں۔

گنگوہی کا قول:

مولوی رشید احمد گنگوہی کہتا ہے:۔

وحق آنست کہ نفس ذکر ولادت آنحضرت ﷺ وسرور فاتحہ نمودن۔

یعنی ایصالِ ثواب بروح پرفتوح سیدالثقلین از کمال سعادت انسان است۔(شفاء السائل)

اور حق بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت کا ذکر کرنا اور آپ کی روح مبارک کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کرنا۔ یہ انسان کی بہت بڑی نیک بختی ہے۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں

حضرات گرامی! قرآن وحدیث کے معتبر دلائل، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ارشادات اور بزرگانِ دین کے اقوال سے معلوم ہوا کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ کا میلاد بیان کرنا، جائز و مستحسن ہے اور ذریعہ نجات ہے اور یہ بھی پتہ چلا کہ حضور ﷺ کا میلاد آج سے ہی نہیں بلکہ ازل سے شروع ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ان قرآن وحدیث صحابہ کرام وبزرگانِ دین سے نقل کئے گئے۔ متعدد حوالہ جات پڑھ یا سن کر اب بھی اگر کوئی نہ مانے تو

Marfat.com

اس کے اپنے ایمان میں تو شک ہوسکتا ہے۔ مگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں شک ہوسکتا نہیں۔ ہرگز نہیں۔

حضرات! یہ تو تھی بات ماننے والوں کی۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی منکر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی کرے تو اسے بھی فائدہ ہوجاتا ہے۔

میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی:

ابولہب کافر تھا۔ اُس کی ایک لونڈی جس کا نام ثوبیہ تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک ہوئی تو اس لونڈی نے آکر ابولہب کو خوشخبری سنائی کہ تجھے مبارک ہو اللہ نے تجھے بھتیجا عطا کیا ہے۔ چنانچہ ابولہب نے یہ سنتے ہی شہادت کی انگلی کے اشارہ سے اسے آزاد کردیا۔ جب ابولہب مرگیا تو گھر والوں میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ ابولہب عذاب میں مبتلا ہے۔ پوچھا کیا حال ہے۔

قَالَ اَبُوْلَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْراً اِنِّىْ سَقِيْتُ فِىْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِىْ ثُوَيْبِيَةَ۔ (بخاری شریف ص ۷۶۴، ج۔۲)

ابولہب نے کہا تمہارے بعد مجھے کوئی بھلائی نہیں ملی مگر ثوبیہ کے آزاد کرنے سے مجھے اس انگلی کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے۔

یعنی ہر پیر کو عذاب میں تخفیف ہوجاتی ہے اور جس انگلی کے اشارہ سے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔ اس کے چوسنے سے آرام ملتا ہے۔

حضرات! معلوم ہوا کہ اگر ایک کافر ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کرے تو قبر میں اس کو بھی فائدہ ملتا ہے۔ اگر اُمتی ہوکر خوشی کرے گا اسے کیوں نہ فائدہ ملے گا۔ ضرور ملے گا۔ لیکن یاد رہے کہ:

Marfat.com

محبوب ی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

معزز سامعین!

سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر ہر چیز نے خوشی منائی جیسا کہ کتب سیر میں آتا ہے۔ مگر صرف شیطان لعین ہی رنجیدہ اور ناخوش ہوا۔ مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

شرح شیخ زادہ میں ہے۔

شیطان کا واویلہ:

کہ جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم اطہر میں منتقل ہوا تو صبح کو شیطان لعین کا تخت اوندھا پڑا تھا اور اسی غم میں شیطان چالیس دن تک دریاؤں میں غوطہ لگاتا رہا۔ پھر کوہِ ابوبیس پر چڑھ گیا اور ایک ایسی چیخ ماری جس سے اس کی تمام اولاد جمع ہوگئی۔ اور شیطان کو روتا ہوا دیکھ کر پوچھنے لگے۔ استاد جی خیر تو ہے کیا وجہ ہے کہ آپ آج تک پریشان نہیں ہوئے تو ان سے شیطان نے کہا۔

وَيْلَكُمْ هَلَكْتُمْ هٰذِهِ الْمَرَّةَ هَلَاكًا لَمْ تُمْلِكُوْا مِثْلَهٗ قَدْقَالُوْا وَمَا الْقِصَّةُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْمَبْعُوْثُ۔

(شرح قصیدہ بردہ ص ۱۰۰)

افسوس وہلاکت ہے تم پر اس دفعہ تم ایسے ہلاک ہورہے ہو کہ ایسی

Marfat.com

ہلاکت اس سے پہلے تم پر کبھی نہ ہوئی۔ ذریت شیطان نے کہا کہ قصہ کیا ہے؟ شیطان نے کہا کہ عنقریب محمدؐ بن عبدالمطلب تشریف لا رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوں گے۔

حضرات محترم!

اب آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ جو لوگ حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی خوشی مناتے ہیں اور میلاد النبی کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ وہ کس کی پیروی کرتے ہیں اور جو میلاد النبی کی مخالفت کرتے ہیں وہ کس کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(واٰخر دعونا ان الحمدللّٰہ رب العالمین)

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم انور ہیں

خطاب

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست

سراجاً منیراً	244
یہ وصفِ جمیل ہے	245
منیر روشن کرنے والے کو کہتے ہیں	246
تارے سورج سے نور لیتے ہیں	247
سب نبیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا	248
آسمان نبوت کا آفتاب	248
آفتاب نور دینے میں بخل نہیں کرتا	249
اللہ نے مسلمان کیوں نہ کیا؟	250
جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں اللہ ہدایت دیتا ہے	251
حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہدایت دیتے ہیں	251
ہدایت کا خالق اللہ ہے	252
ہدایت کا خزانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس	253
ایک سورج ظاہری ایک باطنی	254
ایمان حضور کی روشنی کا نام	254
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نورِ ہدایت ہیں	255
مومن کا ایمان	255
پاور ہاؤس مدینے میں ہے	255
حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں	256
اپنا عقیدہ محکم رکھو	257

Marfat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ نے دین بچالیا	257
مومن کو کچھ پرواہ نہیں	258
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑا	259
حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مانو	260
کافر اور منافق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانیں گے	261
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان نورِ ایمان	262
ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا؟	263
وہ دیکھ ہی نہیں سکتے	264
خارجی وداخلی نور	264
حکایت	265
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کیلئے چشمِ صدیق رضی اللہ عنہ	266
جنت کا باغ	266

Marfat.com

سراجاً منیراً:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ سَیِّدِنَا مَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَرَؤُفْ نَاوَرَحِیْمَ مُحَمَّدَ الرَّسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ طَیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہٖ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَاۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیْراً وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیْراً صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حمد وثنا کے بعد قرآن کریم کی دو آیتیں آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان دو آیتوں کا لغوی ترجمہ اور لفظ سراجاً منیراً جو ہے میں آپ حضرات کے سامنے پیش کروں گا۔ آپ حضرات بڑے سکون سے سنیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

یَاۤاَیُّھَا النَّبِیُّ: اے نبی

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا

شَاھِداً وَمُبَشِّرًا وَنَذِیْرًا: شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر۔

وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیْراً: اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور

Marfat.com

چمکا دینے والا آفتاب بنا کر۔

یہ ہے ان دو آیتوں کا لفظی ترجمہ ان آیتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف بیان فرمائے۔ ایک ایک اوصافِ جمیل پر تقریر ہوسکتی ہے۔

یہ وصفِ جمیل ہے:

یَاأَیُّهَا النَّبِیُّ: ایک وصف جمیل یہ ہے۔

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ: یہ دوسرا وصف ہے۔

کہ ہم نے آپ کو بھیجا کیا بنا کر بھیجا ہے۔

شَاهِداً وَّمُبَشِّرًا وَنَذِیْرًا وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجاً مُّنِیْراً ○

پانچ اوصاف یہ بیان فرمائے۔

کہ ہم نے آپ کو شاہد، مبشر، نذیر، داعیا الا اللہ اور سراجاً منیر بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے اس وقت آپ کے سامنے سراجاً منیرا پر تقریر کرنی ہے اور یہ بہت پیاری تقریر ہے۔ بڑی محبت بھری تقریر ہے اس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اوصاف بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیرا فرمایا کہ اے نبی ہم نے تجھے سراجاً منیر بنا کر بھیجا ہے۔ سراج کسے کہتے ہیں اور منیر کسے کہتے ہیں؟

سراج کے معنی ہیں۔ آفتاب، سورج۔

اور منیر کے معنی ہیں۔ روشن کرنے والا، نور دینے والا، چمکانے والا، سراج سورج کو کہتے ہیں یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام قرآن مجید

Marfat.com

کہہ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تَبَارَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَاءِ بُرُوْجاً وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجاً وَقَمَراً مُّنِیْرًا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سراج کس کو فرمایا ہے۔ سورج کو سراجاً وقمراً منیراً سورج کو اور چاند کو چمکانے والا۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَجَعَلَ الشَّمْسَ وَسِرَاجاً

اللہ نے شمس کو سورج کو آفتاب کو سراج فرمایا ہے۔

تیسرے مقام پر فرمایا ہے۔

وَسِرَاجاً وَّهَاجاً

ان تینوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے سورج کو آفتاب کو سراج فرمایا ہے۔ معلوم ہوا سراج کا معنی ہے سورج۔

سراج سورج کو آفتاب کو کہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سراج ہی نہیں ہیں بلکہ سراجاً منیرا ہیں۔

منیر روشن کرنے والے کو کہتے ہیں:

منیر کس کو کہتے ہیں۔

''منیر نور دھندہ را گویم''

منیر، نور دینے والے کو روشن کرنے والے کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

اے حبیب میں نے تمہیں چمکا دینے والا روشن کرنے والا آفتاب بنا کر بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چمکا دینے والے، روشن کرنے والے آفتاب ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آفتاب اور باقی سب نبی تارے ہیں۔

حضرت امام شرف الدین بوصیری صاحب قصیدہ بردہ شریف یہ وہ قصیدہ ہے جسے سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور صاحبِ قصیدہ کو اپنی چادر عنائیت فرمائی۔ اسی بات سے اس کا نام ہی ہو گیا۔ قصیدہ بردہَ شریف اس قصیدے میں صاحب قصیدہ فرماتے ہیں۔

فَاِنَّہٗ شَمْسٌ ○

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت ورسالت اور فضل کمال کے آفتاب ہیں اور باقی سارے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تارے ہیں۔

امام فرماتے ہیں جس طرح اس آسمان کے تارے آفتاب کے نور کو ظاہر کرتے ہیں حالانکہ آفتاب پردے میں ہوتا ہے اسی طرح سارے نبی اپنے اپنے زمانے میں آفتاب نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کو ظاہر کرتے رہے حالانکہ آفتاب نبوت پردے میں تھے۔

تارے سورج سے نور لیتے ہیں:

علم ہیئت کا یہ مسئلہ ہے کہ تارے اپنا ذاتی نور نہیں رکھتے تاروں میں جو نور ہے وہ سورج کا ہے۔ آفتاب کا عکس پڑتا ہے، تو تارے چمکتے ہیں۔ کیسے تارے کے اوپر جب روشنی پڑتی ہے تو وہ تارے جو اپنا ذاتی نور نہیں رکھتے ان

Marfat.com

میں جو نور ہے وہ آفتاب کا ہے تو اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام میں جو نور ہے وہ آفتابِ نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

دیکھے تارے کب چمکتے ہیں؟

جب آفتاب نہیں ہوتا اور ان تاروں کا چمکنا اس بات کی دلیل ہے کہ آفتاب پردے میں ہے اگر آفتاب کا وجود پردے میں نہ ہوتو یہ تارے چمکتے ہوئے نظر آسکتے نہیں۔

سب نبیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا:

اسی طرح سارے نبی اپنے اپنے زمانے میں چمکے مگر ان میں جو روشنی تھی وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی حالانکہ آفتاب اس وقت پردے میں تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پردے میں معلوم ہوا انبیاء علیہم السلام میں جو چمک تھی اور انبیاء کے ذریعے سے ان کی اُمتوں کو جو ایمان اور ہدایت کی روشنی ملی حقیقت میں وہ روشنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ حقیقت میں وہ نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

چنانچہ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے رِ چمکانے والے

سارے انبیاء جو اپنے اپنے زمانے میں نور دیتے رہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

آسمان نبوت کا آفتاب:

دیکھئے پہلے تارے چمکتے ہیں رات ہوتی ہے پھر آفتاب نکلتا ہے۔ اسی

Marfat.com

طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے آسمان نبوت پر نبی ہدایت کے تارے بن کر چمکتے رہے اور جب آفتاب نے طلوع کیا تو پھر تارے نظر نہیں آئے جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو کیا ستارے نظر آتے ہیں؟ تارے مٹ نہیں جاتے۔ نابود نہیں ہوتے وہ موجود ہوتے ہیں مگر نظر نہیں آتے کیونکہ آفتاب کا نور ان پر غالب آ گیا تو جب تک میرا تمہارا آقا پردے میں رہا نبی آتے رہے ہدایت کے تارے چمکتے رہے۔ جب آفتاب طلوع ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔

وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ○

اب تارے نہیں چمکیں گے کیونکہ آفتاب طلوع ہوگیا اور آفتاب کے طلوع ہونے کے بعد ستارے نہیں چمکیں گے۔ اب نبی نہیں آئیں گے کیونکہ نبوت کا آفتاب طلوع ہوگیا۔

آفتاب نور دینے میں بخل نہیں کرتا:

دیکھو آفتاب جب طلوع ہوتا ہے تو وہ اپنی روشنی دینے میں بخل نہیں کرتا آفتاب اپنا نور دینے میں بخل نہیں کرتا۔ کوئی خود ہی دروازہ بند کرے تو اس کی مرضی۔ کوئی خود ہی اپنے آگے پردہ کرے تو اس کی مرضی۔ آفتاب اپنی پوری روشنی دیتا ہے۔ اس کا تو فیض عام ہوتا ہے۔

یہاں تک کہ اگر کوئی دروازہ بند کرے اور اس دروازے میں چھوٹا سا سوراخ ہو تو آفتاب اس سوراخ سے بھی اپنی روشنی اندر پہنچا دیتا ہے۔ آفتاب بخل نہیں کرتا۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی روشنی دینے میں کسی قسم کے بخل کا

Marfat.com

مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ جن لوگوں نے خود ہی دروازے بند کر لئے ان کی مرضی ورنہ سرکار کا فیض تو فیض عام ہے۔

اللہ نے مسلمان کیوں نہ کیا؟:

یہاں میں ایک بات کرتا ہوں بعض ناسمجھ بے علم لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل کو مسلمان نہیں کر سکے۔ دوسرے کافروں کو مسلمان نہیں کر سکے تو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت دے سکتے تھے تو پھر اپنے چاچے کو مسلمان کیوں نہیں کرتے؟ کافروں کو مسلمان کیوں نہیں کرتے؟

معلوم ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت نہیں دے سکتے۔ اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت دے سکتے ہوتے تو ابوجہل کو مسلمان کر لیتے۔ اس سلسلہ میں میں ایک بات عرض کرتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت نہیں دے سکتے تھے۔ اس بات کو چند منٹوں کے لئے ایک طرف رکھتے ہیں۔ اس کو بھی چھوڑ دو۔ یہ بتاؤں کہ اللہ ہدایت دے سکتا تھا یا نہیں۔

ہم پر سوال کرتے ہیں اللہ ہدایت دے سکتا ہے یا نہیں تو بتاؤ ابوجہل کو ہدایت کیوں نہیں دی۔ تو کیا کہو گے کہ اللہ بھی نہیں دے سکتا تھا۔

وہ دے سکتا تھا مگر اس نے کیوں نہیں دی۔ اس لئے کہ اس نے چاہا نہیں وہ قرآن میں فرماتا ہے:۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔(البقرۃ آیت:۲۱۳)

اللہ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے، سیدھے راستے کی۔

Marfat.com

جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں اللہ ہدایت دیتا ہے:

معلوم ہوا کہ اللہ اس کو ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا تو یہی ہمارا جواب ہے جس کو اللہ نہیں چاہتے اسے رسول اللہ بھی نہیں چاہتے۔

ارے جب اللہ نہیں چاہتا کہ ابوجہل کو ہدایت ملے تو حضور کیسے ہدایت دیں گے۔

جب اللہ نہیں چاہتا کہ ابولہب کو ہدایت ملے تو حضور کیسے دیں گے؟؟

مگر ہدایت اس کو دینا جس کو میں چاہوں۔ جس کو میں نہ چاہوں اس کو ہدایت نہیں دینا۔

تو ابوجہل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ہدایت نہیں دی کہ اللہ نے چاہا نہیں اور جس کو اللہ نے نہیں چاہا اسے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں چاہا۔

آگے اب قرآن پڑھ کر دیکھ لیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت دے سکتے ہیں یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

ارے میرے حبیب اللہ کا ڈر سنانے والے ہیں اور ہر قوم کو ہدایت دینے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہدایت دیتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ حبیب تم ہر قوم کو ہدایت دینے والے ہو۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے:۔ اے حبیب تم ہدایت دینے والے ہو۔ اور یہ کہتے ہیں کہ نبی ہدایت نہیں دے سکتے۔ وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

(سورۂ شوریٰ آیت:۵۲)

Marfat.com

اور بے شک اے حبیب تم ضرور ضرور ہدایت دیتے ہو، صراطِ مستقیم یعنی سیدھے راستے کی دیکھیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّكَ۔

یہ اِنَّــــا جو ہے یہ صرف تحقیق ہے جو سخت شک وشبے کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اِنَّــا صرف تحقیق کیوں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ شک کرنے والے بھی پیدا ہوں گے۔ انکار کرنے والے بھی پیدا ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دل میں یہ شک نہ کرنا۔ یہ وہم نہ کرنا۔ انکار نہ کرنا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میرا حبیب ضرور سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے مگر دیتا اس کو ہے جس کو میں چاہتا ہوں۔

ہدایت کا خالق اللہ ہے:

میاں یاد رکھو اللہ تعالیٰ ہے "ہدایت کا خالق"

ہدایت کا خالق کون ہے؟

اللہ!

اور ہدایت دینے والے کون ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس کو ہدایت دیتے ہیں جس کے لئے اللہ نے ہدایت خلق کی، جس کے لئے اللہ نے ہدایت خلق ہی نہیں کی اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے ہدایت نہیں ملتی۔

مثلاً: ایک ہو بادشاہ، ایک ہوا اس کا خزانچی جو بادشاہ کے خزانے لے کر بیٹھا ہوا ہے۔ بادشاہ رقعہ لکھتا ہے کہ اس کو پانچ ہزار دے دو، خزانچی دے دیتا ہے۔ بادشاہ نے رقعہ لکھا کہ اس کو دس ہزار روپے دے دو، بادشاہ لکھتا جاتا ہے

Marfat.com

اور خزانچی جسے بادشاہ نے خزانہ دے کر بٹھایا ہے۔ دیتا جاتا ہے۔ تو کوئی ایسے ہی آجائے۔ بادشاہ کی پرچی کے بغیر کہ مجھے پانچ ہزار روپے دے دو تو وہ دے گا؟

وہ کہے گا کہ میرے پاس خزانے پڑے ہوئے ہیں۔ میں دیتا ہوں مگر بادشاہ کے حکم سے پرچی لے آؤ۔

تو وہ اُدھر جا کر کہے کہ نہیں جی یہ دے ہی نہیں سکتا۔ تو ہر کوئی کہے گا کہ یہ بیوقوف ہے وہ تو دے رہا ہے اس کا تو کام ہی یہی ہے۔ بادشاہ نے خزانہ دے کر اسے بٹھایا ہی اس لئے ہے مگر وہ دیتا اس کو ہے جس کے لئے بادشاہ حکم دیتا ہے اس کے لئے پرچی کاٹتا ہے۔

ہدایت کا خزانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کا خزانہ دے کر بھیجا فرمایا۔ پیارے! تو ہدایت کا خزانہ لے کر بیٹھ جا میں حکم کرتا جاتا ہوں۔ میں پرچی کاٹتا جاتا ہوں تو عطا کرتا جا۔

تو حکم دیتا ہے اللہ! یعنی پرچی کاٹتا ہے اللہ اور عطا فرماتے ہیں حضور! تو جو لوگ کہتے ہیں کہ حضور ہدایت نہیں دے سکتے تو معلوم ہوا ان کو ہدایت ملی نہیں۔

ان کو ہدایت ملی ہی نہیں اور کیوں نہیں ملی کیونکہ اللہ نے ان کے لئے حکم ہی نہیں دیا۔

پرچی ہی نہیں کاٹی اسی لئے یہ کہتے ہیں۔ نہیں دے سکتے۔

اور جن کو ملی ہے وہ کہتے ہیں دے سکتے ہیں کیونکہ کائنات کو ہدایت ملی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے۔

تو بہر صورت میں عرض یہ کر رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہیں۔ اور

Marfat.com

آفتاب جب طلوع ہوتا ہے تو وہ اپنی روشنی دینے میں بخل نہیں کرتا۔ اس کا فیض عام ہوتا ہے۔ تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں۔ ظلمتیں دور ہو جاتی ہیں اور ساری کائنات بقع نور بن جاتی ہے۔ اسی طرح حضور کے آنے سے پہلے کفروشرک کی تاریکیاں تھیں۔ جب سرکار تشریف لائے کفروشرک کی تاریکیاں دور ہو گئیں اور کائنات بقع نور بن گئی۔

ایک سورج ظاہری ایک باطنی:

غور کریں! جس طرح اس آفتاب کا نظام ہے، ظاہری عالم میں اسی طرح نورانی اور روحانی دنیا میں حضور آفتاب ہیں اور سارے نبی ستارے ہیں۔

اس بات کو ذرا ذہن میں رکھو۔ غور کرو، ایک سورج جو ہے ظاہری عالم کا ایک ہے اس کا وجود ایک ہے۔ اس کا جسم ایک ہے اس کی روشنی جس کو ہم دھوپ بھی کہتے ہیں۔

تو بولو کہ سورج اپنے جسم کے ساتھ کہاں ہے؟

آسمانوں میں اور اپنی روشنی کے ساتھ۔ ہر جگہ

دھوپ اس کی روشنی ہر جگہ ہے۔ اسی طرح روحانی دنیا میں، ایمانی دنیا میں جو آفتاب ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم اقدس کے ساتھ مدینے میں ہیں۔ اور اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ ہر مومن کے سینے میں ہیں۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ○

ایمان حضور کی روشنی کا نام:

مولانا شبیر احمد عثمانی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: محققین کے نزدیک مومن کا

Marfat.com

ایمان اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ایک شعاع ہے آفتابِ نبوت کی اور آفتاب نبویت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تو عثمانی صاحب کہتے ہیں کہ مومن کا جو ایمان ہے وہ محققین کے نزدیک جو بہت بڑے علماء و اساتذہ ہیں ان کے نزدیک مومن کا ایمان اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک شعاع ہے چمک ہے روشنی ہے آفتاب نبوت کی۔ اور آفتاب نبوت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تو معلوم ہوا ایمان نام ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی کا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نورِ ہدایت ہیں:

اسی مضمون کو دیوبندی حضرات کے بہت بڑے مولوی جنہیں حسین احمد مدنی کہتے ہیں انہوں نے اپنے مکتوبات میں لکھا۔ ان مکتوبات کا نام ہے ''شیخ الہند'' اس کے اندر انہوں نے یہی مضمومن لکھا ہے کہ مومن کا ایمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی کا نام ہے۔

مومن کا ایمان:

اسی مضمون کو دیوبندی حضرات کے بہت بڑے عالم مولوی محمد قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب آبِ حیات میں لکھا ہے۔ میں نے مخالفین کے تین بڑے بڑے مولویوں کے حوالے اس لئے دیئے ہیں تا کہ کوئی بعد میں یہ نہ کہے کہ یہ غلط ہے یہ بات وہ ہے جس کو مخالفین بھی مانتے ہیں۔

یہ کہ مومنوں کا ایمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی کا نام ہے۔

پاور ہاؤس مدینے میں ہے:

تو اب یوں سمجھو کہ ہمارے سینے کے اندر جو دل ہے، وہ ہے بلب اس

Marfat.com

بلب کے اندر جو روشنی ہے ایمان کی روشنی ہے۔ اس کا پاور ہاؤس بجلی گھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان کا پاور ہاؤس ہیں۔ وہاں سے روشنی آ رہی ہے اور سینوں کے اندر جو دل ہیں وہ اس روشنی سے جگمگا رہے ہیں۔ تو نتیجہ کیا نکلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے جسم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہیں اور اپنی نورانیت کے ساتھ ہر مومن کے سینے میں ہے۔

نبی ستارے ہیں ان میں جو نور ہے وہ حضور کا نور ہے اور مومنوں کے دلوں میں جو ایمان کا نور ہے یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں:

اب ذرا غور سے سنو! کیا یہ ہوسکتا ہے کہ پاور ہاؤس میں بجلی فیوز ہو جائے اور تمہارے گھروں میں روشنی ہوتی رہے؟

جب یہ نہیں ہوسکتا تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مر جائیں اور میں اور آپ مسلمان رہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

ارے میرے اور تمہارے گھروں میں روشنی اس وقت آئے گی جب پاور ہاؤس میں انجن چلتا ہوگا برابر کام کر رہا ہے۔ بجلی سپلائی کر رہا ہے جس طرح یہ انجن سپلائی کرے گا تو میرے اور تمہارے گھروں میں بلب جلیں گے۔

معلوم ہوا کہ اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے ہوتے تو جہان میں کوئی مومن نہ رہتا۔

اگر اس جہان میں ہزاروں لاکھوں کروڑوں مومن ہیں تو یہ ماننا پڑے گا

Marfat.com

کہ پاور ہاؤس برابر کام کررہا ہے اور نور پہنچا رہا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں۔

اعلیحضرت امام اہل سنت فرماتے ہیں:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مری چشم عالم سے چھپ جانے والے

اپنا عقیدہ محکم رکھو:

واللہ کا معنی ہے خدا کی قسم عقیدہ ہو تو پکا کچا عقیدہ نہ رکھو۔

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔

اِدھر دیکھا تو کہا ہم تمہارے ساتھ ہیں اُدھر گئے تو کہا ہم تمہارے ساتھ ہیں ایمان مضبوط ہونا چاہیے دیکھو بعض لوگوں کے ایمان ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے درخت کی شاخ ہوا کا رُخ اِدھر ہوا تو ادھر ہو گئے ادھر کا رخ کیا تو ادھر ہو گئے بعض لوگوں کے ایمان ہوتے ہیں۔ جیسے درخت کی شاخیں بعض لوگوں کے ایمان ایسے ہوتے ہیں جیسے درخت کا تنا کہ تھوڑی تھوڑی ہوا چلے تو کچھ نہیں ہوتا لیکن اگر زوز کی آندھی چلے تو کبھی کبھی گر جاتے ہیں۔ مگر بعض لوگوں کے ایمان ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے پہاڑ ہزاروں طوفان آجائیں، ہزاروں آندھیاں مگر پہاڑ اپنی جگہ سے نہیں ہلتے ارے ایمان ایسا ہو مومن ایسے بنو جیسے پہاڑ ہے ہزاروں طوفان آجائیں آندھیاں آجائیں مگر ایمان ناں ہلے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے دین بچالیا:

بولو امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۷۲ افراد تھے اور مقابلے میں بائیس ہزار

Marfat.com

تھے امام عالی مقام سے یہ مطالبہ تھا کہ یزید کی بیعت کرو اگر بیعت کر لیتے جان بچ جاتی۔ عزیز و اقارب دوست سارے بچ جاتے یزید مال و دولت آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا۔

مگر دین کا نظام درہم برہم ہو جاتا قیامت تک ہر ایک ظالم شرابی فاسق وفاجر کی بیعت کرنا نافذ ہو جاتا تو امام عالی مقام نے کیا کیا۔ اپنی آنکھوں کے سامنے پچاس دوست شہید ہوتے ہوئے دیکھے۔

آٹھ بھائی تلواروں سے کٹتے ہوئے دیکھے۔

چار بھتیجے نیزوں پر اُچھلتے ہوئے دیکھے۔

دو بھانجے اور دو بیٹے شہید ہوتے ہوئے دیکھے۔

یہ بھی پتہ تھا کہ میری بیبیوں اور میری بہن اور میری بیٹی کو قیدی بنا لیا جائے گا۔

مگر امام عالی مقام نے اپنے آپ کو ایسے بنا لیا جیسے ایمان کا پہاڑ ہوں کہ باطل قوتیں اور باطل طاقتیں مجھے نہیں ہلا سکتیں میں اپنی آنکھوں کے سامنے مرا ہوا بھائی تو دیکھ سکتا ہوں۔ لیکن نانے کے دین کا نقشہ بگڑتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔

مومن کو کچھ پرواہ نہیں:

میرے دوستو بزرگو! ایمان ہو تو ایسا ہو۔

ابوجہل رسول کا چچا لگتا تھا یہاں قرآن کہتا ہے۔

اے ایمان والو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو اپنا مت سمجھو جب کہ وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کرتے ہوں ایک طرف ایمان اور ایک طرف کفر تو اگر ایمان کے مقابلے میں کوئی کفر پسند کرے تو اللہ فرماتا ہے چاہے وہ تمہارے باپ

Marfat.com

ہوں یا تمہارے بھائی ہوں ان کو دوست نہ بناؤ۔ دوست نہ سمجھو اور اگر تم نے ان کو دوست سمجھا تو وہ ظالموں میں سے ہوگا۔

ایمان میں کسی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے مسلمان وطن چھوڑ دیتا ہے ایمان نہیں چھوڑتا۔ مسلمان مال قربان کر دیتا ہے ایمان نہیں دیتا۔

مسلمان اولاد قربان کر دیتا ہے ایمان نہیں دیتا۔ جان دے دیتا ہے ایمان نہیں دیتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑا:

بولو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑا تھا یا نہیں۔ ایمان کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گھر بار چھوڑا تھا یا نہیں ایمان کے لئے، اولاد قربان کی،

وطن رہے یا نہ رہے

مال رہے یا نہ رہے

اولاد رہے یا نہ رہے

جان رہے یا نہ رہے

ایمان رہ جائے

تو میں کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان کا مرکز ایمان کا پاور ہاؤس اور ہمارے سینوں کے اندر جو دل ہے وہ ہیں بلب ان کے اندر جو روشنی ہے ایمان۔ اس کا تعلق اس کا مرکز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

تو دیکھو میرے تمہارے دل ایمان کی روشنی سے اسی وقت منور ہوں گے جب پاور ہاؤس سے ایمان کو برکت کی روشنی ملے تو جب کروڑوں کی تعداد میں وہ

Marfat.com

موجود ہیں سینوں میں جگمگا رہے ہیں تو ماننا پڑے گا حضور ﷺ زندہ ہیں اور ایمان کی روشنی عطا فرما رہے ہیں اس لئے اعلحضرت فرماتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

تو واللہ کے معنی ہیں خدا کی قسم دو مرتبہ فرمایا۔ ایمان ہو تو ایسا ہو۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یارسول اللہ ﷺ خدا کی قسم آپ زندہ ہیں۔ خدا کی قسم آپ زندہ ہیں۔ آپ ہماری نگاہوں سے پردہ فرما چکے ہیں۔ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

حیات النبی ﷺ کو مانو:

ایک بات اور عرض کردوں، میں بتادوں گا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ پاور ہاؤس میں لوڈ فیوز ہو جائے اور میرے اور تمہارے گھروں میں بلب جلتے رہیں بلکہ یہ ہوسکتا ہے کہ پاور ہاؤس صحیح ہو لیکن کسی کے گھر میں بلب فیوز ہو اور اندھیرا ہو جائے مثلاً کسی کے گھر میں بلب فیوز ہو جائے، اندھیرا ہو جائے اور وہ بیٹھا بیٹھا یہ گمان کرے یہ خیال کرے کہ پاور ہاؤس میں انجن فیل ہو گیا ہوگا یہ سوال اس کو کب آیا جب وہ روشنی سے محروم ہو گیا اور اس کے گھر میں اندھیرا ہو گیا۔ تب اس کو وہ خیال آیا جب روشنی میں تھا تو اس کو خیال آ سکتا تھا نہیں تو جو لوگ کہتے ہیں

Marfat.com

حضور مر گئے سمجھ لو ان کے بلب فیوز ہو گئے اور ان کے گھروں میں اندھیرا ہو گیا۔ یہ خیال ان کو اس بات پہ آیا جب یہ ایمان کی روشنی سے محروم ہو گئے تاریکی چھا گئی۔ ارے جن کے سینے ایمان کی روشنی سے جگمگا رہے ہوں۔ ان کا عقیدہ ہے حضور زندہ ہیں۔

معلوم ہوا جو لوگ حیات النبی نہیں مانتے زندہ نہیں مانتے ان کے بلب بجھ گئے ان کے بلب فیوز ہو گئے یہ ایمان کی روشنی سے محروم ہو گئے۔

میرے دوستو اور بزرگو انبیوں کو نور ملا تو ان کی بارگاہ سے ایمان والوں کو ایمان کی روشنی ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

کافر اور منافق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانیں گے:

دیکھو یہ جو تمہارے اندر ایمان کی روشنی ہے اس ایمان کی روشنی کی وجہ سے ہمارے دل نور ہو گئے یہ تو آپ نے سنا ہے جب ہم قبر میں جائیں گے تو دو فرشتے آئیں گے، قبر میں منکر اور نکیر وہ سوال کریں گے۔

مَنْ رَبُّكَ؟ مَنْ دِيْنُكَ تمہارا دین کون سا ہے؟ مَنْ نَبِيُّكَ؟ تیرا نبی کون ہے؟ یہ تو آپ نے سن لیا جس وقت یہ سوال کریں گے۔ مَنْ نَبِيُّكَ تیرا نبی کون ہے؟ اس وقت قبر والے کی آنکھوں سے پردے اٹھیں گے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سامنے جلوہ گر ہوں گے فرشتے کہیں گے یہ سامنے جو جلوہ افروز ہیں ان کے بارے میں کیا کہتا تھا بتاؤ یہ کون ہیں؟ مومن فوراً پہچان جائیں گے کہے گا یہ میرے آقا و مولا ہیں۔

Marfat.com

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کافر پہچانیں گے۔ منافق پہچانیں گے نہیں اب یہاں میں نے بات کرنی ہے۔ یہ بتاؤ جن کافروں نے جن منافقوں نے حضور ﷺ کو دیکھا تھا یا نہیں ابوجہل اور ابولہب جتنے کافر تھے انہوں نے حضور کو دیکھا تھا یا نہیں۔

منافقوں نے دیکھا تھا یا نہیں۔

مگر یہ قبر میں پہچان سکے نہیں جو مسلمان حضور کے بعد دنیا میں آئے اور قیامت تک آئیں گے جنہوں نے ظاہری حالت میں حضور کو نہیں دیکھا وہ قبر میں فوراً پہچان لیں گے یا نہیں۔

حضور ﷺ کی پہچان نورِ ایمان:

ذرا سوچو جنہوں نے ظاہری حالت میں حضور ﷺ کو نہیں دیکھا وہ قبر میں فوراً پہنچان لیں گے یا نہیں؟

تو ذرا سوچو جنہوں نے ظاہری عالم میں دیکھا تھا اور وہ کافر بھی نہ تھے ۔وہ قبر میں بھی نہیں پہچان سکیں گے اور وہ مومن جو حضور کے بعد دنیا میں آئے یا قیامت تک آئیں گے جنہوں نے اس ظاہری عالم میں حضور کو نہیں دیکھا وہ قبر میں حضور کو فوراً پہچان لیں گے تو یہ دوسری بات ہے کہ وہ کیوں نہیں پہچان سکے اور وہ کیون پہچان لیں گے اس لئے کہ حضور ﷺ کی پہچان کا ذریعہ یہ سر کی آنکھ نہیں بلکہ ایمان کا نور ہے۔

حضور ﷺ کی پہچان کا ذریعہ یہ سر کی آنکھ نہیں ایمان کا نور ہے اور وہ اس لئے حضور کو نہیں پہچان سکیں گے کہ ان میں ایمان کا نور نہیں تھا اور مومن اس لئے پہچان گئے کہ ان میں ایمان کا نور تھا۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان کا ذریعہ یہ سر کی آنکھ نہیں بلکہ ایمان کا نور ہے۔ یہاں مسئلہ واضح ہوگیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہچان کا ذریعہ ایمان کا نور ہے۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی پہچانتا ہے جس کے اندر ایمان کا نور ہے اور جو سر کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانتے وہی پہچانتے ہیں جو ایمان کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا؟:

ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ دیکھا تھا۔ مگر میں آپ کو بتاؤں کہ حقیقت میں اس نے دیکھا ہی نہیں تھا یہ میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَايُبْصِرُوْنَ○

اے میرے حبیب! تم ان کو دیکھتے ہو، يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ، وہ تمہاری طرف نظریں تو کرتے ہیں۔ وَهُمْ لَايُبْصِرُوْنَ اور وہ دیکھتے نہیں، نظریں کرتے ہیں مگر دیکھتے نہیں۔

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَايَرْجِعُوْنَ○

بہرے ہیں گونگے ہیں اور اندھے ہیں

تو بتاؤ کہ سارے کافر بہرے تھے۔ گونگے تھے اندھے تھے۔

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے پیارے یہ دنیا بھر کی باتیں کرتے ہیں لیکن مکر کرتے پھرتے ہیں اور تیرا کلمہ نہیں پڑھتے ہیں اس لئے گونگے ہیں۔ یہ دنیا بھر کی باتیں کرتے ہیں لیکن تیری باتیں نہیں سنتے اس لئے بہرے

Marfat.com

ہیں۔ یہ دنیا بھر کی چیزیں تو دیکھتے ہیں لیکن جب تجھے دیکھنے والی آنکھ نہیں اس لئے اندھے ہیں۔

معلوم ہوا کہ ایمان والا وہ ہے جو حضور ﷺ کا کلمہ پڑھے۔

ایمان والا وہ ہے جو مصطفےٰ ﷺ کا ذکر سنے۔

ایمان والا وہ ہے جو مصطفےٰ ﷺ کو دیکھنے والی آنکھ رکھے۔

وہ دیکھ ہی نہیں سکتے:

دیکھو! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے تمہاری طرف نظریں کرتے ہیں مگر دیکھتے نہیں اب ایک بات سنو! کافر جب نظریں کرتے تھے تو ان کو کچھ نظر آتا تھا یا نہیں۔ ماننا پڑے گا کہ نظر آتا تھا۔ ان کو حضور کی بشریت نظر آتی تھی۔ ماننا پڑے گا کہ ان کو حضور کا ظاہری جسم نظر آتا تھا ماننا پڑے گا کہ نظر آتا تھا اگر نظر نہیں آتا تھا تو وہ پتھر کس کو مارتے تھے کس کی طرف اشارہ کر کے معاذ اللہ نازیبا کلمات کہتے تھے۔ کس کے اوپر راکھ وغیرہ ڈالتے تھے۔ ماننا پڑے گا کہ حضور ﷺ کا ظاہری جسم حضور کی ظاہری بشریت نظر آتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ یہ دیکھتے نہیں ہیں

معلوم ہوا جس نے مصطفےٰ ﷺ کی بشریت دیکھی ہے اس نے مصطفےٰ کو دیکھا ہی نہیں اور جس کی نظر حضور کی بشریت کے ساتھ نبوت ورسالت اور حضور کی نورانیت پر پڑی ہے وہ صحیح ہے جنہوں نے حضور کی بشریت کو دیکھا انہوں نے دیکھا ہی نہیں دیکھا انہوں نے ہے جنہوں نے حضور کی بشریت پہ نہیں پڑی۔

خارجی وداخلی نور:

ایک ہوتا ہے خارجی نور ایک ہوتا ہے داخلی نور، یہ بتی کا نور خارجی ہے۔

Marfat.com

آنکھ کا نور داخلی ہے تو بتی کے نور کو دیکھنے کے لئے آنکھ کی ضرورت ہے یا نہیں بتی کا نور کس کو نظر آئے گا۔ جس کی آنکھ میں نور ہے اور جو اندھا ہے۔ اس کو بتی کا نور نظر نہیں آئے گا۔ چاند اور سورج کا نور نظر نہیں آئے گا۔ آج بتی کے نور کو دیکھنے کے لئے آنکھ کے نور کی ضرورت ہے۔ اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور دیکھنے کے لئے ایمان کے نور کی ضرورت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اسے نظر آتا ہے جس میں ایمان کا نور ہے اور ان کو حضور کا نور نظر نہیں آتا جن میں ایمان کا نور نہیں ہے۔ اللہ کے نور کو دیکھنے کے لئے ایمان کے نور کی ضرورت ہے اور ان میں ایمان کا نور نہیں اس واسطے وہ ان کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں۔

حکایت:

لیلیٰ جارہی تھی بادشاہ وقت جو تھا اس سے درباریوں نے کہا جناب لیلیٰ جارہی ہے بادشاہ نے کہا! کون سی لیلیٰ؟

درباریوں نے کہا جس کے پیچھے ایک شخص دیوانہ ہوگیا بادشاہ نے کہا ذرا بلاؤ تو سہی دیکھیں تو سہی اس میں کون سی بات ہے جس سے وہ دیوانہ اور پاگل ہو گیا تو بادشاہ ہی حکم تھا درباریوں نے لیلیٰ کو بلایا جب لیلیٰ آئی تو بادشاہ کے سامنے تو بادشاہ نے اس کو دیکھا

مولانا روم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:۔

بادشاہ نے کہا تو ہی وہ لیلیٰ ہے جس کے لئے قیس دیوانہ ہوگیا۔ تیرے اندر تو خاص حسن و جمال نہیں ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تیرے پیچھے دیوانہ ہوگیا تو لیلیٰ نے کہا بادشاہ جب تو مجنوں نہیں ہے تو پھر تجھے کیا پتہ پہلے تو

Marfat.com

مجنوں بن پھر مجھے دیکھ بادشاہ اگر تیری آنکھیں بھی مجنوں جیسی ہوتیں تب تجھے میرا حسن و جمال نظر آتا۔ مجھے دیکھنا ہے تو پہلے مجنوں جیسی آنکھ پیدا کر، پھر مجھے دیکھ۔ مولانا روم جو نتیجہ نکالتے ہیں۔ سننے کے قابل ہے فرماتے ہیں۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کیلئے چشمِ صدیق رضی اللہ عنہ:

اگر لیلیٰ کو دیکھنے کے لئے مجنوں کی آنکھ چاہیے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھ چاہیے اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے دیکھے گا تو نور نظر آئے گا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے دیکھے گا تو بے مثال نظر آئے گا اور
اگر ابوجہل کی آنکھ سے دیکھے گا تو اپنے جیسا نظر آئے گا
تو جو کہتے ہیں ناں نبی بے مثال ہیں اس کی آنکھ صدیق جیسی ہے
اور جو اپنے جیسا کہتے ان کی آنکھ ابوجہل جیسی ہے

سرکارِ دوعالم کو دیکھنے کے لئے ایمان کی آنکھ کی ضرورت ہے۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نظر آئے گا۔ تو قبر میں ایمان والے یوں پہچان لیں گے اس لئے کہ ان کے اندر ایمان کا نور ہوگا تو دیکھو یہ ایمان کا نور کہاں سے ملا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے تو دنیا میں اس نور کی وجہ سے مومن کہلائے اور قبر میں بھی وہی نور کام آیا۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا۔

جنت کا باغ:

تو ہماری قبر جنت کا باغ بن گئی اچھا دنیا میں بھی یہی نور کام آیا جو حضور کی بارگاہ سے ملا، قبر میں بھی وہی نور کام آیا۔

Marfat.com

اب حشر کی بات سن لیں

یہ ایمان والے قیامت کے دن چلیں گے تو ان کے ساتھ اندھیرا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

یوما التولو مومنین بالمومنات○

قیامت کے دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے

جب وہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں چلیں گین تو ان کے ساتھ ان کا نور مبین چلے گا۔ ان کے آگے اور ان کے ساتھ ایمان والے جب چلیں گے تو آگے بھی نور ہوگا دائیں طرف بھی نور ہوگا تو ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں جب چلیں گی۔ قیامت کے دن تو ان کے ساتھ بولو کیا ہوگا۔ (نور) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

قیامت کے دن منافق مرد اور منافق عورتیں کہیں گی ایمان والوں سے کیا کہیں گی؟

ایمان والوں سے کہیں گی منافق مرد اور منافق عورتیں۔

انظرنا: اے ایمان والوں ہمیں دیکھو ہماری طرف نظر کرم کرو ہم تاریکی میں ہیں۔ ہم اندھیرے میں ہیں۔ ہمارے بلب فیوز ہوئے ہیں۔ ہم تاریکی اور اندھیرے میں اور تمہارے آگے پیچھے نور ہی نور ہے۔ ہماری طرف آؤ۔ ہماری طرف دیکھو ہم بھی تم سے تھوڑا سا نور لے لیں، قیامت کے دن ایمان والوں سے نور مانگیں گے کہ ہمیں تھوڑا سا نور دے دیں۔

ان سے کہا جائے گا دنیا میں واپس لوٹ جاؤ اور وہاں جا کر نور مانگو یہ نور

Marfat.com

یہاں نہیں ملتا دنیا میں ملتا تھا اور بارگاہ مصطفےٰ ﷺ سے ملتا تھا۔ جاؤ واپس دنیا میں چلے جاؤ اور وہاں جا کر نور مانگو اب تم ہم سے نور مانگتے ہو یہ نور حضور ﷺ کی بارگاہ سے ملتا تھا اور ان کو ملتا تھا جو حضور کو نور مانتے تھے اور نور مان کر نور مانگتے تھے۔ تم نے نہ نور مانا اور نہ نور مانگا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا۔

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

علامہ عبدالوحید ربانی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست

اللہ تعالیٰ کی توحید	272
محمد ہی محمد ہیں	276
تیرا نام وردِ زبان رہے	277
اتحاد کا پیغام دو	277
رسالت کی بات کرو	278
کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت نہیں مانتے تھے	278
کفار کی کوششیں	279
میری رسالت کو مان لو	280
نگاہِ مصطفےٰ دیکھے	280
بت خانہ نہیں رہتا	281
بت گر پڑے	282
میلاد کا چرچا کرو	282
ہر چیز مسکرا اٹھی	283
میلاد کے صدقے ہر شے مل گئی	283
طالب مطلوب کا ذکر کرتا ہے	284
بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل	284
انصاف کا بہترین نمونہ	285
جس نے درود پڑھا جنت میں میرے ساتھ ہوگا	286
جس نے بدلہ لینا ہے لے لے	286

Marfat.com

مہر نبوت کو چومنے والا جنتی	287
بہت سے مسئلے حل ہو گئے	288
ان کی خاک قدم روشنی بن گئی	288
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کرو	289
صحابہ رضی اللہ عنہم کی محفلِ میلاد	290
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت پڑھی	291
میرا نبی آفتاب نبوت ہے	292
کیا گنبدِ خضریٰ بھی پاکستان میں ہے؟	293
سورج ایک جگہ ہے روشنی ہر جگہ	294
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں	295

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ○

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ○

میں تقریباً ایک ماہ بعد وطن عزیز واپس پہنچا ہوں میں نے ایک ماہ تک متحدہ عرب امارات میں بیس محافل سے خطاب کیا۔

اس دنیا میں جتنے پیغمبر بھی تشریف لائے، ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام عام کرنا تھا۔ ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا بیان عام تھا۔ ان سب کے آنے کا مقصدِ وحید خداوند تعالیٰ کی ربوبیت کا اعلان کرنا تھا۔

ہم جب میلاد النبی ﷺ کا جلسہ کرتے ہیں تو ہم بھی یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ میلاد النبی ﷺ کا پیغام اصل میں اللہ کی توحید کا پیغامِ عام ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید:

میلاد النبی ﷺ کا معنی ہے رسول کائنات کی ولادت۔ ہم جب میلاد النبی ﷺ کا نام لیتے ہیں تو ہم یہ اعلان عام کر دینا چاہتے ہیں:

وہ خدا ہے جو ولادت سے پاک ہے اور یہ نبی ہے جس کی ولادت ہوئی

وہ خدا ہے یہ نبی ہے۔

وہ ربّ کائنات ہے وہ رب جبار ہے۔

وہ کائنات پہ مطلق ہے۔

کائنات عالم کا وہ خلّاقِ یکتا ہے۔ ساری کائنات اسی کی محتاج ہے۔

سارے ولی اس کے محتاج ہیں۔ سارے انبیاء اس کے محتاج ہیں۔

مدینے والا بھی اس اللہ کا محتاج ہے مگر وہ رب اکبر خود کہتا ہے:۔

Marfat.com

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى○

اے میرے پیارے ساری دنیا کہتی ہے کہ رب تو راضی ہو جا اور میں رب ہو کے کہتا ہوں کہ اے مدینے والے میں تجھے اتنا دوں گا کہ تو راضی ہو جائے۔

نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر، نعرہ رسالت یارسول اللہ

عظیم الشان جلسہ عام ہے، تقریر کرنے والا بھی جوان ہے تقریر سننے والے بھی جوان، جلسہ کرنے والے بھی جوان۔ اور ماشاء اللہ سٹیج پر بیٹھنے والے بھی تقریباً سبھی جوان، تو پھر نعرہ اتنا بلند ہونا چاہیے کہ فضاؤں کو چیرتا ہوا سبز گنبد سے لگے تو عرش کے فرشتے بھی کہیں کہ حضور جوان آپ کو یاد کر رہے ہیں۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت یارسول اللہ، نعرہ حیدری یا علی۔

ہم یہ بات برملا کہہ دینا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہم سب کے لئے ہر دکھ کی دوا ہے۔ ذرا کہہ دو سبحان اللہ جو مانگتا ہو وہ بلند آواز سے تا کہ فرشتے نوٹ کر سکیں۔ ذرا مل کے کہہ دو سبحان اللہ!

ہمارے نبی کا نام ہر درد کی دوا ہے۔

ہمارے نبی کا نام ہر مرض کی شفا ہے۔

ہمارے نبی کا نام رحمت دوسرا ہے۔

اس نام مقدس کی تعریفیں کرنے والا خود خدا ہے۔

آیئے! ذرا تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں۔ میرے پیارے نبی کریم ﷺ کی حیات مکے سے لے کر مدینہ منورہ تک حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے لے کر مدینہ کی مسجد تک میرے نبی کی ساری زندگی آپ کو افضل و اعلیٰ نظر آئے گی۔

حضور بچپن میں ہیں تو بے مثل و بے مثال ہیں۔

حضور جوانی میں ہیں تو بے مثل و بے مثال ہیں۔

Marfat.com

ہم میلاد النبی ﷺ کا جلسہ کر کے اپنی آئندہ آنے والی نوجوان نسل کے اذہان کو بدلنا چاہتے ہیں۔

ہم میلاد النبی ﷺ کا جلسہ کر کے ایک فکر پیدا کرنا چاہتے ہیں اور وہ فکر یہی ہے کہ اے نوجوانان اسلام ذرا سوچو! حضور ﷺ کی نبوت کو غارِ حرام کی تنہائیوں میں تلاش کرو۔

حضور ﷺ کی نبوت کو تلاش کرنا ہے تو حضرت آمنہ کے حجرے میں تلاش کرو۔

جب رسول کائنات ﷺ کی ولادت ہوئی، میرے آقا ﷺ نے پردۂ تاریکی کو چاک کیا۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میرے حجرے میں ایک بزرگ ہیں۔ میں نے کہا! ''بابا جی آپ یہاں کیسے؟'' فرمایا: ''آمنہ نہ گھبرا میں اولادِ نسل انسانی کا بابا آدم ہوں، تجھے مبارک دینے آیا ہوں''۔

تیری گود میں کوئی عام بشر نہیں آ رہا۔

تیری گود میں مالکِ کون ومکاں آ رہا ہے۔

بلکہ یوں سمجھ کہ سارا جہاں آ رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

حضور سرور کائنات ﷺ نے جو پردۂ تاریکی کو چاک کیا، آج تک علماءِ کرام عرب وعجم اس بات پر متفق ہیں کہ میرے نبی نے آتے ہی سجدہ کیا اور فرمایا: رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ۔ ''یا اللہ! میری گنہگار اُمت کو بخش دے''۔

یہ لفظ ''اُمتی'' بتا رہا ہے کہ سجدہ کرنے والا اللہ کا نبی ہے۔ سجدہ کرنے والا اللہ کا رسول ہے۔ اور خود حضرت آمنہ فرماتی ہیں، میں نے اپنے بیٹے کے نُور کی چمک میں مکے میں بیٹھ کر کسریٰ کے محل دیکھے۔ اور حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا جن کی مبارک قبر آج بھی جنت البقیع میں ہے۔ جن کی قبر پر آج تک سبزہ پلا ہوا

Marfat.com

ہے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا خود فرمایا کرتی تھیں۔

جب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی کو لینے گئی تھی تو اس وقت میری اونٹنی چل بھی نہیں سکتی تھی لیکن جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اپنی اونٹنی پر سوار کیا تو اس کے اعصاب میں چستی آئی، دماغ میں جولانی آئی اور اس کی رفتار میں روانی آئی اور جب میں رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لے کر چلی۔ جب میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر چلی تو فرماتی ہیں کہ مجھے مکے کے دوکانداروں نے کہا: ''اے قبیلہ بنوسعد کی دائی رک جا! ذرا بتا تو سہی، یہ تو نے سواری تبدیل کر لی ہے، یہ کیا معاملہ ہے؟ کسی ذمے دار نے تجھے سواری دی ہے۔

تو جناب حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں۔ میں نے سواری نہیں بدلی سوار بدلا ہے۔ حضور سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے ہیں۔ جناب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا خود اپنی زبان سے فرماتی ہیں: ''مجھے آج تک وہ پتھر یاد ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود وسلام پڑھا تھا''۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں آقا کو گھر لے کر گئی۔ عجیب منظر ہے۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا، مجھے کھانے کے لئے کچھ چاہیے دور سے آئی ہوں، بڑی بھوک لگی ہے۔

دوستانِ محترم! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے جو دعا مانگی اس کو توجہ کے ساتھ سماعت فرمائیے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اللّٰھم یا مالك الملك اللّٰھم بارك فی رزق فی بیتی بحق ھذالولد محمد۔

اے بادشاہوں کے بادشاہ! اے ساری کائنات کے مالک! اے خلاق کون ومکاں میرے گھر اور میرے رزق میں برکت پیدا فرما بحق ھذالولد محمد۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے۔

Marfat.com

جناب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ جب میں نے بارگاہ خداوندی میں پیش کیا تو بکریوں کے وہ تھن جو کہ خشک ہو چکے تھے، یکا یک ہم نے دیکھا کہ بکریوں کے تھنوں سے دودھ بہہ رہا تھا۔

میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے دعا فرمائی۔ بحق هذا الولد محمد، یا اللہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے میرے گھر میں برکت دے دے۔

وسیلے کا مسئلہ حضرت حلیمہ کے گھر سے شروع ہوا۔ ہم بھی آج یہی بات پھر کہنا چاہتے ہیں کہ اگر معاشی بدحالی کو دور کرنا چاہتے ہو۔ اگر غربت کو دور کرنا چاہتے ہو۔اگر اپنی معیشت کو توانا بنانا چاہتے ہو۔ اگر اپنی اقتصادی پالیسی کو درست کرنا چاہتے ہو تو تمہیں درود وسلام پڑھنا پڑے گا۔ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا پڑے گا۔

اگر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو، اپنی معیشت کو خوشحالی میں تبدیل کرنا چاہتے ہو تو لینن اور سٹالن کی تھیوی نہ پڑھو، محمد عربی پر درود پڑھا کرو۔

محمد ہی محمد ہیں

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان سے فرمایا تھا کہ جب معراج کی رات جب میں گیا تھا تو میں نے حورانِ جنت کی جبیں پہ دیکھا تو ان کے ماتھے پہ میرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا۔ غلامان بہشت کو دیکھا تو ان پر بھی میرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا (صلی اللہ علیہ وسلم) حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

میں نے کہا یا اللہ یہ کیا؟

فرمایا: پیارے یہی تو تمہیں دکھانا ہے کہ ہر جگہ تیرا نام اور آج سے وعدہ کرتا ہوں۔

Marfat.com

ادیب کے ادب میں تیرا نام
خطیب کے خطبے میں تیرا نام
محرر کی تحریر میں تیرا نام
مقرر کی تقریر میں تیرا نام
محدث کی حدیث میں تیرا نام
مفتی کے فتوے میں تیرا نام
قرآن کے سپاروں میں تیرا نام
فقیہہ کے فقہ میں تیرا نام
واعظ کے وعظ میں تیرا نام
مسجد کی دیوار پہ تیرا نام
مسجد کی پکار میں تیرا نام
مسجد کے مینار میں تیرا نام

تیرا نام وردِ زبان رہے

اے پیارے آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ حورانِ جنت کی جبیں پہ تیرا نام
رضوان بہشت کی چھاتیوں پہ تیرا نام
حوضِ کوثر کے جام پہ تیرا نام
فضاؤں میں تیرا نام
جبریل کے وحی یوخیٰ کے تار میں تیرا نام
جہاں ہوگا میرا نام وہیں ہوگا تیرا نام

اتحاد کا پیغام دو

دوستانِ محترم! ابھی میں عرب امارات سے واپس آیا ہوں وہاں بھی یہ غلط فہمی پیدا کی گئی کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے سے بندہ معاذ اللہ مشرک ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

میں بڑے ادب سے اپیل کرتا ہوں اس وقت عالمِ اسلام اضطراب کے اندر ہے افغانستان کے مظلوم مسلمانوں کی داستانیں پڑھ لیجئے۔ پاکستان کی سرحدوں پہ رُوس اپنی غلط نگاہیں ڈالے بیٹھا ہے۔ ایسی تقریریں نہ کرو جن سے مسلمانوں کے جذبات کچلے جائیں۔ ایسے واعظ نہ کرو جن سے مسلمان ایک دوسرے کے گریبان پھاڑیں ایسا واعظ سناؤ جس کے ایک ایک لفظ میں جمالِ محمد کے جلوے نظر آئیں۔

رسالت کی بات کرو:

رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا پیغام سنایا آج ہر عالمِ دین کا فرض ہے کہ وہ توحید کی بات سنائے۔ توحید کے ساتھ ساتھ جب تک رسالت کی بات نہیں ہوگی اس وقت تک اسلامی نظام مکمل نہیں ہوگا۔

میرے پیارے آقا نے چالیس سال کے بعد اپنی نبوت کا اعلان کیا۔

فرمایا! اللہ ایک ہے تو کفار نے کہا۔ ہمیں اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا نبی ہوں۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو ابوسفیان نے مخالفت کی۔ ابولہب نے مخالفت کی۔ عُتبہ نے مخالفت کی۔ ہاں ہاں اُمیہ نے مخالفت کی۔ بڑے بڑے قبائل کے سرداران نے مخالفت کی۔ وہاں اختلاف توحید کا نہیں تھا وہاں اختلاف رسالت کا تھا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبداللہ نہ کہو۔ مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہو۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور سرداران قریش کا یہی اختلاف تھا وہ کہتے تھے محمد ابنِ عبداللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم مانو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت نہیں مانتے تھے:

نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ تمام تاریخ کی

Marfat.com

کتابیں اٹھا کے دیکھئے مکے کے کافر ایک دفعہ اکٹھے ہو کے آئے اور کہنے لگے کہ اے ابوطالب اپنے بھتیجے کو سمجھا یہ ہر وقت کہتا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول وہ ہوتا ہے جو اللہ کے اذن سے بولتا ہے۔

تو ابوطالب نے فرمایا کہ میرا بھتیجا کہتا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔

کیا تم نے کبھی اس کی زبان سے جھوٹ سنا ہے؟

انہوں نے کہا وہ بات کے پکے اور وعدے کے سچے ہیں۔

تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہم یہی کہتے ہیں کہ وہ رسالت کا اعلان بند کر دیں اور صرف اللہ کی بات کریں اور ہمارے بتوں کو کچھ نہ کہیں۔

کفار کی کوششیں:

ابوطالب نے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ میرے بھتیجے میں کمزور ہوں میں ان عرب سرداران کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پیارے تو ان بتوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہ کر۔ تو اپنی رسالت کا اعلان نہ کر۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ نبوت سے فرمایا۔ اے میرے چچا جان اگر یہ میرے ایک ہاتھ پر چاند رکھ دیں اور دوسرے پر سورج رکھ کر کہیں کہ تو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت سے باز آجا۔ اے میرے چچا جان جب تک میری گردن پہ سر موجود ہے میں کٹ تو جاؤں گا مگر ان کی بات ہرگز نہیں مانوں گا۔

زبان پہ اللہ کا نام ہوگا اور محمد عربی فرماتے ہیں زبان پہ میری رسالت کا نام ہوگا۔

دوستانِ محترم! آج تک سیرت کی تمام کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ سردارانِ قریش نے کہا تھا کہ اگر آپ کو شادی کرنا ہے تو ہم ایک حسین و جمیل لڑکی سے آپ کی شادی کر دینا چاہتے ہیں۔

اگر آپ کو دولت چاہیے ہم آپ کے قدموں پر دولت کے ڈھیر لگا دیں گے۔

Marfat.com

اگر آپ کو سرداری چاہیے۔
ہم آپ کو قبیلے کا سردار بنا دیں گے۔

میری رسالت کو مان لو

مگر میرے آقا نے فرمایا، نہ مجھے سرداری چاہیے، نہ مجھے شادی چاہیے، نہ مجھے دولت کے انبار چاہئیں۔ مجھے اتنا چاہیے کہ میری رسالت کو مان لو۔ میرا خدا وہ ہے جو وحدہ لاشریک ہے میرا خدا وہ ہے جو ساری کائنات کا رزاق ہے تو اس پر ابوجہل نے پیغام بھیجا کہ میرے بھتیجے تو روز کہتا ہے میرا خدا سچا ہے۔ آ! آج انصاف کرلیں، آج ایک بات طے کرلیں۔ یا خدا دیکھ یا خدا دکھا۔

نگاہِ مصطفٰے دیکھے

میرے پیارے آقا نے مسکرا کے فرمایا۔ میرے خدا کو تو موسیٰ پیغمبر نہ دیکھ سکے تو تُو کیسے دیکھے گا؟

موسیٰ نے کہا! رَبِّ اَرِنِیْ۔ یا اللہ ذرا حجات ہٹا، پردے ہٹا ذرا شکل تو دکھا فرمایا: لَنْ تَرَانِیْ، تو ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔ عرض کی! یا اللہ تجھے کون دیکھے گا؟

فرمایا: نہ تیری آنکھ دیکھے اور نہ چشم انبیاء دیکھے
مجھے دیکھے تو اے موسیٰ نگاہِ مصطفٰے دیکھے

فرمایا: میرے خدا کو تم نہیں دیکھ سکتے۔ تو وہ کہنے لگا! اچھا پھر تم ہمارے خدا دیکھو، آج ہم معاملہ ختم کر دیتے ہیں۔ یا خدا دیکھو یا خدا دکھاؤ۔ یہ روز کا جھگڑا کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا میں اپنے اللہ سے اجازت لے لوں، نبی وہ ہوتا ہے جو ہر کام اللہ کے حکم سے کرتا ہے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا، جبریل علیہ السلام امین آئے۔ آپ نے عرض

Marfat.com

کی۔ یا اللہ روزانہ تنگ کرتا ہے، ہے میرا رشتہ دار چچا ہے، کہتا ہے یا خدا دیکھ یا خدا دکھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام امین، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دو کہ اب اگر وہ آئے تو انکار نہ کرنا۔ اقرار کرلینا کہ چلو ہم تیرے خدا کو دیکھتے ہیں۔ ابوجہل، عادت کے مطابق آیا کہنے لگا یا خدا دیکھ یا خدا دکھا؟

میرے آقا فرماتے ہیں تم تو ہمارا خدا نہیں دیکھ سکتے چلو ہم تمہارے خدا کو دیکھتے ہیں۔

وہ بڑا خوش ہوا اس نے مکہ میں منادی کروائی وہ میرا بھتیجا۔ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آقا۔ وہ مسلمانوں کا نبی، جو بتوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا تھا۔ آج صنم کدے میں جارہا ہے۔ آج بت خانے میں جارہا ہے۔

بت خانہ نہیں رہتا

جب مکے کی گلیوں میں منادی ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی لوگ کیا کہیں گے کل تک بتوں کے خلاف تھا آج بتکدے میں جارہا ہے۔

اللہ رب العالمین نے جبرائیل امین علیہ السلام کو بھیجا، فرمایا! میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کے بعد کہنا کہ منادی ابوجہل نہیں کروا رہا۔ میں خدا خود کروا رہا ہوں۔

عرض کی! یا اللہ منادی بھی خود کرواتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے ہر کام مصلحت بھرا ہوتا ہے۔ جب منادی ہوگی اپنے بھی آئیں گے بیگانے بھی آئیں گے۔

چھوٹے بھی آئیں گے۔ بڑے بھی آئیں گے۔

ادنیٰ بھی آئیں گے۔ اعلیٰ بھی آئیں گے۔

بڑے بڑے رؤسا کو دکھادوں گا۔

Marfat.com

مکے کے سردار آئیں گے۔
مکے کے زائرین آئیں گے۔
صفا مروہ میں دوڑنے والے آئیں گے۔
خانہ کعبہ کے طواف کرنے والے آئیں گے۔ سب کو دکھادوں گا۔

شمع پہ جائے پروانہ تو پروانہ نہیں رہتا
محمد بت کدے میں جائے تو بتخانہ نہیں رہتا

بت گر پڑے

آج بھی اسلام کی تاریخ کا ایک ایک ورق گواہ ہے آج بھی اسلام کی تاریخ کے اوراق کا ایک ایک لفظ گواہ ہے کہ اُدھر کافروں کا سردار آیا، اِدھر نبیوں کا سردار آیا۔ جب ابوجہل آیا تو وہ بتوں کے قدموں میں گرا اور جب نبی پاک ﷺ آئے۔ حضور کے قدموں پہ بت گر پڑے۔

ربانی انصاف کی عدالت میں بلا کے پوچھتا ہے۔ یہ جو پتھر درود وسلام پڑھ رہے ہیں۔ یہ ایک بشر سمجھ کے پڑھ رہے ہیں یا نبی سمجھ کے؟

میلاد کا چرچا کرو

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ میلاد النبی کا چرچا کرو میلاد النبی کا ذکر کرو، ہر بات پہ دلائل اچھے نہیں ہوتے، ہر بات پہ دلیل نہیں پوچھنی چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ کے میلاد کی خوشی میں شریک ہونا چاہیے۔

نماز پڑھنی ضروری ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ، نماز مومنوں کی معراج اَلصَّلٰوۃُ قُرَّۃُ عَیْنِیْ۔ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

نماز عبادت ہے۔ روزہ عبادت ہے۔ حج عبادت ہے، مگر رسول اللہ ﷺ سے محبت ساری عبادتوں کی جان ہے۔

Marfat.com

ہر چیز مسکرا اٹھی

میرے آقا نے جب ظہور کیا۔ میرے نبی نے جب پردہ تاریکی کو چاک کیا۔ زمین نے خوشی کی۔ آسمان مسکرایا۔ زمین نے کہا! میں کیوں نہ مسکراؤں مجھے میرا محمد ﷺ مل گیا۔ آسمان نے کہا مجھے میرا احمد (ﷺ) مل گیا۔ ولیوں نے کہا۔ ہمیں رب کا نظارہ مل گیا۔ مسجد نے کہا مجھے مینار مل گیا۔ یتیموں نے کہا۔ ہمیں سہارا مل گیا۔ بیواؤں نے کہا: ہمیں آسرا مل گیا۔

جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو نماز بولی، آج مجھے تقدس مل گیا۔

التحیات نے کہا، مجھے آج ایھا النبی مل گیا۔ عالموں نے کہا: آج ہمیں علم مل گیا۔

محبوں نے کہا: آج ہمیں محبوب ﷺ مل گیا۔ عاشقوں نے کہا: آج ہمیں معشوق مل گیا۔

بھٹکنے والوں نے کہا آج ہمیں ہدایت کا ستارا مل گیا۔ خانہ بدوشوں نے کہا: آج ہمیں مقام مل گیا۔ ولیوں نے کہا: آج ہمیں انعام مل گیا۔ نبیوں نے کہا: آج ہمیں امام مل گیا۔ اور آج اس میلاد پاک کے جلسہ عام میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضور ﷺ کی آمد سے۔

میلاد کے صدقے ہر شے مل گئی

حضور ﷺ کے آنے سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو صداقت مل گئی۔

حضور ﷺ کے آنے سے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عدالت مل گئی۔

حضور ﷺ کے آنے سے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شرافت مل گئی۔

حضور ﷺ کے آنے سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو شجاعت مل گئی۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو شہادت مل گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے کلمے کو وحدت مل گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے بندوں کو عزت مل گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے اُمت کو شریعت مل گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ہم گناہگاروں کو شفاعت مل گئی۔

طالب مطلوب کا ذکر کرتا ہے

میں اپنے آقا کا اسی لئے ذکر کرتا ہوں کہ ہر طالب اپنے مطلوب کا ذکر کرتا ہے۔ ہر محبت اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے۔

پروانہ شمع کو یاد کرتا ہے۔ بلبل پھول کو یاد کرتی ہے۔ سنی مصطفےٰ کو یاد کرتا ہے۔ ہمارا سہارا مدینے والا ہے۔ کسی کا سہارا ماؤ لینن اور سٹالن ہوگا۔ ہمارا سہارا مدینے کا تاجدار ہے۔

بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں رسول کائنات کو گھر لے کر گئی اور میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانا چاہا تو میں نے ایک طرف سے دودھ پلایا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف سے دودھ پیا اور دوسری طرف سے چہرہ پھیر لیا۔

میرے آقا بعد میں فرمایا کرتے تھے اے میری پیاری امی حلیمہ رضی اللہ عنہا! میں انسانیت کے لئے عدل کا پیغام لے کر آیا تھا۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ایک طرف سے دودھ پیوں اور دوسری طرف سے میرے رضاعی بہن بھائی پئیں۔ میرے آقا کا بچپن کا عالم ہے اور عدل کی بات کی جارہی ہے۔ بچپن کا عالم ہے

Marfat.com

مگر عدل کا پیغام دیا جارہا ہے۔ بچپن میں ہیں ایک طرف سے دودھ خود پیتے ہیں دوسری طرف سے رضاعی بھائیوں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

انصاف کا بہترین نمونہ

جب مدینہ منورہ میں ریاست مسلمہ کا قیام ہوا۔ مدینہ کی مسجد ہے۔ منبر ختم نبوت ہے قبیلہ قیس کی عورت فاطمہ نے چوری کی۔ مقدمہ دربارِ ختم نبوت میں آیا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ تمام سردار اکٹھے ہوگئے انہوں نے کہا کسی طریقے سے سفارش کروائیں۔ انہوں نے اُسامہ ابن زید کو ہاتھ میں لیا اور کہنے لگے کہ جب نبی بڑے خوش ہوں تو نبی سے ہماری سفارش کر دینا۔ کیونکہ تو نبی پاک کو وضو کرواتا ہے۔

حضرت اسامہ نے بات مان لی، حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے بڑے ادب سے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اجازت ہوتو عرض کروں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو اسامہ ابن زید؟

سنو، سنو! کالج میں پڑھنے والو، یونیورسٹی کی سند لے کر آنے والو، عدل کی بات کرنے والو، آقا کا نظامِ عدل بھی دیکھو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو، اسامہ کیا بات ہے۔ اسامہ نے عرض کی! قبیلہ قیس کے سردار کی بیٹی فاطمہ نے چوری کی ہے اگر اس کے ہاتھ کٹ گئے۔ برادری میں اس کی ناک کٹ جائے گی۔ کچھ رعائیت فرما دیجئے۔ یکا یک میرے نبی کا چہرہ سرخ ہوگیا، چہرہ نبوت اور رسالت پہ خون عود کر آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت مصلّے پہ جلوہ گر ہو کر فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اس لئے گمراہ ہو گئے کہ انہوں نے امیروں کو معاف کر دیا اور غریبوں پہ حدیں قائم کیں۔ یہ تو قبیلہ قیس کے سردار کی بیٹی فاطمہ ہے۔ پیدا

Marfat.com

کرنے والے کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی۔ مَیں محمد اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ اتنا بڑا نظامِ عدل آپ کو کہاں سے ملے گا۔ اور اب عدل تمہیں کہاں تلاش کرنے سے ملے گا۔

جس نے درود پڑھا جنت میں میرے ساتھ ہوگا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر فرمایا:

من صلی علی وجبت له شفاعتی۔

آج میں وعدہ کرتا ہوں جس نے نماز کے بعد میں محمد عربی پہ درود پڑھا قیامت کے دن مایوس نہیں کروں گا۔ اللہ کے پاس شفاعت کر کے جنت میں ساتھ لے جاؤں گا پھر حصور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پہ کھڑے ہو گئے ہاتھ میں عصائے نبوت ہے اور فرمایا۔ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لینا ہو تو لے لو۔ مسلمانو کسی کا حق نہ کھاؤ۔ یتیموں پہ ظلم نہ کرو، ہمسایوں کی عزت کرو باپ کی قدر کرو۔ نوجوانو ماں کو گالی نہ دو، ماں سے تلخ کلامی نہ کرو۔ اپنی ماں کو اُف تک نہ کہو۔ اپنے بزرگوں کا ادب کرو، کسی پر ظلم نہ کرو، کسی کا حق نہ کھاؤ۔

جس نے بدلہ لینا ہے لے لے

اگر میں نے کسی کا بدلہ دینا ہے تو مجھ سے ابھی لے لے۔ یہ کون کہہ رہا ہے؟ رسولوں کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبیوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اماموں کا امام صلی اللہ علیہ وسلم۔ پیغمبروں کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ عرب کا جھومر۔ عجم کا زیور۔ امن وسکون کا پیکر۔ خدا کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ابا صلی اللہ علیہ وسلم۔ کعبے کا کعبہ۔ کسی نے بدلہ لینا ہو مجھ سے لے لو؟ سکوت ہو گیا۔ مجمعے میں سے ایک بوڑھے صحابی اٹھے، جن کا اسم گرامی حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تھا۔ کھڑے ہوکر عرض کی یارسول اللہ! میں آپ سے بدلہ لینا چاہتا ہوں۔

میرے آقا نے فرمایا: قریب آؤ عکاشہ، کیا بدلہ لینا چاہتے ہو۔ عرض کی! ایک جنگ میں آپ تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے اپنا چابک اپنی سواری کو مارنا چاہا مگر وہ میری پشت پر آلگا۔ آقا میں وہی بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ وہ چابک میری بیٹی بتول رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہے۔ جانا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر سے وہ چابک لے آؤ۔ چابک آ گیا۔ مدینہ کی مسجد میں کہرام برپا ہوگیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑیاں جھڑ گئیں۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسا مردِ مومن کہتا ہے اے عکاشہ رضی اللہ عنہ مجھ سے بدلہ لے لو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ کہہ۔

مہر نبوت کو چومنے والا جنتی

مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو تسلی دے رہے ہیں کہ قیامت کے دن نفسا نفسی کا عالم ہوگا کوئی کسی کا یاور نہیں ہوگا زمین میں بھونچال آجائے گا۔ ستارے گر جائیں گے۔ فضائیں رُخ بدل لیں گی، سمندروں کے پانی ختم ہو جائیں گے۔ دریاؤں کے رُخ بدل جائیں گے۔ اُس وقت باپ بیٹے کی پہچان نہیں کرے گا، بیٹا باپ کی پہچان نہیں کرے گا۔

آؤ عکاشہ قریب آؤ۔ عکاشہ قریب آتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آؤ بدلہ لے لو۔ رو کے کہتا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے خود ہی فرمایا ہے کہ بدلہ لو جب میری پشت پر آپ کا چابک لگا تھا تو میری کمر ننگی تھی، میری پیٹھ ننگی تھی۔

Marfat.com

دوستانِ محترم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اپنے جسمِ مبارک سے اپنی مزمل کی چادرِ ہٹائی۔ قمیض اتار کے فرمایا جلدی کر بدلہ لے۔ وہ قریب آیا چا بک دُور جا گرا، آ کر مہر ختم نبوت کو بوسہ دینے لگا۔ میرے آقا نے فرمایا! تو بدلہ کیوں نہیں لیتا؟ اس کی چیخیں نکل گئیں، کہنے لگا میرے آقا عرب کے تاجدار، بے سہاروں کے سہارے، آدمیت کے لئے پیغام انسانیت دینے والے میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں کون ہوتا ہوں بدلہ لینے والا۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو مہر نبوت کو چوم لیتا ہے اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ اسی دن سے سوچ رہا تھا کون سا بہانہ بناؤں، چا بک کا بہانہ ہے۔ اصل میں آپ کی مہر نبوت کو چومنے کا نشانہ ہے۔

بہت سے مسئلے حل ہو گئے

ایک ہی مسئلے میں کتنے مسئے حل ہو گئے۔ حقوق کا مسئلہ بھی حل ہو گیا، چومنے کا مسئلہ بھی حل ہو گیا، جس نے مہر نبوت کو چوما اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

دوستانِ محترم! میرے رسول نے نظامِ عدل دیا۔ آج نوجوان نسل کو یہ بتانا ہے کہ ہمارا نبی صرف عام پیغمبروں جیسا نہیں تھا۔ تمام نبی شان والے مگر جو شان ہمارے نبی کو ملی ہے وہ کسی پیغمبر کو نہیں ملی۔

پچھلے دنوں میں لندن گیا۔ میں نے مانچسٹر میں تقریر کی، ایک عیسائی نے کہا تھا کہ ہماری عیسیٰ علیہ السلام پاور فل نبی ہیں۔ اللہ نے ان کو یہ اختیار دیا تھا کہ وہ کسی اندھے کو ہاتھ لگاتے تو آنکھوں میں نور آ جاتا تھا۔

Marfat.com

ان کی خاکِ قدم روشنی بن گئی

میں نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو۔ ہم عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کو سلام کہتے ہیں۔ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے، ہم عیسیٰ علیہ السلام کے درجات ومراتب کے قائل ہیں۔ مگر سن لو جہاں تک میرے مدینے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تمہارا پیغمبر ہاتھ لگاتا تھا تو آنکھوں میں نور آجاتا تھا اور میرے نبی کے تلووں کی اور نعلین کو لگنے والا غبار آنکھوں میں لگتا تو نور آجاتا تھا۔

اگر آپ نے عیسائیت کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے تو تمہیں داعی اسلام کی تعریف سنانا پڑے گی۔ اگر تم نے کافروں کو مسلمان کرنا ہے تو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگانا پڑے گا۔ اگر تم نے یہودیوں کو دینِ اسلام کی شان بتانی ہے تو داعی اسلام کی شان سنانا پڑے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کرو

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سنانا پڑے گی۔

معاذ اللہ معاذ اللہ! ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ نبی خدا کا محتاج ہوتا ہے۔

مگر خدا کے بعد اگر کسی کی شان ہے تو وہ مدینے والے کی ہے۔ خدا کے بعد اگر کسی کی شان ہے تو ہمارے نبیٔ برحق کی ہے۔ ہمارا نبی بہت کچھ ہے۔ خدا کے بعد سب کچھ ہے۔

دوستانِ محترم! اب میں آپ کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جلسہ عام میں یہ بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ مسلمانانِ عالم کے لئے نمونہ رسول کی ذات ہے۔ آیئے مدینہ منورہ کا منظر دکھاؤں اللہ تعالیٰ سب کو مدینہ لے جائے۔

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کی محفلِ میلاد

ربیع الاول کا مہینہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج اگر اجازت ہوتو ہم ثابت کے بیٹے سے آپ کا بچپن سن لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سن لیں میرے نبی نے فرمایا: حسان رضی اللہ عنہ قریب آؤ۔تم نے لکھا ہے میرے بارے میں عرض کی! یارسول اللہ، چند تعریفی کلمات لکھے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس طرح نہیں جی چاہتا ہے منبر قریب کرو۔ حسان منبر پر بیٹھے اور میری شان سنائے۔ آج تاریخ اسلام کی بات نہیں بلکہ محدثین کی روایت ہے کہ میرے نبی نے خود حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کو منبر پر بٹھایا۔ سامنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تھا۔ حسان رضی اللہ عنہ کی زبان پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سہرا تھا۔

حضرت حسان بن ثابت فرماتے ہیں:

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ غَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے عیب بنایا آپ کو ایسے بنایا جیسے آپ نے چاہا۔

حضرت حسان بن ثابت تعریف کررہے ہیں

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
وَحَسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِىْ

یارسول اللہ! اللہ نے آپ کو بے عیب بنایا
ایسے بنایا جیسے آپ نے چاہا
یارسول اللہ! میری آنکھ نے آپ جیسا حسین وجمیل نہیں دیکھا

Marfat.com

یارسول اللہ! قیامت تک کوئی مائی آپ جیسا حسین نہیں جنے گی۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سبحان اللہ کہتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جزاک اللہ کہتے ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واہ واہ کہتے ہیں۔

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ ماشاء اللہ کہتے ہیں

اور نبی اپنے کندھائے نبوت سے مزمل کی چادر اُتار کے انعام میں دیتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت پڑھی

آدھی رات ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ایسے بیٹھے ہوئے تھے، جیسے چودھویں کا چاند، ستاروں کے درمیان ہو۔

جب آدھی رات ہوگئی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں گئے تو دیکھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔

فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کیوں روتی ہو؟

عرض کی یارسول اللہ! آج میری باری تھی۔ آپ دیر سے آئے میں ڈر رہی ہوں کہیں مجھ سے لغزش تو نہیں ہوگئی کوئی خطا تو نہیں ہوگئی آپ دیر سے آئے۔

میرے آقا نے نبوت والا ہاتھ جبینِ عائشہ پر رکھ کے فرمایا: میری پیاری عائشہ رضی اللہ عنہا! آج میرے دوست اکٹھے ہو گئے تھے اور حسان بن ثابت سے میری نعت سن رہے تھے اس لئے دیر ہوگئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، اچھا یارسول اللہ! اگر اجازت ہوتو ایک شعر میں بھی سنادوں میری نبی فرماتے ہیں۔ تو کب سے شاعرہ بنی ہے؟ عرض کی! یارسول اللہ! جب سے آپ کا جلوہ

Marfat.com

دیکھا ہے۔ وہ حضرت حسان کا شعر تھا۔ آیئے ام المومنین کی بات سنئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

شمس خیراً من شمس سماءً۔ اے لوگوں آسمان کا سورج بھی ہے مگر میرا بھی سورج ہے۔ میرا سورج آسمان کے سورج سے زیادہ خوبصورت ہے۔

شمس الناس قدلو بعد فجراً

وشمس طلع یدعشاء

لوگوں کے سورج صبح طلوع ہوتے ہیں اور مغرب کے وقت غروب ہو جاتے ہیں۔ مگر میرا سورج تو عشاء کے بعد بھی جگمگاتا رہتا ہے۔

فرمانبردار بیٹے وہ ہوتے ہیں جو ماں کے طریقے پہ چلیں ہم کہتے ہیں کہ آؤ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سنت ہے۔ حضور کی تعریف کرنا۔

میرا نبی آفتاب نبوت ہے

اے نوجوانو! اگر سورج نہ ہوتا دھوپ نہ ہوتی

دھوپ نہ ہوتی تپش نہ ہوتی۔

تپش نہ ہوتی حرارت نہ ہوتی۔

حرارت نہ ہوتی گرمی نہ ہوتی۔

گرمی نہ ہوتی پھولوں کا نکھار نہ ہوتا۔

اگر سورج نہ ہوتا۔ نہ پھولوں کا نکھار ہوتا۔ روشنی ہوتی اور اگر آفتاب ختم نبوت نہ ہوتا۔ نہ وحی یوحیٰ کا تار ہوتا نہ مسجد کی اذان کی للکار ہوتی۔ نہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی قطار ہوتی۔ میرا نبی آفتاب ختم نبوت ہے۔

Marfat.com

کیا گنبدِ خضریٰ بھی پاکستان میں ہے؟

مجھے یاد آ رہا ہے وہ واقعہ جب میں مسجد نبوی میں پڑھا کرتا تھا۔ اُن دنوں کی بات ہے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے سامنے کھڑا تھا۔ آٹھ سال کا بچہ تھا۔ مجھے قریب آ کر کہتا ہے کہ اے پاکستانی دودھ پیئو۔

ربیع الاول کا مہینہ ہے۔ وہ مجھے کہہ رہا ہے۔ اے پاکستانی دودھ پیئو۔

میں نے کہا۔ کیوں؟ اس نے کہا ربیع الاول کی خوشی میں دودھ تقسیم کیا ہے۔ سبحان اللہ

کیا منظر ہے آٹھ سال کا بچہ ہے۔ سر پر رومال ہے اوپر کالا اٹکا رہے چوغہ اس کا لال ہے۔ عربی بولنے میں ویسے ہی بے مثال ہے اور وہ کہتا ہے۔

یااھل المدینہ انتم جوار الرسول اللّٰہ

اے مدینے والو! کتنے اچھے لوگ ہو تم رسول اللہ کے ہمسائے ہو۔

ھذا شھر الربیع الاول یولد المحترم

کہنے لگا! مدینے والو! ربیع الاول کا مہینہ ہے۔ اس ماہ محترم میں رسول اللہ کی ولادت ہوئی۔

اشرب الاحلیب۔ صلوٰۃ علی الحبیب

پیئو دودھ۔ پڑھو درود۔

کیا منظر ہے۔ میں نے کہا بچے! میرے ساتھ پاکستان چل مجھے یہ لفظ بڑے پسند آئے میں دوستوں سے کہوں گا یہ مدینے کا رہنے والا ہے۔

کہنے لگا وہاں کیا ہوگا؟ میں نے کہا: ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں بٹھاؤں گا۔ مرسڈیز اور ٹویوٹا کار پر بٹھاؤں گا۔ پی آئی اے کے جہاز پر اُڑاؤں گا۔ میں

Marfat.com

دوستوں سے کہوں گا یہ مدینے کا رہنے والا ہے۔ میری طرف اُنگلی اٹھاتا ہے روضۂ رسول کی طرف اور مجھے کہتا ہے:

او پاکستانی! مانا تیرے ملک میں کاریں بھی ہوں گی۔ کوٹھیاں بھی ہوں گی۔ بنگلے بھی ہوں گے۔ ذرا یہ تو بتا تیرے ملک میں یہ سبز گنبد بھی ہوگا؟ میں تڑپ گیا۔ میں نے کہا: یار یہ گنبد وہاں نہیں ہے۔ کہنے لگا: جہاں نبی کا ڈیرہ ہے وہیں ہمارا بسیرا۔

میں نے کہا آٹھ سال کے بچے ذرا یہ بتا۔ ہمارا نبی بس یہیں ہے؟ آٹھ سال کا بچہ تھا۔ اسے جوش آیا اس نے اپنے سر سے کپڑا اُتارا اور اُنگلی اٹھا کے کہتا ہے۔

یا باکستانی انظر الی الشمس

دیکھ ذرا سورج کی طرف۔ سورج ایک جگہ پہ ہے۔ مگر اس کی دھوپ مکے میں بھی ہے مدینے میں بھی۔ بدر میں بھی ہے۔ اُحد میں بھی ہے۔ ریاض میں بھی ہے۔ دمام میں بھی ہے۔

سورج ایک جگہ ہے روشنی ہر جگہ

کہنے لگا سورج ایک ہے روشنی ہر جگہ۔ سورج ایک مقام پہ ہے مگر اس کی شعاعیں ملتان میں بھی پڑتی ہیں۔ پشاور میں بھی ہیں۔ مردان میں بھی ہیں۔ کوہاٹ میں بھی ہیں۔ لالہ موسیٰ میں بھی ہیں۔ بھکر میں بھی ہیں۔ سکھر میں بھی ہیں۔

کہنے لگا یہ سورج عام ہے۔ ٹھہرا ایک جگہ ہے اور جس کے بارے میں تو سوال کر رہا ہے وہ تو آفتاب ختم نبوت ہے۔ سورج ایک مقام پر ہے مگر اس کا نور ہر مقام پہ ہے۔

Marfat.com

مگر آفتاب ختم نبوت مدینے میں ہے۔رسول کا جسم مدینے میں ہے۔مگر حضور کا نورِ نبوت ہر مومن کے سینے میں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں

آج بھی اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں۔حضور کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں کوئی وجہ نہیں کہ بے شک مسلمان اقوام عالم کے پیچھے ہیں۔آج سب سے بڑی کمزوری مسلمانوں کی یہ ہے کہ مسلمان عمل سے بہت دور ہو چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے بہت دور ہو چکا ہے۔مَیں علمائے پاکستان اور خصوصاً واعظین اور مبلغین سے اپیل کرتا ہوں کہ اس دور کے اندر اختلافات کی باتیں ختم کرو، بڑا علامہ وہ نہیں جو انگریزی مشین کی طرح بولے۔ بڑا علامہ وہ نہیں جو جغرافیہ کی طرح زمین میں گھومے۔

بڑا علامہ وہ نہیں جو گھر گھر کے مسلمانوں کو کافر ومشرک بنائے۔بڑا علامہ وہی ہے جس کے ایک ایک لفظ کے اندر جلوے نظر آئیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی باتیں ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فکر کی پکار ہوں۔

آج مملکت پاکستان کی سرزمین کو ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان کی ہر گلی میں ہر کونے میں پاکستانی کی ہر بستی میں۔صرف پاکستان کے شہروں میں نہیں بلکہ ایوان تجارت اور ایوان صدارت میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جائے۔ان شاء اللہ زمین رزق اُگلے گی۔آسمان ہمارے لئے رحمت کی بارش کرے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے گا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بہترین نمونہ ہے

ہمارے لئے بہترین نمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ○

ہمارے لئے بہترین نمونہ رسول اللہ کی ذات ہے۔

اگر بچے ہوتو عبداللہ کے یتیم کو دیکھو۔

اگر تاجر ہوتو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامان لے جانے والے کو دیکھو۔

اگر زمیندار ہوتو فِدک اور خیبر کے مالک کو دیکھو۔

اگر کمانڈر انچیف ہو، بدر کے سپہ سالار کو دیکھو۔

اگر چیئرمین ہوا علان نبوت کے سے پہلے حجر اسود کو نصب کرنے والے کو دیکھو۔

اگر بیویوں والے ہوتو خدیجہ و عائشہ رضی اللہ عنہن کے شوہر کو دیکھو۔

اگر بچوں والے ہو حسن و حسین کے نانا کو دیکھو۔

اگر مملکت کے صدر ہوتو تاجدار مدینہ کو دیکھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر شعبے میں اور زندگی کے ہر موڑ پر، رسول اللہ نے نمونہ دیا۔

مسرت اور انبساط کا عالم ہے۔ نوجوانوں کے دلوں میں یہ تڑپ پیدا ہوئی اور انہوں نے جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھا۔

اللہ تعالیٰ جس پر اپنا کرم کرتا ہے۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی توفیق دے دیتا ہے۔

(وما علینا الاالبلاغ المبین)

Marfat.com

ظہور نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

حضرت مولانا قاری محمد زین نعیمی فیصل آباد

Marfat.com

فہرست

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی عمر	303
أَيُّكُمْ مِثْلِي	306
نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	307
نور کی جلوہ گری	308
خوانِ نعمت	312
ثوبیہ کی آزادی	314
میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	315
تین جھنڈے	315
حلیمہ سعدیہ	317

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّابَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ○
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمِ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ○
قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ○ (پ ۶ ع)
(بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب)

ساڈی جھولی وچہ رحمت دا خزینہ آ گیا
میرے آقا دی ولادت دا مہینہ آ گیا
جس گھڑی دنیا تے آئے رحمۃ اللعالمین
ڈگ پئے بت کفر دے منہ تے پسینہ آ گیا
ہن یتیماں نے غریباں دی خدا نے سن لئی
بیکساں دا اج کتارے تے سفینہ آ گیا

بزرگو، دوستو! یہ ماہِ پاک ربیع الاول شریف کا پیارا پیارا مہینہ ہے۔ اس کی بارہ تاریخ کو حبیب کبریا، امام الانبیاء، بیکسوں کے کس، بے بسوں کے بس، بے سہاروں کے سہارا، بے چاروں کے چارہ، غریبوں کے حامی یتیموں کے والی، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین، تاجدار عرب و عجم، فخر آدم و بنی آدم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی۔ ربیع الاول کے معنی ہیں۔ پہلی بہار، یعنی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد سے دنیائے ظلمت میں بہار آ گئی، ساری دنیا بقعہ نور بن گئی۔

Marfat.com

تین سو ساٹھ خداؤں کے بجاریوں کو ایک خدا کی معرفت حاصل ہو گئی۔ محسنِ کائنات، معلم انسانیت، رحمتِ دوعالم ﷺ کی تشریف آوری سے قبل دنیا کی حالت اتنی خستہ وخراب ہو چکی تھی کہ ؎

جدا اک اک خدا تھا ہر قبیلے ہر گھرانے کا
کوئی بت فتح پانے کا، کوئی بت بھاگ جانے کا
وہی کعبہ جسے پیغمبروں کی سجدہ گاہ کہیے
وہی کعبہ جسے تقدیس کا نورِ نگاہ کہیے
وہی کعبہ جو خدا کے بت شکن بندوں کا معبد تھا
جسے پاکیزہ رکھنا فطرتِ انساں کا مقصد تھا
اسی کعبہ کو جاروں نے صنم خانہ بنا ڈالا
دلوں سے ظالموں نے نقشِ وحدت کا مٹا ڈالا

ہر طرف کفر وشرک، ظلم وستم کی گھٹائیں چھا چکی تھیں، جواء بازی، شراب خوری، زنا کاری عام تھی۔ بدکاری، عیاری مکاری، چوری اور ڈکیتی لوگوں کا معمول بن گیا تھا۔ آپس میں الفت ومحبت، انس وپیار کی بوتک نہ رہی تھی۔ انسان ایک کوہِ آتش فشاں تھا جس سے ہر لمحہ بغض وعناد کی جنگ اور فساد کی آگ نکلتی رہتی تھی۔ ہر قبیلہ دوسرے کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار تھا، جذبات اتنے مشتعل اور بے قابو تھے کہ ذرا ذرا سی بات پر کشت وخون کا بازار گرم ہو جاتا تھا۔ اگر ایک مرتبہ جنگ کی آگ سُلگ جاتی تو یہ صدیوں تک جلتی رہتی تھی۔ اوس وخزرج کی لڑائی ایک سو بیس سال تک جاری رہی، کسی کے جان ومال کا کوئی تحفظ نہ تھا۔ جانور بھی اپنے بچوں سے محبت رکھتے ہیں، مگر وہ لوگ اپنی بچیوں کو اپنے ہاتھوں

Marfat.com

سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ امن وسلامتی کی بہار آئی اور اسلام کا بادل رحمتِ خداوندی بن کر برسا۔ حضور سراپا نور وسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو عرب کے اُجڑے ہوئے دیار میں بہار آ گئی۔ پھر عداوت کی جگہ محبت نے لے لی، وحشت کی جگہ انس نے لے لی، انتقام کی جگہ عفوودرگزر نے لے لی۔ رہزنی کی جگہ رہبری نے لے لی، خودغرضی کی جگہ اخلاص وایثار نے لے لی، غرور وتکبر کی جگہ تواضع وانکساری نے لے لی، بت پرستی کی جگہ خدا پرستی نے لے لی، اور لات ومنات، عزّیٰ وہبل کے بجاریوں نے لا الہ الا اللہ کی صدا بلند کی ؎

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
خا کے ذرّوں کو ہم دوشِ ثریا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا
ایہ کون آیا جہدے آیاں بہاراں مسکرا پیاں
کھڑے نے پھُل تے کلیاں ہزاراں مسکرا پیاں

تو میں عرض کر رہا تھا کہ یہ ربیع الاول شریف کا مہینہ ہے اور اس کی بارہ تاریخ کو رحمۃ للعالمین جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ○ (پ ٦ ع)

(بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب)

بزرگو، دوستو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا تذکرہ فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ (پ ١٧ ع ٧)

Marfat.com

(اور ہم نے تمہیں سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا۔(پ۴ ع۸)

بے شک اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا مومنوں پر کہ ان میں ایک رسول بھیجا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ۔(پ۶۔ع۴)

(اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔(پ۱۱۔ع۵)

(اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تشریف لائے، تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان)

حضرات! ان آیاتِ مقدسہ میں غور فرمایئے کہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے ہم نے تمہاری طرف رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور کہیں ارشاد ہوتا ہے تمہارے پاس تشریف لائے۔ بھیجا وہ جاتا ہے جو پہلے بھی کہیں موجود ہو۔ تشریف وہ لاتا ہے جو پہلے بھی کسی جگہ پر موجود ہو۔ تو ماننا پڑے گا، ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں جلوہ فرما ہونے سے پہلے بھی کہیں موجود تھے۔ یہی عقیدہ مذہب مہذب اہلِ سنت و جماعت کا ہے ؎

فرشتہ تھا نہ آدم تھے نہ ظاہر تھا خدا پہلے
بنے ساری خدائی سے محمد مصطفےٰ پہلے

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔(پ۲۷۔ع۱۷)

Marfat.com

(وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی ہے باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کے خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آیت شانِ خدا بھی ہے اور نعت مصطفٰے بھی۔ قلندرِ لاہوری علامہ اقبال نے اس کا ترجمہ یوں کیا ؎

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضور علیہ السلام کی بارگاہِ عالیہ میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یَاجَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ وَلَمْ یَکُنْ فِیْ ذَالِکَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ وَلَا جَنَّۃٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَکٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا اَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا جِنٌّ وَالْاِنْسٌ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۸)

ترجمہ: اے جابر! اللہ تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے تیرے نبی کو نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت نہ دوزخ، نہ کوئی فرشتہ نہ آسمان نہ زمین اور نہ سورج نہ چاند اور نہ کوئی جن، نہ کوئی انسان۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا، گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی عمر:

ایک مرتبہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرائیل تمہاری عمر کتنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنی کچھ خبر نہیں، اتنا

Marfat.com

معلوم ہے کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ ہزار سال کے بعد چمکتا تھا۔ میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

وعزة ربی انا ذالك الكوكب۔ (روح البیان ج ا ص ۹۷۴)

(مجھے میرے رب کی قسم میں وہی ستارہ ہوں)

حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ مواہب اللدنیہ میں لکھتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، تو پھر فرمایا: اے آدم! اپنا سر اوپر اٹھاؤ۔

فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَرَاٰی نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرَارِقِ الْعَرْشِ۔ فَقَالَ يَارَبِّ مَا هٰذَا النُّوْرُ قَالَ هٰذَا نُوْرُ نَبِیٍّ مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ اِسْمُهٗ فِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَفِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَاهُ مَاخَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا۔ (مواہب لدنیہ ج ا ص ۹)

ترجمہ: آدم علیہ السلام نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے پردوں میں ایک نور دیکھا۔ عرض کی اے اللہ! یہ نور کیا ہے؟ فرمایا یہ نور ایک نبی کا ہے جو تیری اولاد میں سے ہوگا، اس کا نام آسمانوں میں احمد اور زمین میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر وہ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا اور نہ زمین و آسمان کو۔

بس احد سی یا احمد سی اے کل پیارا کل بنیا
یاراں دیاں گلاں یار جانن آدم تے پیارا کل بنیا
نور محمد روشن آہا آدم جدوں نہ ہویا
اول آخر ذو ہیں پاسیں مل کھلویا

Marfat.com

کرسی عرش نہ لوح قلم سی نہ سورج چن تارے
اودوں وی نور محمد والا دیندا سی چمکارے
سبھے نور اوسیدے نوروں او سدا نور حضوروں
اس نوں تخت عرش دا ملیا موسیٰ نوں کوہ طوروں

بزرگو، دوستو! اللہ تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ مگر منکرین طرح طرح کے حیلے بہانوں سے انکار کرتے ہیں اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک

صاحب تفسیر روح البیان لکھتے ہیں: ایک مرتبہ سلطان محمود غزنوی ابوالحسن خرقانی کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ حضرت بایزید بسطامی کا ذکر ہو رہا تھا۔ محمود غزنوی نے پوچھا وہ کیسے بزرگ تھے؟ ابوالحسن خرقانی نے فرمایا:۔

هُوَ رَجُلٌ مَنْ رَّاٰهُ اِهْتَدٰی ○

(وہ ایسے مردِ کامل تھے، جس نے انہیں دیکھا ہدایت یافتہ ہو گیا)

سلطان محمود غزنوی نے عرض کیا کہ ابوجہل نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار دیکھا، مگر ہدایت نہ پا سکا، ابوالحسن خرقانی نے جواب دیا:

اِنَّهٗ مَا رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّمَا رَاٰی مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَتِیْمَ اَبِیْ طَالِبٍ۔ (روح البیان ج۳ ص۱۲۹)

(ابوجہل نے رسول اللہ کو نہ دیکھا بلکہ اس نے محمد بن عبداللہ یتیم ابی طالب کو دیکھا)

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

Marfat.com

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی
دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

آج بھی مومن ہیں، وہ آپ کو نورٌ من نور اللہ دیکھ رہے ہیں اور منکرین وبے دین انہیں اپنے جیسا بشر محمد بن عبداللہ سمجھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ:

امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے صیامِ وصال رکھنا شروع کیے۔ یعنی آپ نہ سحری کے وقت کچھ کھاتے، اور نہ افطاری کے وقت کچھ تناول فرماتے۔ متواتر روزے سے رہتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ادائے محبوب پسند آئی اور انہوں نے بھی اسی طرح روزے رکھنا شروع کر دیئے جس کی وجہ سے وہ کمزور ہو گئے۔ رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کی کمزوری کو دیکھا تو ان کو ایسے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو ایسے روزے رکھتے ہیں اور ہمیں منع فرماتے ہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَیُّکُمْ مِّثْلِیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

(تم میں سے میری مثل کون ہے؟ میں تو رات کو سوتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلا اور پلا دیتا ہے)۔

بزرگو، دوستو! جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں، اَیُّکُمْ مِثْلِیْ (کون ہے تم میں سے میری مثل) تو جب صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

مثل نہ بن سکے، پھر تم کون ہو جو نبی کریم کی مثل ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ الحمدللہ! اہل سنت نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مانتے ہیں۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؎

تو ہے سایہ نور کا ، ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

اللہ تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ پھر وہ منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ کی پشتِ انور میں پہنچا۔ اس نور کی تنویر سے آپ کی پیشانی منور ہوئی۔ ایک مکی عورت نے سیدنا عبداللہ کے ماتھے کی تجلی کو دیکھا، تو کہنے لگی۔ آپ مجھ سے شادی کرلیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں والدین کی رضا کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا۔ آپ کی شادی حضرت آمنہ سے ہوگئی اور یہ نور پاک حضرت عبداللہ کی پشت مبارک سے حضرت آمنہ کے شکمِ انور میں منتقل ہوگیا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عبداللہ اس مکی عورت کے قریب سے گزرے جو آپ سے شادی کرنے کی خواہشمند تھی، کیا دیکھتے ہیں کہ آج اس عورت نے چہرہ پھیر لیا۔ آپ نے اس سے منہ پھیرنے کی وجہ دریافت کی، تو وہ کہنے لگی:۔

لَقَدْ رَأَیْتُ بَیْنَ عَیْنَیْكَ نُوْرًا مَا اَرَاهُ الْاٰنَ۔

(خصائص الکبریٰ ج ا ص ۴۱)

(آپ کی پیشانی میں جو نور میں نے دیکھا تھا اب وہ مجھے نظر نہیں آتا)

Marfat.com

وہ جس کے نور سے تیری چمکتی تھی یہ پیشانی
اسی کی تھی میں طالب اور اسی کی تھی میں دیوانی
مگر میں رہ گئی محروم قسمت میری پھوٹی ہے
سنا ہے وہ نعمت آمنہ نے تجھ سے لوٹی ہے

نور کی جلوہ گری:

حضرت سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ جب سید دوعالم ﷺ میرے شکم میں جلوہ گر ہوئے تو مجھے ہر طرف سے مبارکبادی کی آوازیں آتی تھیں اور جب ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو حضرت عبدالمطلب طوافِ کعبہ میں مشغول تھے۔ کیا دیکھتی ہوں کہ چند دراز قد عورتیں میرے گھر میں داخل ہوئیں میں حیران تھی کہ یہ بلند قامت عورتیں کون ہیں اور کہاں سے آئی ہیں؟ تو ایک ان میں سے بولی: میرا نام آسیہ ہے، دوسری نے کہا: میرا نام مریم ہے اور دوسری حوریں ہیں۔ چنانچہ روحِ دوعالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ نے دنیا میں تشریف لاتے ہی سب سے پہلے سجدہ فرمایا۔

ولادت ہوندیاں سوہنے نے سجدے وچہ سر رکھیا
گنہگاراں نوں چین آیا خطاواں مسکرا پیاں

مولانا حسن رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں۔

پر نور ہے زمانہ صبحِ شب ولادت
پردہ اٹھا ہے کس کا صبحِ شب ولادت
جلوہ ہے حق کا جلوہ صبحِ شبِ ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبحِ شب ولادت

Marfat.com

بزرگو، دوستو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے ہوئے تشریف لائے۔ سجدہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جسم پاک ہو جگہ پاک ہو، لباس پاک ہو۔ آپ نے سجدہ فرما کر یہ اعلان بھی فرما دیا کہ میں بھی پاک ہوں، جگہ بھی پاک ہے اور میری والدہ بھی پاک ہیں۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا ۔ (بخاری) ترجمہ: میرے لیے ساری زمین مسجد بنا دی گئی۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی برکت سے زمین شرق سے غرب تک شمال سے جنوب تک تحت الثریٰ تک پاک ہوگئی۔ نبی کی مثل بننے والو جہاں تم قدم رکھو زمین بھی تم سے پناہ مانگے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے جہاں قدم رکھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی۔ (پ۲ ع۳)

(اور ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مصلّٰی بناؤ)

جہاں اللہ کی بندی حضرت ہاجرہ نے قدم رکھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔ (پ۲ ع۳)

(بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں)

بزرگو، دوستو! آدم علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے میدانِ عرفات پاک ہوا۔ ابراہیم علیہ السلام جہاں کھڑے ہوئے وہ جگہ مصلّٰی بن گئی اور پاک ہو گئی۔ حضرت ہاجرہ کے جہاں قدم لگے، وہ پہاڑی پاک ہو گئی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے آب زمزم کا کنواں پاک ہو گیا اور محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی برکت سے پوری روئے زمین پاک ہوگئی۔

میں عرض کر رہا تھا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کرتے ہوئے دنیا میں

Marfat.com

تشریف لائے۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں پھر ایک سفید ابر نے آپ کو ڈھانپ لیا اور آپ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر پردہ ہٹا تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ایک سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں۔

حضرات! بارہ ربیع الاول صبحِ صادق کے وقت آپ کی جلوہ گری سے چمنستانِ دہر میں بہار آ گئی۔ ایوانِ کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ فارس کا آتش کدہ بجھ گیا، کفر سرنگوں ہو گیا، صنم خانوں میں خاک اُڑنے لگی، بت کدے زمین بوس ہو گئے، ایوان کفر میں زلزلہ آ گیا، توحید کا پرچم بلند ہوا تو آفتابِ ہدایت کی شعاعیں چار سو پھیل گئیں، انسانیت کا مقتدر چمک اٹھا، باغِ عالم میں بادِ بہاراں آ گئی۔ دونوں عالم آپ کے نور سے منور ہو گئے ؎

نور ازلی چمکیاں بغائب سبنیرا ہو گیا
کملی والا آ گیا تھاں تھاں سویرا ہو گیا
رب نوں وی ہو گئی دھرتی بڑی محبوب اوہ
جہڑی تھاں تے احمدِ مرسل دا ڈیرا ہو گیا

آپ کی تشریف آوری پر عرش وفرش، جن وانس، شجر وحجر، شمس وقمر، برگ وثمر غرض کائنات کا ذرہ ذرہ جھوم اٹھا اور سبھی نے خوشیاں منائیں ؎

نثار تیرے چہل پہل پر، ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

الحمدللہ! آج سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی آپ کی آمد کے دن عید میلاد النبی مناتے ہیں اور کچھ لوگ اس خوشی کو بدعت اور فضول خرچی کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔

Marfat.com

بزرگو، دوستو! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانا آپ کی آمد کے دن خوشی کا اظہار کرنا اللہ اور اس کے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ (پ۳۰۔ع۱۸)

(اپنے رب کی نعمت کے خوب چرچے کرو)

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ (پ۴ ع۲)

(اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کی نعمت جو تم پر ہے)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ (پ۱۱ ع۱۱)

(تم فرماؤ کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے)

حضرات محترم! ان آیات بینات سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا اس کے انعام واکرام کو یاد کرنا، اس کے فضل وکرم پر خوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ حضرات! اللہ تعالیٰ نے ہم پر بے شمار انعامات اور لاتعداد احسانات فرمائے، مگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد، تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔

جب دوسری نعمتوں کا چرچا کرنا، ان کی خوشی منانا جائز ہے تو جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک منانا، آپ کی آمد پر عید منانا کیوں نہ دین ودنیا کی برکات حاصل کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں نزولِ رحمت کے دن عید منانا کہاں سے ثابت ہے۔ تو آیئے سنیئے نزولِ رحمت کے دن عید منانا قرآن پاک سے ثابت ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی کی سنت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ روح علیہ السلام پر نازل ہونے والے خوانِ نعمت کا ذکر بڑی تفصیل کے

Marfat.com

ساتھ موجود ہے۔

خوانِ نعمت:

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھنے والے حواریوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا تمہارا خدا ہم پر آسمان سے خوانِ نعمت یعنی پکا پکایا کھانا اُتار سکتا ہے؟ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے حواریو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یعنی ایسے مطالبات نہ کرو اس قسم کی خواہشات کا اظہار مت کرو۔ حواریوں نے عرض کی: ہماری یہ خواہش کسی امتحان کی غرض سے نہیں، نہ ہی یہ سوال کسی شک وشبہ کی بنا پر کیا ہے، بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوانِ نعمت نازل ہو اور اسے کھا کر اطمینان قلب اور برکت حاصل کریں۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے ان کا ارادہ نیک اور ان کی نیت کو درست پایا، تو بارگاہِ خداوندی میں دست سوال دراز کیا اور دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا۔ (پ ۷ ع ۵)

اے اللہ! ہم پر آسمان سے ایک خوانِ نعمت اتار تا کہ عید ہو واسطے ہمارے آپ کی دعا کو شرفِ قبولیت حاصل ہوا، آسمان سے پکا پکایا کھانا اُترا جس میں روٹیاں اور مچھلی تھی۔ حضرات! اگر آسمان سے پکا پکایا کھانا نازل ہو تو اللہ کا نبی عید منائے اور خوشیاں کرے۔ تو جس کے صدقے یہ ساری کائنات معرضِ وجود میں آئی، ت اس کی آمد کے دن عید مانان، خوشی کرنا کیسے بدعت ہوسکتا ہے؟

بزرگو، دوستو! رمضان المبارک میں ایک پیاری رات ہے جس کو لیلۃ القدر کہتے۔ وہ نزولِ قرآن کی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات کی عظمت بیان کی ہے:۔

Marfat.com

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ (پ۳۰ ع۲۲)

(شب قدر ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے)

بزرگو، دوستو! رمضان المبارک میں ایک پیاری رات لیلۃ القدر ہے جس میں نزولِ قرآن کریم ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات کی عظمت وشان ہزار مہینوں کی عبادت وریاضت سے بہتر بیان فرمائی۔ تو جس دن صاحبِ قرآن تشریف لائے، اس کی عظمت کا کیا کہنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ قَامَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

(بخاری ج ا۔ص ۲۷۰)

(جو شخص شب قدر میں ایمان سے اور ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)۔

نزولِ قرآن کی رات اتنی عظمت ومرتبت والی ہے کہ تمام گناہوں کی بخشش ہو جائے تو صاحبِ قرآن جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری کے دن خوشی کرنا اور عید مانان کیوں نہ بخشش کا ذریعہ ہوگی۔

یہ منکر لوگ یوم نزولِ قرآن تو مناتے ہیں، مگر صاحبِ قرآن کا دن منانے کو گمراہی اور فضول خرچی کہتے ہیں۔ یومِ پاکستان مناؤ، یوم اقبال، چھ ستمبر، یوم آزادی، یوم قائداعظم مناؤ، ان پر کوئی اعتراض نہیں، لیکن اگر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منائیں تو فضول خرچی شرک وبدعت کی گردان شروع ہو جاتی ہے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

Marfat.com

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکر آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بیدینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو محبوبؐ کا تھا حق یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے
یارسول اللہ دہائی آپ کی گوشمال اہل بدعت یہ کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

منکرین کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو عیدیں منائی ہیں اور بریلوی حضرات تین عیدیں کرتے ہیں، حالانکہ ان کا یہ اعتراض لغو ہے۔ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کے موقعہ پر ارشاد فرمایا:۔

یَامَعْشَرَالْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ عِیْدًا۔ (مشکوٰۃ: ص ۱۲۳)

ترجمہ: اے مسلمانوں کے گروہ! یہ بیشک وہ روز ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے عید بنایا۔

جمعہ وعیدین سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں عطا ہوئے۔

ثوبیہ کی آزادی:

ابولہب کافر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی یں اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کردیا۔ جب ابولہب مرگیا تو اس کے گھر والوں نے اس کو خواب میں دیکھا، تو عذاب میں مبتلا تھا۔ پوچھا: اے ابولہب تیرا کیا حال ہے؟ تو اس نے کہا: مجھے کوئی بھلائی نہیں ملی، عذابِ الٰہی میں بُری طرح گرفتار ہوں، مگر:۔

اِنِّیْ سَقِیْتُ فِیْ ھٰذِہٖ بِعِتَاقَتِیْ ثُوَیْبَۃَ۔ (بخاری: ج ۲ ص ۷۶۴)

Marfat.com

ترجمہ: ثوبیہ کے آزاد کرنے کی وجہ سے مجھے اس انگلی کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔

یعنی جس انگلی کے اشارے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کیا تھا، اس کے چوسنے سے آرام ملتا ہے۔ اگر کافر آپ کی آمد کی خوش کرے تو اس کو بھی فائدہ پہنچے، تو پھر غلاموں کو عذاب قبر وحشر سے کیوں نہ نجات حاصل ہوگی ۔

یہ دربارِ محمد ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

الحمدللہ مومن سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں، خوشیاں کرتے ہیں، جلسے منعقد کراتے ہیں، جلوس نکالتے ہیں۔ یہ سب کچھ خوشی کا اظہار ہے۔

میلادِ مصطفیٰ:

شاہ ولی اللہ اپنے والد شاہ عبدالرحیم کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی کہ میں عید میلاد النبی کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا۔ ایک سال تنگدست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا، مگر صرف بھُنے ہوئے چنے۔ میں نے وہی چنے تقسیم کر دیئے۔ رات کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کے سامنے وہی بھُنے چنے رکھے ہیں اور آپ بہت شاد ہوکر تناول کر رہے ہیں۔ (درثمین)

تین جھنڈے:

میں عرض کر رہا تھا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر عرش وفرش نے خوشی

Marfat.com

کی۔ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں: میں نے تین جھنڈے دیکھے ایک مشرق میں نصب کیا گیا اور ایک کعبے کی چھت پر۔ ہم اگر جھنڈیاں لگائیں، تو ان کو دکھ ہوتا ہے۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جھنڈے لگائے گئے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا　　عالم نے رنگ بدلا صبحِ شب ولادت
روح الامین نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا　　تا عرش اڑا پھریرا صبح شب ولادت

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

خَرَجَ مِنِّیْ نُوْرٌ اَضَاءَ لَہٗ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۲۷)

مجھ سے نور نکلا جس سے میں نے شام کے روشن ومنور محلات دیکھ لئے

بزرگو، دوستو! بھیجنے والے نے اعلان کیا:

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ ○

آنے والے نے اعلان کیا:

اَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ○

اور جس کے گھر تشریف لائے وہ فرماتی ہیں:

خَرَجَ مِنِّیْ نُوْرٌ ○

تو اب اگر چودھویں صدی کا ملاں حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا انکار کرے تو آپ کے نور میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔ (پ ۲۸ ع ۹)

(اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مونہوں کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے خواہ کافر برا منائیں)۔

Marfat.com

پھوکاں مار بجھایا لوڑن نور محمد والا
نور محمد کدی نہ بجھسی. وعدہ حق تعالیٰ

بزرگو، دوستو! آپ کی ولادت باسعادت کے وقت اتنی روشنی ہوئی کہ آپ کی والدہ محترمہ نے اپنے بستر پر لیٹے لیٹے شام کے محلات روشن دیکھ لئے۔

آپ کی ولادت باسعادت سے قبل آپ کے والد محترم سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ (پ۳۰ ع۱۸)

(کیا اس نے تمہیں اے نبی، یتیم نہ پایا، پھر جگہ دی)

حلیمہ سعدیہ:

مکہ کے لوگوں کا دستور تھا کہ بچوں کو دودھ بلانے کے لئے دائیاں بچوں کو لے جایا کرتی تھیں۔ اس سال بھی حسبِ معمول بہت سی دائیاں مکہ شریف میں پہنچیں اور امیروں اور مالداروں کے بچوں کو لے کر چلی گئیں۔ حضرت حلیمہ جن کے مقدر کا ستارہ چمک چکا تھا، وہ سواری کی سست رفتاری کی وجہ سے پیچھے رہ گئیں۔ جب مکہ پاک پہنچیں تو معلوم ہوا کہ تمام بچے دائیاں حاصل کر چکی ہیں، صرف ایک بچہ جو دُرِّ یتیم ہے، موجود ہے۔ اس کی طرف کسی دائی نے توجہ نہیں کی۔

لوگ کہتے ہیں کہ دائیاں میرے آقا کو یتیم سمجھ کر چھوڑ گئیں۔ میرا ایمان ہے کہ آقا علیہ السلام نے کسی دائی کو پسند ہی نہیں فرمایا تھا۔

حضرت حلیمہ کو جب کوئی بچہ نہ ملا تو اپنے خاوند سے مشورہ کرنے لگی کہ خالی ہاتھ جانا مناسب نہیں، اس لئے میں اس دُرِّ یتیم کو لے آتی ہوں۔ حلیمہ سعدیہ آستانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچی اور سید عالم کی زیارت سے مشرف ہوئیں، تو حسن

Marfat.com

رسول کو دیکھ کر دل وجان سے قربان ہوگئی۔ میرے آقا علیہ السلام نے اپنی رضائی والدہ کو دیکھا تو تبسم فرمایا۔ گویا زبانِ حال سے اشارہ فرمایا: اے حلیمہ اگر تو ساری دائیوں کے بعد آئی ہے تو میں سارے نبیوں کے بعد آیا ہوں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا اور ماتھے کا بوسہ لیا اور دائیں پستان مبارک سے دودھ پلانا شروع کیا، پھر جب بائیں پستان کو آگے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ اس لئے کہ آپ کا ایک رضاعی بھائی تھا۔ آپ کے عدل وانصاف نے یہ پسند نہ فرمایا کہ اس کے حصہ کا دودھ پیا جائے۔ پھر حضرت حلیمہ نے آپ کو اٹھایا اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئیں ؎

جھولی چہ کونین دی دولت سمیٹ لئی
کنّی سی خوش بخت دائی حضور دی

پھر اپنے خاوند کو اس بچے کی زیارت سے مشرف کیا۔ وہ بھی آپ کے حسن وجمال پر فریفتہ وشیدا ہو گئے۔ پھر جب وہ اونٹنی کا دودھ دوہنے لگا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اونٹنی کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں اس سے قبل اس کے تھن خشک رہتے تھے۔ انہوں نے دودھ دوہا، اتنا دودھ نکلا کہ حلیمہ اور اس کے خاوند نے خوب پیا اور آرام کی نیند سوئے۔ چند دن مکہ میں ٹھہرنے کے بعد حضرت آمنہ سے اجازت حاصل کی اور اپنی سواری پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو سوار کر کے اپنے علاقے کی طرف سفر کرنا شروع کیا۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میری سواری بڑی کمزور تھی، لیکن جب آپ اس پر سوار ہوئے تو اس میں برق رفتاری آ گئی، وہ تندرست وتوانا ہوگئی۔ جب

Marfat.com

کعبے کے قریب سے گزری تو تین سجدے کئے، پھر اپنا منہ آسمان کی طرف بلند کیا اور روانہ ہوگئی اور اتنا تیزی سے چلی کہ قوم کی تمام سواریوں سے آگے بڑھ گئی ۔

جتھوں جتھوں سی لنگھدی جاندی سواری کملی والے دی
اوہ راہواں بن گیاں جنت اوہ تھاواں مسکرا پیاں

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہمراہ تھیں، کہنے لگیں: اے حلیمہ! کیا یہ وہی سواری ہے جو آتے وقت چل بھی نہیں سکتی تھی۔ میں نے جواب دیا: ہاں! سواری تو وہی ہے، مگر سوار کی برکت سے اس میں تیزی آ گئی۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں، میں نے سنا کہ میری سواری کہہ رہی تھی، بخدا اس کے بچے کی بڑی عظمت و برکت ہے، میں مردہ تھی، اس نے مجھے زندہ کر دیا۔ میں نحیف و کمزور تھی، قوی و توانا کر دیا۔ اے بنی سعد کی عورتو! تمہیں معلوم ہے میری پشت پر وہ ہستی پاک سوار ہے جو سید المرسلین اور خیر الاولین والآخرین حبیب رب العالمین ہیں۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں: راستے میں دائیں بائیں جانب سے یہ آوازیں آ رہی تھیں اے حلیمہ! تو غنی ہوگئی۔ بھیڑ بکریوں میں جس منزل پر اترتی، وہ سبزہ زار نظر آتیں، جبکہ خشک سالی کا زمانہ تھا۔ جب ہم اپنی منزل پر پہنچے تو زمین خشک اور ویران تھی، مگر جب میری بکریاں چرنے جاتیں تو خوب سیر ہو کر آتیں۔ ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوتے اور خوب جی بھر کر سبھی دودھ پیتے۔

بزرگو، دوستو! حضرت حلیمہ کا گھر برکتوں سے بھر گیا ۔

Marfat.com

اسے حاجت نہ تھی اب کھانے اور پکانے کی
وہ تو بن گئی مالک خدا کے کل خزانے کی
وہ دن بھر شہر سارا گھوم لیتی تھی ۔
اسے جب بھوک لگتی تھی، لبوں کو چوم لیتی تھی

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت پنگھوڑے میں اپنی انگلی مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے تو چاند جھک جاتا۔ سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

چونکہ آپ نور تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھلونے بھی نور کے عطا فرمائے۔

(وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب

مبلغ اسلام علامہ قمر الزماں اعظمی، برطانیہ

Marfat.com

''اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے''۔

(کنز الایمان)

اسلامی عقائد میں اللہ کی ذات کے ساتھ ساتھ رسول پاک ﷺ کی ذات کو صحیح طور پہ سمجھنا اور اسے ماننا ضروری ہے ایمان بالرسالت اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا جب تک کہ رسالت و نبوت ﷺ کے حقیقی مفہوم کو سمجھا نہ جائے اور رسول ﷺ کو رسول ﷺ کی حیثیت سے نہ مانا جائے۔ بالکل اسی طرح سے جیسے کوئی خدا کا اقرار کرنے کے بعد کہے کہ میں خدا کو مانتا ہوں اور اس کے اختیار کو نہ مانے، اس کی قدرت کو نہ مانے، اس کے علم کو نہ مانے، اس کی حیات کو نہ مانے تو یقیناً وہ مسلمان نہیں ہے۔ اسی طرح سے سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول مان کر محمد رسول اللہ ﷺ پڑھنے کے بعد بھی اگر رسالت کے جو لوازمات ہیں اور وحی پاک کے جو خصائص ہیں ان کو نہیں مانتا ہے تو وہ مومن نہیں ہے۔
اب آیئے ہم دیکھیں کہ پیغمبر کون ہوتا ہے، نبی ﷺ کی حیثیت کیا ہے؟

قانون فطرت

اس کائنات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی وجہ سے ایک مخلوق کو دوسری مخلوق پر برتری عطا فرمائی۔ آپ زمین پہ بیٹھے ہوئے ہیں، اسے ہم جمادات کی دنیا، پتھروں کی دنیا کہتے ہیں یہ غیر نامی دنیا ہے۔ اس کے اندر بڑھنے کی صلاحیت نہیں ہے، چلنے کی صلاحیت نہیں ہے، محسوس کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، یہ جاندار نہیں ہے۔ لیکن اسی زمین پر پودوں کی ایک دنیا ہے، یہ پودے جاندار ہوتے ہیں، یہ پودے اپنی جگہ پر بڑھتے ہیں، یہ چھوٹے اور بڑے ہوتے ہیں، ان کی قد وقامت میں اضافہ ہوتا ہے، ان کے اندر نمو کی صلاحیت ہے اس لیے پروردگار عالم نے زمین کے مقابلے میں پودوں کو افضلیت عطا فرمائی ہے۔ زمین لاکھ بڑھ جائے پودا نہیں بن سکتی ہے۔ اس کے بعد پودوں کے مقابلے میں

Marfat.com

جانوروں کی دنیا ہے۔ جانور بڑھتے بھی ہیں اور منتقل بھی ہوتے ہیں پودا بڑھتا تو ہے لیکن اپنے مقام سے دوسرے مقام پر منتقل نہیں ہوتا، چل پھر نہیں سکتا۔ مگر جانور بڑھتا بھی ہے اور چل پھر بھی سکتا ہے۔ اس لیے پروردگار عالم نے پودوں کو بھی محتاج غذا بنایا مگر ہر پودا پوری زندگی میں اپنی روزی اپنے پیروں کے نیچے سے حاصل کرتا ہے۔ پودوں کو روزی حاصل کرنے کے لیے، خوراک حاصل کرنے کے لیے کہیں اور جانا نہیں پڑتا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس پودے کو سب کچھ وہیں عطا فرماتا ہے جہاں وہ کھڑا ہے، جہاں وہ پلانٹ (Plant) کیا گیا ہے۔ ایک پودا جب سر اٹھاتا ہے اور زمین سے اس کی کوئی کونپل نکلتی ہے تو نسیم سحر اسے جھولا جھلاتی ہے، شبنم اس کا چہرہ دھلاتی ہے، زمین اسے غذا فراہم کرتی ہے، آفتاب اسے دودھ پلاتا ہے، اس پودے کی جتنی ضروریات ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اسے وہیں پہنچا دیتا ہے جہاں وہ پودا موجود ہے کیونکہ پودا چل نہیں سکتا اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی روزی کا سامان اس کے پیروں کے نیچے پیدا فرما دیا اور پورے نظام فطرت کو اس بات پر لگا دیا ہے کہ وہ پودے کو پالیں پروان چڑھائیں۔ لیکن پودوں کے مقابلے میں جانوروں کی دنیا ہے۔ جانور کو اللہ نے پودوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ جانور چل سکتا ہے، ایک مقام سے دوسرے مقام پر جا سکتا ہے۔ اس لیے زمین پر جانور کی غذا بھی پیدا کی گئی لیکن اس غذا کے ساتھ ساتھ پابندی یہ لگائی گئی کہ جانور درخت کی طرح سے اگر اپنے پیروں پر کھڑا ہو کر روزی حاصل کرنا چاہے تو نہیں حاصل کر سکتا ہے بلکہ جانور کو چلنا پڑے گا، گھاس چرنی پڑے گی، اپنے سبزے کو پہچاننا پڑے گا، اپنی روزی تلاش کرنی پڑے گی، ہزاروں طرح کی گھاسوں میں سے اپنی خوراک کو جاننا پڑے گا، محنت کرنا پڑے گی، دن بھر مشقت کرنا پڑے گی تب وہ اپنا پیٹ بھر سکتا ہے۔ یہاں سے فطرت کا یہ قانون معلوم ہوا، قدرت کا یہ نظام معلوم ہوا کہ اللہ کی وہ مخلوق جو صلاحیت رکھتی ہے اگر وہ اپنی صلاحیت کو

Marfat.com

استعمال نہیں کرتی تو اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جانور اگر چل پھر کے روزی حاصل کرنا نہ چاہے تو وہ زندہ نہیں رہے گا۔

اشرف المخلوقات

جانوروں کے مقابلے میں ایک دنیا اور ہے جسے ہم انسانوں کی دنیا کہتے ہیں۔ انسان کو سب سے افضل بنایا گیا ہے، سب سے بہتر بنایا گیا ہے انسان بڑھتا بھی ہے، انسان چلتا بھی ہے، انسان عقل و شعور بھی رکھتا ہے، سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے، حق و باطل کا امتیاز بھی رکھتا ہے، تحقیق اور ریسرچ کی بنیادیں بھی انسان کے دماغ میں ہیں، انسان دریافت بھی کرتا ہے، انسان خوب سے خوب تر کی تلاش میں بھی رہتا ہے اور بہتر سے بہتر کی جستجو میں بھی رہتا ہے اس لیے پروردگار عالم نے زمین کو انسان کے لیے بھی غذا کا ذریعہ بنایا لیکن انسان اس طرح غذا حاصل نہیں کرے گا جیسے جانور حاصل کرتا ہے۔ جانور جہاں بھی سبزہ دیکھے گا منہ ڈالے گا۔ لیکن انسان جہاں بھی فائدہ دیکھے وہاں نہیں جھک سکتا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی روزی پر اپنے قانون کے پہرے بٹھا دیے ہیں۔ یہ حلال ہے یہ حرام ہے، یہ جائز ہے یہ ناجائز ہے۔ یہ مفید ہے یہ غیر مفید ہے، اس لیے کہ یہ انسان ہے۔ جانور حلال و حرام کی تمیز نہیں کر سکتا اس لیے اس کو اس کی فطرت کے حوالے کر دیا گیا ہے، اس کی جبلت کے حوالے کر دیا گیا ہے کہ جبلت جسے پسند کرے اسے استعمال کرے، اور جسے ناپسند کرے اسے چھوڑ دے لیکن انسان کو صرف جبلت کے حوالے نہیں کیا گیا ہے بلکہ انسان کو عقل دی گئی، انسان کو شعور دیا گیا، سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت دی گئی پھر پابندیاں لگا دی گئیں۔

قانون یہ ہے کہ جب دائرہ اختیار بڑھایا جاتا ہے تو دائرہ احتیاج بھی بڑھا دیا جاتا ہے۔ انسان بہت افضل ہے، انسان بہت عظیم ہے۔ آج دنیا میں جتنا حسن ہے، جتنا جمال ہے، جتنی رونق ہے یہ سب انسانوں کے دماغ کی پیداوار ہیں۔ یہ عظیم الشان عمارتیں، بلڈنگیں (Buildings) یہ خلاؤں میں پرواز کرنے والے انسان، یہ روشنی اور

Marfat.com

اس کے قمقمے، یہ زمین پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کرنے کے مختلف ذرائع، یہ سب انسانوں کی محنتوں کا نتیجہ ہے لیکن انسان ایک جگہ سخت ناکام ہے۔ دنیا بھر کے لیے قانون بنا سکتا ہے، لیکن اپنی زندگی کے لیے نہیں اس لیے کہ اپنی زندگی کے بارے میں وہ بہت تھوڑی معلومات رکھتا ہے۔ وہ کل کے بارے میں نہیں جانتا، وہ آنے والے زمانے کے بارے میں نہیں جانتا۔ اس لیے اگر انسان اپنی زندگی کے لیے خود کوئی قانون بنائے گا تو وہ ناکام ہو جائے گا اس لیے پروردگار عالم نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے ہر دور اور ہر عصر میں پیغمبران کرام کو بھیجا۔ اب ترتیب یہ ہے کہ زمین اگر ترقی کر جائے تو جانور نہیں بن سکتی، جانور ترقی کر جائے تو انسان نہیں بن سکتا اور انسان ترقی کر جائے تو نبی نہیں بن سکتا ہے۔ اس لیے کہ انسانوں کو صرف عقل دی گئی ہے اور نبی کو وحی کا منصب دیا گیا ہے، وحی پاک عطا فرمائی گئی ہے۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی (الکہف ۱۱۰)

(ترجمہ: اے محبوب! تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔ مجھے وحی آتی ہے۔ (کنزالایمان))

یعنی میرا امتیاز یہ ہے کہ میں چہرے مہرے میں تم جیسا ہوں اور فیشیل آف آؤٹ لک (Facial of Out Look) میں تم جیسا ہوں۔ مگر وحی پاک کی بنیاد پر میں تم سے اتنا ممتاز ہوں جیسے تم جانور سے ممتاز ہو۔ جانور ترقی کر کے انسان نہیں بن سکتا ہے اس لیے کہ انسان کو عقل دی گئی ہے، انسان کو شعور دیا گیا ہے، سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت دی گئی ہے، انسان ترقی کر کے نبی نہیں بن سکتا اس لیے کہ نبی کو وحی عطا فرمائی گئی ہے۔ وہ براہ راست مبداء فیاض اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے علم حاصل کرتا ہے اور ساری کائنات کو تقسیم کرتا ہے۔

یہ بات سمجھ لینے کے بعد آپ نبی کی عظمتوں سے واقف ہو سکتے ہیں، جان سکتے ہیں کہ نبی کو علم کا ایک ایسا ذریعہ دیا گیا ہے جہاں تک انسان کی رسائی نہیں ہو سکتی، جہاں انسان پہنچ ہی نہیں سکتا۔ ہزار کوشش کرے، ہزار ترقی کرے مگر وہ نبی نہیں بن سکتا، نبی کے مرتبہ علم کو نہیں پہنچ سکتا اس لیے کہ بندے اور خدا کے درمیان میں نبی کی ذات ایک ''برزخِ

Marfat.com

کبریٰ'' ہے۔ایک طرف وہ اللہ سے واصل ہے اور دوسری طرف بندوں سے قریب ہے۔ نبی کی ذات اللہ سے لیتی ہے اور بندوں میں تقسیم کرتی ہے، خدا سے لیتی ہے اور بندوں کو عطا کرتی ہے، اللہ سے نبی قانون لیتا ہے اور بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ورنہ عالم یہ ہے کہ ہم بولتے ہیں تو ہمارا بولنا، ہمارا بولنا ہوتا ہے اور ہزاروں غلطیاں بھی کرتے ہیں۔مگر نبی بولتے ہیں تو اللہ ارشاد فرماتا ہے وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (النجم ۳۔۴)

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔(کنز الایمان) یعنی محمد رسول اللہ ﷺ اپنی جانب سے کچھ نہیں فرمایا کرتے، جو کچھ فرماتے ہیں فرمانِ الٰہی ہوتا ہے۔ نبی کی زبان سیف قضاء کی حیثیت رکھتی ہے۔وہ جو بول دیتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ ہماری سچائی کا یہ عالم ہے، ہمارے صدق کا یہ معیار ہے کہ ہم کسی حقیقت کو دیکھ کر بولتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ سچ ہے۔مثال کے طور پر سامنے کوئی واقعہ ہو گیا اور آپ نے بیان کیا ہم نے کہا یہ واقعہ سچ ہے۔یعنی واقعہ ہو جائے اور ہم دیکھ کر بولیں تو اسے سچ کہا جاتا ہے مگر نبی کا یہ عالم ہے کہ جو بول دیں حالات کو ویسا ہونا پڑتا ہے، واقعات کو ویسا ہونا پڑتا ہے۔

جو شب کو کہہ دیا دن ہے تو دن نکل آیا
جو دن کو کہہ دیا شب ہے تو رات ہو کے رہی
تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

نبی کے اس منصب کو نہ تسلیم کرنے والے، نبی اور غیر نبی میں اس فرق کو نہ ماننے والے ہمیشہ دھوکہ کھاتے رہے، ہمیشہ نقصان اٹھاتے رہے اور ہمیشہ نبوت کے منصب کے بالواسطہ انکاری رہے۔وہ شخص نبی کو مان ہی نہیں سکتا جو نبی کے منصب کو نہ مانے، جو نبی کی عظمت کو نہ مانے اور جو نبی کے وقار کو نہ مانے۔

اختیارِ مصطفیٰ ﷺ

آپ کبھی کبھی یہ دیکھتے ہوں گے، یہ محسوس کرتے ہوں گے کہ تاریخ سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ پر الزام عائد کرتی ہے کہ اللہ کے رسول بہت مجبور ہیں اللہ کے

Marfat.com

رسول ﷺ کو اختیار نہیں ہے، اللہ کے رسول ﷺ حالات کے دباؤ میں ہیں، یہ ساری باتیں تاریخ میں آپ کو ملیں گی۔ مثال کے طور پر اللہ کے رسول تاجدار دو عالم سرور کائنات ﷺ کعبۃ اللہ کی دیواروں کے نیچے اپنے پروردگار کا سجدہ کر رہے ہیں، خیال آتا ہے کہ ہم کعبہ کے اندر بھی جا کر دیکھیں۔ آخر ان کے جد امجد کی تعمیر ہے، جناب ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ہے، اسی کعبہ کی دیواروں کے نیچے ان کی آمد کے لیے دعائیں کی گئی ہیں۔ ان کے لیے تمنائیں کی گئی ہیں اس لیے وہ کعبہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کلید بردار کعبہ عثمان ابن طلحہ سے کہتے ہیں، ''کنجی مجھے دے دو۔ میں اپنے رب کے گھر میں اپنے رب کا سجدہ کرنا چاہتا ہوں۔'' عثمان اس وقت مسلمان نہیں تھے کافر تھے، کہتے ہیں ''اے محمد! (ﷺ) یہ کنجی یہودیوں کو مل سکتی ہے، نصرانیوں کو مل سکتی ہے، صابیوں کو مل سکتی ہے مگر تمہیں نہیں مل سکتی۔ اس لیے کہ کعبہ کے اندر ہمارے خدا رکھے ہوئے ہیں اور تم ہمارے خداؤں کو برا بھلا کہتے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے خداؤں کے دشمن کو چابی عطا کر دیں۔'' آپ اندازہ کیجئے، بظاہر اللہ کے رسول ﷺ اتنے مجبور نظر آتے ہیں کہ کلید بردار کعبہ یعنی کنجی اٹھانے والے سے کنجی مانگ رہے ہیں نماز پڑھنے کے لیے۔ لیکن اختیار کا یہ عالم ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ''عثمان! کل یہ کنجی میرے پاس ہوگی اور میں تمہیں دوں گا پھر قیامت تک تم سے کوئی نہ لے سکے گا۔'' پتہ یہ چلا کہ جہاں جہاں تاریخ نبی پر جبر کا الزام عائد کرنے گی وہیں، وہیں حدیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نبی کے علم اور اختیار کا چرچا کرتی نظر آئے گی، نبی کی عظمتوں کا اظہار کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ نبی کو حدیث مصطفیٰ کی روشنی میں پڑھو، اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ''کل یہ کنجی میرے پاس ہوگی''..... کیا مطلب؟ یعنی مکہ فتح ہو جائے گا۔ آج تم قابض ہو کل اس شہر پر میرا قبضہ ہوگا، یہ کنجی میرے پاس ہوگی اور میں تمہیں دوں گا۔ یہ دوسرا اختیار ہے، یہ دوسرا علم ہے جو نبی بتا رہے ہیں کہ بڑے بڑے سلاطین قریش مارے جائیں گے، ابوجہل مارا جائے گا، عتبہ اور شیبہ مارا جائے گا۔ مگر تم اس وقت بھی زندہ ہو گے تب تو یہ کنجی تمہیں میں دوں گا۔ زندگی کی ضمانت لے رہے ہیں، زندگی کے

Marfat.com

بارے میں باضابطہ ضمانت دے رہے ہیں کہ تم اس وقت بھی زندہ رہو گے اور قیامت تک تم سے کوئی نہ لے سکے گا مگر ظالمو! سنو! اس میں دو باتیں آپ ﷺ نے بتائیں یعنی قیامت تک تمہارا خاندان زندہ رہے گا۔ ہزاروں قومیں مٹیں گی، ہزارون طبقات الٹیں گے، ہزاروں قوموں کے سر سے اقتدار چھینا جائے گا، ہزاروں قومیں خاک وخون میں تڑپیں گی، ہزاروں قومیں صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گی۔ مگر تمہارا خاندان قیامت تک موجود رہے گا اور یہ چابی اس کے پاس رہے گی۔ آپ اندازہ کریں بظاہر یہ مجبوری نظر آتی ہے کہ نبی چابی طلب کر رہے ہیں لیکن اختیار اور علم یہ ہے کہ زندگی کی ضمانت دے رہے ہیں، فتح مکہ کی خبر دے رہے ہیں، حیات کے طول کی خبر دے رہے ہیں اور قیامت تک عثمان ابن طلحہ کے خاندان کی بقا کی خبر دے رہے ہیں۔ کیا یہ علم مصطفیٰ نہیں ہے، کیا یہ اختیار نہیں ہے؟ یاد رکھیے کسی کے لیے بھی علم کے ساتھ اختیار کا ہونا ضروری ہے۔ اگر علم پایا گیا اور اختیار نہیں پایا گیا تو علم بے کار ہے اور اختیار پایا گیا اور علم نہیں ہے تو اختیار بے کار ہے۔ مثال کے طور پر ایک حاکم ہے جو جانتا ہے کہ اس علاقہ میں فلاں فلاں مجرم ہیں لیکن وہ مجرم اتنے طاقتور ہیں کہ حاکم بے بس ہے وہ ہاتھ نہیں ڈال سکتا، علم تو ہے مگر اختیار نہیں ہے۔ یہ بے بسی جرم کو روک نہیں سکتی۔ اسی طرح سے کوئی شخص ہے جو حاکم ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ اس علاقے میں کون کون لوگ مجرم ہیں لیکن پکڑنے کی طاقت رکھتا ہے یعنی اختیار ہے مگر علم نہیں ہے تو یہ بھی اس کے لیے بے کار ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے سرور کائنات ﷺ کو عالم بھی بنایا اور مختار کل بھی بنایا ہے یعنی وہ علم بھی رکھتے ہیں اور اختیار بھی رکھتے ہیں۔

اس علم اور اختیار کا مظاہرہ ہر اس مقام پر آپ کو نظر آئے گا جہاں تاریخ ان پر مجبوری کا الزام عائد کرے گی۔ اللہ کے رسول تاجدار دوعالم ﷺ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرما رہے ہیں۔ بظاہر تاریخ یہ کہتی ہے کہ آپ نے اپنا گھر چھوڑا، اپنا وطن چھوڑا، حالات ایسے تھے کہ آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا جا رہا تھا اس لیے آپ کو ہجرت کرنا پڑی، ہجرت آپ کی ضرورت تھی۔ معاذ اللہ، یا آپ کی مجبوری تھی؟ مگر آپ ذرا سوچیں یہاں بھی اختیار کے

Marfat.com

کتنے چشمے پھوٹتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اللہ کے رسول تاجدار دوعالم ﷺ غارِ حرا میں ہیں اور اوپر کافر ٹہل رہے ہیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ''یا رسول اللہ ﷺ ہم یہاں نیچے موجود ہیں اوپر کافر ٹہل رہے ہیں ایک ذرا وہ نیچے نظر ڈالیں تو ہم نظر آجائیں گے۔'' تو اللہ کے رسول ﷺ اپنے اللہ کے بخشے ہوئے اختیار واعتماد کی بنیاد پر کہتے ہیں ''لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا'' (التوبہ ۴۰) ترجمہ: ''غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' (کنزالایمان) یعنی اے ابوبکر غم نہ کرو ہمارے ساتھ ہمارا خدا ہے، ہمارے ساتھ ہمارا پروردگار ہے۔ اس میں چند باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ خبر دے رہے ہیں کہ یہ کافر نیچے دیکھ ہی نہیں سکتے۔ تم سمجھتے ہو یہ دیکھیں گے مگر نہیں دیکھ سکتے۔ دوسری یہ خبر دے رہے ہیں کہ کافر ہم پہ غلبہ حاصل نہیں کریں گے اور تیسری یہ خبر دے رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ ہمارا خدا ہے اس لیے غم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مشیت کو نبی کا یہ جملہ اتنا پسند آیا کہ مشیت نے نبی کے اس قول کو اپنا قول بنا کر قرآن میں نازل فرمادیا ''اِذْیَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا'' (التوبہ ۴۰) ترجمہ: جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے (کنزالایمان) یعنی وہ لمحہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو جب پیغمبر اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے، غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے اور قرآن نے صدیق اکبر کو صاحب کہہ کر صحابیت پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت اس منصب سے انکار نہیں کرسکتی ہے۔

علمِ نبی مختار ﷺ

اللہ کے رسول ﷺ غار ثور سے نکل کر مدینے کی طرف جارہے ہیں۔ یہ بھی بڑا دردناک لمحہ ہے، بظاہر وہ جارہے ہیں، بظاہر وہ مکہ چھوڑ کر جارہے ہیں۔ مکے والوں نے اعلان کیا ہے جو نبی کو گرفتار کرے گا اس کو سو (۱۰۰) سرخ (لال) اونٹ دیئے جائیں گے۔ اسے سونے سے لاد دیا جائیگا۔ کئی قافلے رسول پاک ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے نکلے ہیں۔ اسی میں ایک شخص ہے جس کا نام سراقہ مدلّجی ہے۔ جو رسول پاک ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے حضور ﷺ کے بہت قریب آجاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ حضور سرور کائنات محمد رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ بہت قریب ہیں وہ آپ پر کمند ڈالنا چاہتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ پلٹ کر دیکھتے ہیں کہ اس کے گھوڑے کے سموں کو زمین دبا لیتی ہے۔ وہ آگے بڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا اسے بڑی حیرت ہوئی۔ میں شہسوار بھی ہوں، میں عرب کا بہادر بھی ہوں، میرا گھوڑا چند بہترین گھوڑوں میں سے ہے مگر زمین میں سے اپنے پیر نہیں اٹھا پا رہا۔ اس نے سوچا شاید اس میں زمین کی کوئی خصوصیت ہوگی۔ اس نے نبی ﷺ سے کہا "آپ دعاء کیجئے کہ میں یہاں سے واپس چلا جاؤں۔" حضور رحمۃ العالمین ہیں اپنے دشمن کے لیے دعاء کرتے ہیں۔ اگر وہ چاہتے تو گھوڑے کو وہیں جمائے رکھتے اور دنیا دیکھتی کہ نبی ﷺ کے گستاخ کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے؟ کہ نبی ﷺ کے گستاخ کو زمین بھی معاف نہیں کرتی ہے مگر حضور نے دعاء فرما دی۔ ایک مرتبہ پھر اسے خیال آیا کہ شاید یہ زمین کی وجہ سے ایسا ہوا ہوگا، زمین نرم رہی ہوگی یا ریت میں گھوڑے کا پیر دھنس گیا ہوگا۔ اس نے دوبارہ حملہ کرنا چاہا تو زمین نے اسے اس کے گھٹنوں تک نگل لیا۔ اب اسے محسوس ہوا کہ محمد عربی ﷺ پیغمبر ہیں انہیں گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے کہا "اب مجھے اجازت دیجئے کہ میں واپس جاؤں، مجھے معاف کر دیجئے اور دعاء کیجئے کہ زمین میرے گھوڑے کے قدموں کو چھوڑ دے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو بھی اس راستے سے آئے گا اسے واپس کر دوں گا اور آپ تک کسی کو پہنچنے نہیں دوں گا۔"

اللہ کے رسول ﷺ نے صرف یہی نہیں دیکھا کہ زمین نے اس کے گھوڑے کے قدم کو پکڑ لیا ہے بلکہ اس کے دل میں اس خواہش کو بھی دیکھ رہے تھے کہ یہ سونے کے لالچ میں آیا ہے اس امید پر آیا ہے کہ میں نبی کو گرفتار کر کے لے جاؤں گا تو مجھے سونا ملے گا۔ اللہ کے رسول تاجدار دو عالم ﷺ نے فرمایا "سراقہ! میں تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ (شہنشاہ ایران) کے کنگن دیکھ رہا ہوں۔" تم عربوں کا سونا چاہتے تھے؟ تم عربوں کی دولت چاہتے تھے؟ تم مکے والوں کا انعام لینے کے لیے آئے تھے؟ سو اونٹ چاہتے تھے؟ سونا چاہتے تھے؟ میں تو کسریٰ ایران کے تاجدار کا زرنگار کنگن دیکھ رہا ہوں جو تمہارے ہاتھوں میں ہوگا۔ یعنی اے سراقہ دشمن بن کر آئے ہو مگر میں ایسا دینے والا ہوں کہ میرے در سے تم بھی مایوس نہیں جا سکتے ہو۔ مجھے گرفتار کرنے آئے تھے، مجھے قیدی بنانے آئے تھے، مجھے واپس لے جانے

Marfat.com

کے لیے آئے تھے، مجھے میرے قاتلوں کے حوالے کرنے آئے تھے۔مگر میں تمہارے ہاتھوں میں دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور (Super Power) کسریٰ کے بادشاہ کا کنگن دیکھ رہا ہوں۔آپ اندازہ فرمائیں کیسے رحیم ہیں۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ ہجرت کے موقعہ پر بظاہر مجبوری کے ساتھ ہجرت کر رہے ہیں۔مگر اختیار کا یہ عالم ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کو سرخمیدہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔کسریٰ فتح ہوگا اور اس کا کنگن تمہیں ملے گا۔

جہاں جہاں تاریخ نبی پہ جبر کا الزام عائد کرے گی وہیں وہیں سرور کائنات ﷺ کے اختیار کا چشمہ پھوٹتا ہوا نظر آئے گا، حدیث پاک میں ان کی عظمتوں کا تذکرہ ہوگا۔

اب آپ اندازہ کیجئے اللہ کے رسول ﷺ کا زمانہ گزر چکا ہے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکمراں ہیں اور ان کی حکومت کے زمانے میں اسلامی فوجیں ایران کی طرف بڑھ رہی ہیں۔غالباً قادسیہ فتح ہو چکا ہے اور قادسیہ سے آگے ایران کی سرحدوں میں داخل ہونے کا اسلامی فوجیں ارادہ کر رہی ہیں۔ایسے موقعہ پر جناب سراقہ بیمار پڑتے ہیں، بیماری اتنی بڑھتی ہے کہ نبض کمزور چلنے لگتی ہے، دل کی دھڑکنیں اُلجھ جاتی ہیں، زندگی کی امید باقی نہیں رہتی۔صحابہ جمع ہو جاتے ہیں۔''سراقہ آپ بیمار ہیں ایسے موقعے پر کوئی وصیت کی جاتی ہے کوئی وصیت کرنی ہو تو کر دیجئے۔'' جناب سراقہ بڑے اعتماد کے ساتھ کہتے ہیں! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اس بیماری میں مر جاؤں گا نہیں! نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔میرے آقا ﷺ نے فرمایا تھا سراقہ! میں تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن دیکھ رہا ہوں۔ابھی میں نے وہ کنگن پہنا ہی نہیں ہے، تو ابھی موت کیسے گی۔'' موت اپنا وقت بدل سکتی ہے مگر نبی ﷺ کے فیصلے میں غلطی نہیں ہو سکتی ہے

جو شب کو کہہ دیا دن ہے تو دن نکل آیا
جو دن کو کہہ دیا شب ہے تو رات ہو کے رہی

Marfat.com

پھر وہ وقت آیا کہ جب سیدنا عمر فاروقؓ کے زمانے میں ایران فتح ہوا اور حضور سرور کائنات ﷺ کے حکم کے مطابق لوگ کنگن تلاش کر رہے تھے۔ کسریٰ کے خزانوں میں اس کا کنگن نہیں ملا۔ سپہ سالار اسلام نے خبر دی کہ کنگن نہیں مل رہا ہے۔ جناب عمر فاروقؓ نے کہا "یہ ممکن نہیں ہے! تلاش کرو، وہ کنگن تو دراصل رسول پاک ﷺ نے سراقہ کے ہاتھوں میں پہنا دیا تھا۔" اس کے بعد پھر تلاش جاری رہی، اور کنگن ملا۔ جناب عمر فاروقؓ نے خود اپنے ہاتھوں سے پہنایا اور کہا کہ سراقہ! "وہ لمحہ یاد کرو جب تم میرے رسول پاک ﷺ کو گرفتار کرنا چاہتے تھے، انہوں نے تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ جیسے تاجدار کا کنگن پہنا دیا تھا یہ تمہاری امانت ہے اسے تم پہن لو۔" اس کے بہت دنوں کے بعد جناب سراقہؓ بیمار ہوئے اور موت آئی۔

اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ صحابہ کرام میں ہر فرد کو سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کے علم پر بھی اعتماد تھا، ان کے اختیار کو بھی وہ تسلیم کرتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ حضور رحمت عالم سرور کائنات ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں وہ لوح محفوظ کو دیکھ کر فرماتے ہیں، کائنات کا مشاہدہ کر کے فرماتے ہیں۔ ان کے سامنے حال اور مستقبل سب برابر ہیں۔ پروردگار عالم نے انہیں اپنے فضل سے وہ سارے علوم عطا فرما دیئے ہیں اور ان علوم کے ساتھ ساتھ اختیارات بھی جس کے ذریعہ سے وہ کونین پر مکمل حکمرانی کر سکیں اور کونین کو اپنے مزاج اور اپنے ذہن کے مطابق تشکیل فرما سکیں۔ وہ نگاہوں سے عالم کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

حضور رحمت عالم سرور کائنات ﷺ کی حیات طیبہ میں اس طرح کے بے شمار واقعات ملیں گے جن سے بظاہر انسان یہ محسوس کرے گا کہ اللہ کے رسول ﷺ شاید یہاں کمزور ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ عالم مجبوری میں دشمنوں کا مقابلہ کر رہے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ آپ دیکھئے! غزوۂ خندق کا موقعہ ہے۔ یہ غزوۂ خندق کا ایک ایسا واقعہ ہے جس کو تمام مفسرین مؤرخین اور خود قرآن عظیم نے انتہائی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

Marfat.com

غزوہ خندق

یہ ایسا موقعہ تھا جب اللہ کے رسول ﷺ کی فوج اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ باہر نکل کر جنگ کر سکے۔ تو اپنے شہر کی حفاظت کے لیے صحابہ کرام نے اپنے ہاتھوں سے خندق کھودی اور خندق کھودنے میں اللہ کے رسول ﷺ شریک تھے۔ بڑے بڑے وزنی پتھر اٹھاتے، پھاوڑے چلاتے۔ تین تین روز تک اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے شکم ناز سے پتھر باندھے رکھا۔ اس لیے کہ بھوک کی شدت شاید کام کرنے میں مددگار ثابت نہ ہو۔ ان کے صحابہ بھی بھوکے ہیں اور اپنے شہر کے دفاع کے لیے خندق کھود رہے ہیں۔ شہر کے چاروں طرف گڑھے کھود رہے ہیں تا کہ دشمن شہر کے اندر آنے نہ پائے۔ یہ عسرت کا عالم ہے، یہ تکلیف کا عالم ہے، ایسے موقع پہ ایک ایسا پتھر ابھرتا ہے جو چٹان نما ہے اور خندق کے راستے میں ہے اسے توڑنا بہت ضروری تھا ورنہ اس پتھر پر پیر رکھ کر دشمن سامنے آ سکتا تھا۔ تمام صحابہ نے اس پتھر کو توڑنا چاہا، پھاوڑے پہ پھاوڑے مارتے رہے، تیر پہ تیر مارتے رہے، تیشے پہ تیشے چلاتے رہے مگر پتھر ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ اللہ کے رسول تاجدار دوعالم ﷺ نے فرمایا ''ہٹو! مجھے آزمانے دو۔'' آپ نے تیشہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور مارا تو پتھر کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا اور اس سے جو روشنی نکلی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پتھر کی روشنی میں قیصر و کسریٰ کی حکومت کو مفتوح ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، قیصر (شہنشاہ روم) بھی شکست کھا گیا ہے اور کسریٰ بھی مسلمانوں کے قدموں میں جھک گیا ہے۔

آپ اندازہ فرمائیے کہ یہ کتنا عظیم اعلان تھا۔ ابھی تو اپنا شہر بچانا چاہتے ہیں، ابھی تو اپنی آبادی بچانا چاہتے ہیں، ابھی تو اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لیے خندق کھود رہے ہیں، ابھی تو آپ دفاعی جنگ کر رہے ہیں۔ بظاہر تاریخ یہ کہتی ہے کہ پیغمبر ﷺ دفاعی جنگ پر مجبور کر دیے گئے تھے۔ دفاعی رویہ (Defensive Attitude) سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بتاتا ہے، حدیث پاک بتاتی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اس وقت

Marfat.com

بھی مجبور نہیں تھے بلکہ اس وقت بھی قیصر و کسریٰ کی تقدیر کا فیصلہ فرما رہے تھے۔ اس سپر پاور (Super Power) کو مسلمانوں کے قدموں میں جھکا رہے تھے۔ سرور کائنات ﷺ مختار کل بن کر جلوہ گر ہوئے تھے۔ کہیں بھی کسی بھی منزل میں ان پر مجبوری کا الزام عائد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ پھر آپ یہ کہہ سکتے ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو یہ بتائیے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے پتھروں کی چوٹیں کیوں کھائیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے زخم کیوں برداشت کیے؟ اللہ کے رسول ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، حضور سید عالم ﷺ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے انہیں شعب ابو طالب میں تین سال تک قید رکھا گیا ان کے صحابہ نے گھاس تک کھایا، بچوں نے چمڑے چبائے اور بہت سے لوگوں نے جان دے دی۔ اگر اللہ کے رسول ﷺ مختار تھے، اللہ کے رسول ﷺ کو قدرت نے اختیارات عطا فرمائے تھے تو ان مصائب سے انہوں نے اپنی قوم کو بچایا کیوں نہیں؟

اُسوہ حسنہ

پیغمبر ہادی بن کر آتا ہے ایک نظام لے کر آتا ہے۔ پیغمبر کی زندگی کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی حیات کو اسوۂ حسنہ بنا کر پیش کرے پوری قوم کے لیے، پوری دنیا کے لیے۔ اگر اللہ کے رسول ﷺ بدر و حنین اور خندق و خیبر کو معجزے سے فتح فرما لیتے، اللہ کے بخشے ہوئے اختیار سے کافروں کو تباہ کر دیتے تو اسلام آگے نہیں بڑھتا۔ دنیا یہ کہتی کہ وہ پیغمبر ﷺ تھے انہوں نے معجزے سے فتح فرمایا ہم تو پیغمبر ﷺ نہیں ہیں ہم وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا تھا؟ اس لیے اللہ کے رسول ﷺ بھوکے رہے تاکہ اسلام کے لیے ہمیں بھوکے رہنے کا سلیقہ مل جائے، اللہ کے رسول ﷺ پیٹ پر پتھر باندھتے رہے تاکہ دین کا کام کرنے کے لیے ہمیں پیٹ پر پتھر باندھنا پڑے تو ہم باندھیں، اللہ کے رسول ﷺ اپنے راستے میں کانٹے بچھانے والوں کو دعائیں دیتے رہے تاکہ ہمارے راستے میں بھی کانٹے بچھائے جائیں تو ہم بھی ان کو دعائیں دیں، اللہ کے رسول ﷺ اپنے

Marfat.com

جسم ناز پر گندگی کو برداشت کرتے رہے تا کہ دنیا اگر الزامات کی گندگی ہمارے معاشرے کے جسم پہ ڈالے تو ہم اس کو برداشت کر کے خود اس کو صاف کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ اللہ کے رسول تاجدار دو عالم ﷺ نے ہر غم اس لیے برداشت کیا، ہر تکلیف اس لیے برداشت کی کہ اسلام صرف رسول پاک ﷺ کے زمانے کا مذہب نہیں تھا، اسلام صرف عہد صحابہ کا مذہب نہیں تھا، اسلام قیامت تک کے لیے تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ کی تکلیفیں جو تھیں وہ اختیاری تھیں اضطراری نہیں تھیں۔ بربنائے اضطرار نہیں برداشت کر رہے تھے بلکہ بربنائے اختیار برداشت کر رہے تھے۔ وہ جانتے تھے، وہ چاہتے تو سب کچھ ہو سکتا تھا وہ چاہتے تو اشارے سے کفر کی دنیا تباہ ہو سکتی تھی، وہ چاہتے تو اشارہ فرماتے اور طائف کے دونوں طرف کی پہاڑیاں طائف والوں پہ ڈال دی جاتیں۔ لیکن آپ اگر ایسا کرتے تو نبی ﷺ کے معجزات میں ایک معجزہ کا اور اضافہ ہو جاتا اور دنیا یہ کہتی کہ نبی ﷺ نے دشمنوں کا مقابلہ کیا، نبی ﷺ نے اسلام پھیلایا تو معجزے کی طاقت سے پھیلایا ہم یہ کام کیسے کر سکتے ہیں۔ اس لیے اللہ کے رسول بھوکے رہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فاقہ کیا، اللہ کے رسول ﷺ نے تکلیفیں برداشت کیں، اللہ کے رسول ﷺ نے الزام برداشت کیے، اللہ کے رسول ﷺ نے زخم برداشت کیے، اللہ کے رسول ﷺ نے تیر کھائے، اللہ کے رسول ﷺ کے دندان مبارک شہید کیے گئے، اللہ کے رسول ﷺ کے دہن پاک میں باضابطہ طور پر تیر کی انی چبھی، اللہ کے رسول تاجدار دو عالم ﷺ نے وہ تمام زحمتیں برداشت کیں جو دین کے راستے میں ایک مومن برداشت کر سکتا تھا اور اس طرح سے انہوں نے ہمیں تعلیم دی، ہمیں سبق دیا کہ جب میں پیغمبر ہو کر اللہ کا محبوب ہو کر، یہ سب کچھ برداشت کر رہا ہوں تو تم بھی سب کچھ برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ، تم بھی ہر زخم گوارہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اس کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انہیں ان باتوں کے حوالے سے مجبور کہا جائے انہیں بے بس کہا جائے انہیں بے سہارا کہا جائے ان کی شخصیت پر ان کے علم پر اور ان کی زندگی پر الزام عائد کیا جائے۔

Marfat.com

سونے کے پہاڑ

اہل عرب کبھی کبھی کہا کرتے تھے کہ پیغمبر ﷺ اگر ہمارے لیے دولت کا سامان فراہم کر دیں تو ہم ایمان لائیں گے، اگر یہ زمین سونا اگلنے لگے تو ہم ایمان لائیں گے، اگر ہماری غربتیں ختم ہو جائیں تو ہم ایمان لائیں گے۔ مگر اللہ کے سول ﷺ انسانوں کے اس مزاج کو تسلی نہیں دینا چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تو غربت ختم ہو جاتی، وہ چاہتے تو عرب کی زمین سونا اگلنے لگتی، وہ چاہتے تو یہ سب کچھ ہوتا لیکن اگر وہ ایسا کرتے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ لوگ ہمیشہ دین کو دنیاوی فائدے کے لیے قبول کرتے، دنیاوی مفاد کے لیے قبول کرتے، دین اخلاص چاہتا ہے۔ دین یہ نہیں چاہتا ہے کہ اس کو قبول کرنے والے اپنی دنیا کے لیے قبول کریں، اس کو قبول کرے والے اپنے فائدے کے لیے قبول کریں اس کو قبول کرنے والے اپنی دنیا بنانے کے لیے قبول کریں۔ اس لیے آقائے دو عالم سرور کائنات ﷺ نے ان کی یہ بات قبول نہیں فرمائی البتہ اپنے اختیار کا اعلان فرمایا "لو شئت لسعت معی الجبال ذھبا" اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ پہاڑ سونا بن کر چلیں، یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ سونے کے ہو جائیں لیکن فرمایا سونے کے بن کر چلیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں جہاں چاہوں وہاں یہ پہاڑ سونا بن کر میرے ساتھ رہیں لیکن میں تو تمام انسانوں کو قانون دینے آیا ہوں، انسانوں کو نظام زندگی دینے آیا ہوں، انسانوں کے لیے اسوۂ حسنہ بننے کے لیے آیا ہوں، ایک مکمل معیار بننے کے لیے آیا ہوں، ایک ایسا نظام پیش کرنے کے لیے آیا ہوں کہ آئندہ آنے والی امت اس پہ عمل کر سکے۔ میں پہاڑوں کو سونا بنا دوں تو دنیا یہ کہے گی کہ پیغمبر نے دولت کی طاقت کی بنیاد پر اسلام پھیلایا تھا۔ اس لیے میں فاقہ کر کے، زخم برداشت کر کے، اپنے ساتھیوں کی تکلیفیں گوارہ کرتے ہوئے اسلام کو غالب کر کے رہوں گا تا کہ امتی ہر دور میں فاقہ کی زندگی اور تکلیف کی زندگی میں بھی اسلام کے غلبہ کی امید کر سکے اور میرے رول کو اور میرے اسوۂ حسنہ کو اپنا سکے۔ اللہ کے رسول سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ایک ایسا نمونہ ہے کہ جس پہ عمل کر لینے کے بعد ہم کامیابیوں کی تمام منزلیں اور کامیابیوں کی تمام عظمتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ خدائے قدیر و جبار ہمیں پیارے

Marfat.com

رسول ﷺ کے اسوۂ حسنہ پہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کے نظام زندگی کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وہ کیسے عظیم تھے، وہ کیسے بزرگ تھے، وہ کیسے محترم تھے، کتنے اختیارات تھے ان کے اس کا اندازہ کرنا ہو تو اس روایت کو دیکھو کہ اللہ کے رسول تاجدار دو عالم ﷺ ایک پہاڑ پر تشریف فرما ہیں ان کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں، جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ نے دیکھا کہ پہاڑ لرز رہا ہے، کانپ رہا ہے، تھرا رہا ہے، جیسے کسی کو جاڑے والا بخار آ گیا ہو، صحابہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ پہاڑ لرز رہا ہے۔" تو اللہ کے رسول ﷺ نے اپنا پیر پہاڑ کے اوپر مارا اور کہا! "اے پہاڑ ٹھہر جا! تجھ پہ ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔"

اپنے نبی ہونے کے بارے میں تو وہ جانتے تھے، صدیق اکبرؓ کو صدیق انہوں نے خود بنایا تھا لیکن شہید ہونے والے ابھی شہید ہوئے نہیں، ابھی تو حضور کے سامنے موجود ہیں مگر جناب عثمان غنیؓ اور علی مرتضیٰؓ کی شہادت کی خبر خود اللہ کے رسول دے رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ ڈاکٹر اقبال کے سامنے ایک جرمنی کے پروفیسر نے یہ روایت پڑھی اور پڑھنے کے بعد کہا تھا۔ "کہ کبھی کبھی انسان کا دماغ جو عجائب کا مجموعہ ہوتا ہے ایسی کیفیتیں پیدا کر دیتا ہے۔ لوگ اپنے نبی سے اتنے ڈرتے تھے، ان کی اتنی ہیبت تھی دلوں میں کہ انہوں نے پہاڑ کو لرزتا ہوا محسوس کیا ہوگا پہاڑ لرزا نہیں ہوگا۔"

ڈاکٹر اقبال نے کہا! "تم شاید ایمان کو سمجھتے نہیں ہو۔ کافر ہو، مستشرق ہو، تم کیا جانو کہ ایمان کی طاقت کیا ہے؟ نبی تو نبی آج بھی ان کا امتی اگر ایمان کا کوئی قدم پہاڑ پہ رکھے تو وہ لرزہ براندام ہو سکتا ہے۔" نبی کی شان تو بڑی عظیم ہوا کرتی ہے۔

وہ دنائے کل، ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا

Marfat.com

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقان وہی یٰسین وہی طٰہٰ

اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے تمام اختیار کے باوجود، اپنے علم کے باوجود، مستقبل پر گہری نظر رکھنے کے باوجود، تبلیغ کے راستے میں ہر زخم برداشت کیے۔ ہر تکلیف گوارہ کی، ہر غم برداشت کیا، ہر کرب کے راستے سے گزرے لیکن ہم بہت آرام سے تبلیغ کرنا چاہتے ہیں، آسائشوں کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اگر دین کا کام بھی کرتے ہیں تو اس سے دنیاوی مفاد ہماری نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے میں نے ایک صاحب سے کہا ''نماز پڑھیے۔'' انہوں نے پڑھنا شروع کردی۔ کچھ دنوں کے بعد آ کر کہا۔ ''حضور نماز مجھ کو سہتی نہیں ہے۔'' کیا ہوا؟ تو کہا ''جب سے نماز پڑھی ہے بہت سے نقصانات ہمارے ہو گئے ہیں۔'' میں نے کہا معاذ اللہ! ''کیا تم نماز فائدے کے لیے پڑھتے ہو؟ کیا تم نماز اس لیے پڑھتے ہو کہ تمہارے کاروبار میں برکت ہو جائے؟ ٹھیک ہے نماز پڑھنے سے کاروبار میں برکت بھی ہو جائے گی مگر نماز بندگی ہے تجارت نہیں ہے۔ تم اپنے اللہ سے تجارت کرنا چاہتے ہو ہر کام میں اپنا ذاتی اور مادی فائدہ دیکھنا چاہتے ہو۔''

اللہ کے رسول تاجدار دو عالم ﷺ کی تبلیغی اور داعیانہ زندگی کا یہ عالم ہے کہ وہ چاہتے تو اپنے لیے سب کچھ جمع فرما لیتے۔ لیکن اپنے لیے انہوں نے غربت پسند فرمائی، صرف اپنے ہی لیے نہیں اپنی آل کے لیے بھی، اپنے گھر والوں کے لیے بھی۔ آپ اندازہ کریں کہ وہ ذات جس کے اشارہ پہ قیصر و کسریٰ کی توانائیاں بعد میں سرنگوں ہونے والی تھیں، جس کے دروازے پر دنیا بھر کا سرمایہ جمع کیا گیا تھا جو ہر روز ضرورت مندوں میں اپنی عطا اور اپنی عنایات بانٹتے تھے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں کو ہمیشہ صبر و شکر کی تلقین کی، ہمیشہ صبر کی تعلیم دی۔

Marfat.com

سیدۃ النساء خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا سوال

اللہ کے رسول سرور عالم ﷺ کسی غزوہ سے واپس آنے کے بعد مال غنیمت تقسیم کر رہے ہیں۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے جناب فاطمۃ الزہراؓ سے کہا۔ ''جاؤ اور ابا حضور ﷺ سے کہو کہ آپ میرے ہاتھ دیکھئے ہاتھوں میں کام سے چھالے پڑ گئے ہیں، محنت کے نشانات ہیں مجھے کوئی خادمہ عطا فرما دی جائے۔'' جناب فاطمہؓ حضرت علیؓ کے کہنے سے روانہ تو ہوئیں لیکن دروازے پہ آ کر جرأت نہیں ہو سکی کہ وہ کہہ سکیں، کھڑی ہیں۔ اللہ کے رسول تاجدار دو عالم ﷺ پوچھتے ہیں۔ ''فاطمہ کیسے آئی ہو آپ؟'' کیا کہنا چاہتی ہیں؟ لبوں پہ جمے ہوئے سوال کے اظہار کی طاقت اب بھی نہیں پا رہی ہیں آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا۔ ''فاطمہ کیا بات ہے؟'' غمزدہ ہو۔ کہا کہ ''یا رسول اللہ ﷺ مجھے علیؓ نے بھیجا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کے زخم، ہاتھوں کے چھالے، اپنے ابا حضور کو دکھاؤ سب کو تقسیم فرمارے ہیں تمہیں بھی کچھ عطا فرما دیں۔'' تو اللہ کے رسول تاجدار دو عالم ﷺ نے فرمایا فاطمہ سنو۔ ''ابھی میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔ ابھی تو بدر کے یتیموں کا حق نہیں ادا کیا جا سکا ہے۔ جاؤ تم ۳۳ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔''

وہ فاطمہ جو جنت کی عورتوں کی سردار ہیں، وہ فاطمہ جن کے دامن کرم سے امت نسواں اور طبقہ نسواں کی نجات وابستہ ہے۔

ان کا یہ عالم ہے کہ وہ زندگی کی عشرتوں سے محروم کی جا رہی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ انہیں بہت آسائش کی زندگی دینا پسند نہیں فرماتے ہیں حالانکہ وہ چاہتے تو دے سکتے تھے مگر نہیں کیوں؟ اس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو آج کے اورنٹلیسٹ اور مستشرقین کا یہ الزام ثابت ہو جاتا کہ پیغمبر نے جو انقلاب برپا کیا تھا وہ ایک خالص ضرورت کا انقلاب تھا۔ پیغمبر نے کچھ بھوکے اور کمزور لوگوں کو جمع کیا اور خوشحال آبادیوں پہ حملے کروائے تا کہ انہیں خوش حال

Marfat.com

بنادے لیکن پیغمبر کی زندگی میں اخیر وقت تک ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ کوئی خوش حالی آئی ہو۔

اس سے دو سبق ملتے ہیں ایک تو یہ کہ دنیا یہ الزام لگائے گی اور مصطفیٰ ﷺ کے دروازے پہ آ کر خاموش ہو جائے گی اور دوسری بات یہ ثابت ہوگئی کہ جب بھی دنیا کا کام کرنے کے لیے آپ کو آگے بڑھنا پڑے تو خبردار اس راستے کی مشقتوں اور تکلیفوں سے گھبرا مت جائیں یہ تو آل رسول ﷺ کی سنت ہے، یہ تو صحابہ کرام کا مزاج ہے، یہ تو دین کا کام کرنے والوں کا مشن ہے۔ دین کے کام میں یہ تکلیف برداشت کرنا پڑے گی۔ یہ زخم جھیلنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر خادم دین کو فراخی رزق اور عشرتوں سے نوازے لیکن اگر اس راستے میں تکلیف آتی ہے تو نہ اپنے رب سے شکوہ کیا جائے، نہ حالات سے، نہ ماحول سے اور نہ دنیا والوں سے۔

اللہ کے رسول تاجدار دو عالم ﷺ کا یہ عالم ہے کہ جب وصال فرمانے کا زمانہ قریب آیا تو ایک روز اپنے گھر سے باہر نکلے چہرے پہ اضطراب تھا جیسے بہت پریشان ہوں۔ ہاتھ میں کوئی چیز موجود تھی رات ہو چکی تھی جناب بلالؓ کو بلایا اور کہا "بلال! یہ سونے کے چند ٹکڑے ہیں اسے لے جاؤ اور مدینے کے غریبوں میں تقسیم کر دو۔ میں نہیں چاہتا کہ میں اپنے رب کی بارگاہ میں اس حالت میں پہنچوں کہ میرے گھر میں کوئی دولت رہ جائے سونے کا کوئی ٹکڑا رہ جائے۔"

اللہ کے رسول ﷺ کی یہ زندگی، یہ تعلیم دراصل یہ بتاتی ہے کہ جب ایک آدمی کے سامنے اس کا ایک بلند مقصد ہو، عظیم نصب العین ہو تو اس نصب العین کو پانے کے لیے اسے ہر طرح کی تکلیف، ہر طرح کا زخم برداشت کرنا چاہیے۔ دولت، سرمایہ، دنیاوی وجاہتیں یہ ساری چیزیں دراصل اس نصب العین سے بلند نہیں ہو سکتیں جو اس نے اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہے۔ تبلیغ یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے دین کی دعوت، سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کے نظام کو پھیلانے کی تمنا اور اسلامی اقدار، روایات کو عام کرنے کا جذبہ، یہ وہ جذبہ ہے کہ جب کسی مومن کے دل میں پیدا ہو جائے تو یہی سب سے بڑی دولت ہے اور یہی سب سے بڑی طاقت ہے۔

Marfat.com

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ میلاد "ولادت" سے ہے اور عید سے مراد خوشی ہے اور عید میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا ہے۔ کچھ لوگ اسے بدعت قرار دیتے ہیں اس بنا پر کہ یہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں نہیں منائی گئی۔ اس طرح بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں موجود نہیں تھیں بعد میں اجماع سے عمل میں آئیں لیکن ہم اس کتاب میں یہ ثابت کردیں گے کہ ولادتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی نہ صرف اللہ تعالیٰ نے منائی بلکہ دورِ نبوت، صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی منائی گئی۔ پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اُس ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر عید کیوں نہ منائیں جن کی بدولت ہمیں دو عیدیں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) اور راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم نصیب ہوئی۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ موجودہ دور میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاز (مکہ، مدینہ) اور تمام عرب میں نہیں منائی جاتی، ان کے علم کے لئے عرض ہے کہ اسلام چودہ سو سال قبل آیا تھا اور موجودہ دور جس کا تذکرہ یہ لوگ کرتے ہیں دوسری جنگِ عظیم کے بعد اور خلافتِ عثمانیہ کے زوال کے بعد 70 یا 80 سال قبل شروع ہوا۔ خلافتِ عثمانیہ تک نہ صرف مکہ اور مدینہ بلکہ سارے عالمِ اسلام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی عقیدت و احترام سے منائی جاتی رہی ہے۔ یہ کوئی خود ساختہ اور گھڑا

Marfat.com

ہوا افسانہ نہیں ہے بلکہ حقائق کے ساتھ تاریخ کے صفحات پر موجود ہے۔اس کتاب کا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں بلکہ حق کو پیش کرنا ہے کیونکہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے کہ: ''جو حق بات کہنے سے ڈرا وہ گونگا شیطان ہے۔'' قرآن وحدیث' اکابرینِ حق کے اقوال سے اور تاریخی طور پر یہ ثابت ہے کہ خلافتِ عثمانیہ تک عالمِ عرب میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی شان وشوکت سے منائی جاتی رہی ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے ہی دنیا کو دولتِ ایمان اور ہدایت و رحمت نصیب ہوئی دنیا وآخرت کی تمام نعمتیں ورحمتیں آپ ﷺ ہی کی وجہ سے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو تمام جہانوں کے لئے رحمت اور مومنین کے لئے انعام واحسان فرمایا ہے۔

عالمِ ارواح میں میلاد پاک

میلاد کا سب سے پہلا اجتماع عالمِ ارواح میں اللہ تعالیٰ نے خود منعقد فرمایا اس اجتماع میں حاضرین وسامعین تمام انبیاء علیہم السلام تھے۔اس محفل کے انعقاد کا مقصد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت' فضائل اور شمائل کا بیان تھا۔اس محفل میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں عہد لیا گیا اور اس عہد پر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ کی ذات پاک بھی گواہ بنی۔قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ کی شان اور عظمت کے بیان کے لیے منعقد کی گئی اس محفل کا بیان ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

❁ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (آلِ عمران 81)

ترجمہ:-اور (اے محبوب ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب

Marfat.com

میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کردوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے جو اِن کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور اِن پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور اِن کی مدد کرو گے۔ فرمایا! کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب (انبیاء) نے عرض کیا ہم نے اقرار کر لیا۔ فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

گویا ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے محفل کا انعقاد سنتِ الٰہیہ ہے اور سب سے پہلی محفل خود اللہ پاک نے منعقد فرمائی۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

❁ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط (النحل۔18)

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکو گے۔

مگر کسی نعمت پر احسان نہیں جتلایا سوائے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات کی نعمت کے۔

❁ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (آلِ عمران۔164)

ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے ان میں ہی سے اپنا رسول بھیج کر مومنین پر احسان کیا ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کا شکر ہم مسلمانوں پر لازم نہیں ہے؟ یقیناً لازم ہے بلکہ اس عظیم نعمت کا ذکر و شکر، حکمِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ۔11)

ترجمہ: اپنے ربّ کی دی ہوئی نعمت کا تذکرہ کرو۔

اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ مسلمان اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت پر اس کی حمد و ثناء کریں اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات و کمالات سے آگاہ ہوں اور جیسے جیسے لوگ آپ کے درجات و کمالات سے آگاہ ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی آگ دل میں روشن

Marfat.com

ہوگی۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے میلاد پر اللہ تعالیٰ کا سلام

اللہ تعالیٰ نے خود انبیاء کرام علیہم السلام کے یومِ ولادت پر سلام بھیج کر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترغیب دی ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کے حوالے سے سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ (سورہ مریم۔15)

ترجمہ: (اللہ کی طرف سے) ان (حضرت یحییٰ علیہ السلام) پر سلام ہو اُن کے میلاد کے دن۔

یہی الفاظ اور سلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہیں۔

❁ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ (سورہ مریم۔33)

ترجمہ: مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دن۔

ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جشنِ میلاد

اللہ تعالیٰ نے خود ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر بزمِ کائنات میں جشن کا سماں پیدا فرمایا تاکہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور جشن سنتِ الٰہیہ قرار پا جائے۔ مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

1- ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت ستاروں کو نیچے اتار کر دنیا میں چراغاں کیا گیا۔

2- مشرق و مغرب تک پوری زمین بقعۂ نور بنا دی گئی حتیٰ کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے شام کے محلات تک دیکھ لیے۔

3- آسمان اور جنت کے سب دروازے کھول کر عالمِ بالا کو خوشبوؤں سے مہکا دیا گیا۔

4- مشرق و مغرب اور کعبہ کی چھت پر پرچم لہرا دیئے گئے۔

Marfat.com

5- ستر ہزار حورانِ بہشت کو استقبال کے لئے فضا میں نیچے اتارا گیا اور ان میں سے کئی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر مامور کی گئیں۔

6- ہزارہا فرشتوں کو بھی استقبال پر مامور کر دیا گیا۔

7- جنتی پرندے بھی استقبال کیلئے نیچے اتار دیئے گئے۔

8- وقتِ ولادت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مبارکبادی کا جنتی مشروب پلایا گیا۔

9- شبِ ولادت قریشِ مکہ کے سب جانوروں کو بھی میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی کے اظہار کے لئے زبان دے دی گئی۔

10- شبِ ولادت تمام ملائکہ امرِ الٰہی سے نیچے اتر کر ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔

11- یومِ میلاد سورج کو بھی غیر معمولی نور سے نوازا گیا۔

12- وقتِ ولادت پہاڑوں، دریاؤں اور سمندروں نے بھی اپنے اپنے حال میں خوشیاں منائیں، پہاڑوں کی چوٹیاں معمول سے زیادہ بلند ہو گئیں دریاؤں اور سمندروں کی سطح تموج کے ساتھ خاصی اونچی ہو گئی اور سمندری مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

13- ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں باری تعالیٰ نے سال بھر عرب کی عورتوں کو بیٹے عطا فرمائے تاکہ اس سال جاہلیتِ عرب کے ظالمانہ دستور کے مطابق کوئی بیٹی ناحق قتل نہ ہو۔

14- میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں عرب کے درخت پھلوں سے لاد دیئے گئے، سوکھے ہوئے کھیت ہرے بھرے ہو گئے اور قحط کو ہریالی و شادابی سے بدل دیا گیا۔

15- شبِ میلاد آسمانوں پر زبرجد اور یاقوت کے مینار بنا کر روشن کئے گئے جو شبِ معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائے گئے اور بتایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی ولادت کی رات سے روشن ہیں۔

16- شبِ میلاد جنت میں نہرِ کوثر کے کناروں پر ستر ہزار عطر بیز درخت اگائے گئے اور انہیں پھلوں سے لادا گیا۔

Marfat.com

احادیثِ مبارکہ میں تذکرۂ میلاد

❁ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھ کر مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات و کمالات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ایک نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے دوسرے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا اور کہا وہ کلیم اللہ تھے تیسرے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ وہ روح اللہ تھے ایک نے حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ کہا۔ اتنے میں حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا وہ سب درست ہے اور میرے بارے میں سن لو!

ترجمہ: میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر فخر نہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

غور کیا آپ نے؟ یہ محفلِ میلاد نہیں تو اور کیا ہے اگر ایسی محافل جائز نہ ہوتیں تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرما دیتے۔ محافلِ میلاد کی دوسری اصل، حدیثِ رسول میں موجود ہے آپ ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرنا ایمان کی علامت ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام راستوں پر پھیل گئے سب لوگ نعرے لگا رہے تھے یا محمد رسول اللہ، یا محمد رسول اللہ (مسلم 419/2) قبیلہ بنو نجار کی بچیاں دف بجا کر نعت پڑھ رہی تھیں (طلع البدرُ علینا) ہم پر چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا ثنیات کی پہاڑیوں کی طرف سے۔ ہم پر اس نعمت کا شکر منانا واجب ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

❁ ایک اور روایت صحیح بخاری شریف میں منقول ہے کہ ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری ابولہب کو سنائی تو اس نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے لونڈی سے کہا "جاؤ آج سے تم آزاد ہو"۔ پھر جب وہ حالتِ کفر میں مر گیا تو ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خواب میں آیا اور کہنے لگا کہ تم سے جدا ہو کر میں سخت عذاب سے دوچار ہوں

Marfat.com

بس سوموار کے دن اس انگلی سے سیراب کیا جاتا ہوں (جس کے اشارے سے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا)۔ تمام شارحینِ حدیث کا اتفاق ہے کہ اگر ابولہب جیسا کافر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھتیجا سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی منائے، تو اسے بھی سیراب کیا جائے، تو اس اُمتی کی کیا شان ہوگی جو آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ کر میلاد مناتا ہے۔

❁ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے استفسار پر فرمایا اس دن میں پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

معلوم ہوا میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزولِ قرآن کی مسرت خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ پھر کتنی ہی محافل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں نعت خوانی ہوئی۔ حضرت حسان بن ثابت، حضرت کعب بن زہیر، حضرت عباس رضی اللہ عنہم نے آپ کے مناقب و فضائل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدارت میں بیان فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی تردید کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام کو انعامات سے سرفراز فرمایا۔ کیا یہ محافلِ میلاد نہیں تھیں؟ اگر یہ محافلِ میلاد نہیں ہیں تو پھر اور کونسی محفلِ میلاد ہوتی ہے؟

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک میرے پاس حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے میلاد کا ذکر کرتے رہے۔ (مجمع الزوائد۔ طبرانی، کبیر)

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے تعصب سے بالاتر ہو کر دیکھا جائے تو یہ روایت میلاد کی حقانیت پر کتنی صریح ہے۔

❁ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جب کہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں، میں اپنی والدہ کا چشم دید واقعہ ہوں کہ دیگر انبیاء کی طرح میری والدہ نے میری ولادت پر ایک نور دیکھا جس کی روشنی سے ملک شام کے محلات

Marfat.com

دکھائی دیئے۔ (مسند احمد، مستدرک، دلائل النبوۃ)

❁ فرمایا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا چشم دید واقعہ ہوں جو انہیں میری پیدائش کے وقت دکھائی دیا ان کے جسمِ اطہر سے نور نکلا جس کی نورانیت سے بُصریٰ کے در و دیوار روشن ہو گئے۔ (المستدرک، سیرت ابنِ ہشام، طبقات ابنِ سعد)

ان دو احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ پر اللہ تعالیٰ نے نور سے سارے جہان کو روشن کر دیا اگر کوئی اُمتی میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے دن چراغاں کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر عمل کرتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کی محفلِ میلاد

❁ طبرانی، کبیر اور مسند احمد میں حدیث موجود ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جمِ غفیر موجود تھا آپ ﷺ نے اپنے غلاموں کو اس طرح اکٹھے دیکھا تو فرمایا ما اجلسکم یہ جلسہ کس لئے ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا جلسنا نذکر اللہ و نحمدہ علی ھذا ان لدینہ و من علینا بك ''ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور حمد کے لئے بیٹھے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں اپنے دین کی ہدایت دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا'' آپ ﷺ نے فرمایا: ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل پر ملائکہ میں خوشی کا اظہار فرما رہا ہے۔ (طبرانی، مسند احمد)

کیا یہ حدیث میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے اصل نہیں کہ اس نے ہمیں اپنا محبوب عطا فرمایا۔

❁ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک محفلِ میلاد کی اصل احادیث میں آپ ﷺ کا یہ عمل ہے کہ مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی مین جانور ذبح کیے بعض لوگوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل کو

Marfat.com

عقیقہ قرار دیا تھا لیکن امام موصوف اس کا رد کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ عقیقہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کر چکے تھے اور عقیقہ زندگی میں دوبارہ نہیں کیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ولادت کی خوشی منائی۔

❁ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی کہ کسی گستاخ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب شریف میں طعن کیا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"۔ فرمایا! "میں عبدالمطلب کے بیٹے عبداللہ کا بیٹا ہوں، اللہ نے مخلوق پیدا کی ان میں سب سے بہتر مجھے بنایا پھر مخلوق کے دو گروہ کیے ان میں مجھے بہتر بنایا پھر ان کے گھرانے بنائے اور مجھے ان میں بہتر بنایا تو میں ان سب میں اپنی ذات کے اعتبار اور گھرانے کے اعتبار سے بہتر ہوں"۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود محفلِ میلاد منعقد فرمائی جس میں اپنا حسب ونسب بیان فرمایا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ محفلِ میلاد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس محفل میں ان لوگوں کا رد کیا جائے جو آپ کی بدگوئی کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باطنی اور ظاہری بغض رکھتے ہوں۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصل طریق

عید میلاد النبی کے مسئلہ پر دو گروہ بن چکے ہیں۔ پہلا گروہ تو وہ ہے جو عید میلاد النبی کا سرے سے ہی منکر ہے اور اسے شرک اور بدعت قرار دیتا ہے اور دوسرا گروہ عید میلاد النبی مناتے ہوئے شریعت کی حد پھلانگ جاتا ہے اور بہت سی غیر شرعی حرکات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں ان دونوں گروہوں کا رویہ درست نہیں ہے اور ایک دوسرے کی ضد اور تعصب پر مبنی

Marfat.com

ہے۔

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جشنِ عید میلاد سے مراد فقط یہ ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک کے لئے شریعتِ مطہرہ کے اندر رہتے ہوئے اجتماع منعقد کرنا، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کے روشن پہلوؤں کا ذکر کرنا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور درجات کا بیان' حقیقتِ محمدیہ ﷺ کا بیان، آپ ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت کا تذکرہ' خوشی میں جلوس نکالنا' لوگوں کو شریعتِ مطہرہ سے آگاہ کرنا' اور آپ ﷺ کی شان میں نعت خوانی کرنا اور لوگوں کو حسبِ استطاعت کھانا کھلانا۔

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دل آویز باتیں سن کر اس کا شوقِ دیدار بڑھ گیا۔ اس نے اہلِ یثرب سے اجازت مانگی تا کہ وہ اس شہرِ محبوب کی گلیوں، بازاروں اور مکانوں کی زیارت کر سکے۔ اجازت ملنے پر وہ شہر میں داخل ہوا۔ پورا لشکر اس کے ساتھ تھا۔ آج وہ فاتح نہیں، مفتوح تھا، بادشاہ نہیں دلگیر تھا۔ وہ دل گرفتہ جلوس کے ساتھ یثرب کے بازاروں اور گلیوں میں گھومتا رہا۔ اس کے شوقِ فراواں اور ذوقِ بے پایاں کا یہ عالم تھا کہ درد سے لبریز اور سوز سے معمور اشعار پڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ مؤرخین بتاتے ہیں کہ اس کے لشکریوں نے یا محمد (ﷺ) یا محمد (ﷺ) کے نعرے لگائے اور حضور پرنور کو یاد کر کے بے حد روئے اور آنسو بہائے۔

تاریخِ عالم میں عید میلاد النبی ﷺ کا پہلا جلوس

یوں معلوم ہوتا ہے کہ تاریخِ عالم میں عید میلاد النبی ﷺ کا یہ پہلا جلوس تھا جو سرورِ کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار برس قبل اسی شہر میں نکالا گیا جہاں آپ ﷺ تشریف لانے والے تھے اور وہ شہر دار الہجرت بننے والا تھا۔ آقائے نامدار کی ولادت یعنی آمد کی خوشی میں یہ ایسا عظیم الشان جلوس تھا جس کی قیادت اس وقت کا بہت بڑا حکمران کر رہا تھا اور اس کے اکابرینِ سلطنت، عمائدین اور لشکری عقیدت و احترام کے پھول نچھاور کرتے دست بستہ اور سر جھکائے اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ انسان اس واقعہ سے حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ وہ کیسے مہمانِ محترم ہیں جن کا جلوس ان کی آمد سے ایک ہزار سال قبل نکالا جا رہا تھا جس میں شاہ و گدا، ادنیٰ و اعلیٰ، امیر و غریب سبھی خلوصِ دل سے شریک تھے۔

تبع الحمیری نے اس کے بعد یثرب کے سارے شہر کو صاف کرایا۔ عالی شان اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کرائیں۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ یہیں کا ہو رہے اور یہودی علماء کے ساتھ وہ بھی نبی آخر الزماں ﷺ کا انتظار کرے لیکن امورِ سلطنت نے یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔

Marfat.com

بعض روایات کے مطابق وہ کافی مدت یہاں مقیم رہا لیکن اس کی عدم موجودگی میں یمن میں بغاوت ہوگئی تو اسے بادلِ نخواستہ واپس کوچ کرنا پڑا۔ اس نے اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے چار سو علماء کو خوبصورت مکانات بنوا کر دیئے اور انہیں گذر اوقات کے لیے باغات لگوا کر دیئے اس کے بعد اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک خط بھی دیا جس پر اپنی مہر لگا کر بادشاہ نے اسے صندوقچے میں مقفل کر دیا۔ چابی اور خط وہاں بسائے جانے والے اپنی فوج کے ایک سردار ''شامول'' کے حوالے کر کے اسے سخت تاکید کی کہ اگر اسے نبی آخر الزماں ﷺ کا زمانہ اور دیدار پُر انوار نصیب ہو تو یہ خط بصدِ احترام انہیں پیش کر دینا اور اگر تمہیں یہ سعادت نصیب نہ ہو سکے تو اپنی اولاد کو تاکید کر دینا کہ وہ نسلاً بعد نسل وصیت کا سلسلہ جاری رکھے حتیٰ کہ وہ روزِ سعید آ جائے جب وہ پیغمبر و رہبرِ کامل دنیا و جہاں میں تشریف لے آئیں۔ شاہِ یمن تبع الحمیری نے اپنے خط میں لکھا:

''یہ خط حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جانب ہے جو حضرت عبداللہ کے بیٹے، خاتم النبیین اور رسولِ رب العالمین ہیں۔ تبع بن وردع کی طرف سے۔ امابعد اے محمد (ﷺ)! میں آپ پر اور آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے آپ پر نازل کی۔ آپ کے دین پر اور آپ کی سنت پر بھی ایمان لایا، آپ کے رب پر ایمان لایا جو تمام جہانوں اور تمام چیزوں کا رب اور مالک ہے۔ میں ایمان لایا۔ آپ ﷺ کے رب کی طرف سے ایمان اور اسلام کی جو فضیلتیں نازل ہوئیں میں نے انہیں قبول کیا۔ اگر میں نے آپ (ﷺ) کو پایا تو میں نے نعمت حاصل کر لی اور اگر نہ پا سکا تو آپ میرے لیے قیامت کے دن شفاعت فرما دیجیے اس لیے کہ میں آپ کی اوّلین اُمت میں سے ہوں۔ لِلّٰہ اس دن مجھے فراموش نہ کیجیے گا۔ میں نے آپ (ﷺ) کی اتباع، آپ (ﷺ) کی تشریف آوری اور آپ (ﷺ) کی بعثت سے پہلے کی ہے۔ میں آپ (ﷺ) کی ملت اور آپ (ﷺ) کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر قائم ہوں۔''

Marfat.com